مُسلسل اِشاعت کے 60 سال

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

مؤسس

Email: khatmenubuwwat@ymail.com

شمارہ: ۲ — فروری 2023ء

جلد: ۲۷ — رجب المرجب ۱۴۴۴ھ

Email: khatmenubuwwat@ymail.com

نزولِ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام وظہورِ امام مہدی علیہ الرضوان

فیصلہ... لاہور ہائی کورٹ لاہور

تحریکِ تحفظِ مساجد میں مولانا تاج محمود امروٹیؒ کا کردار

دِل کی بات

قادیانیوں کا اہم اداروں میں پھیلاؤ

www.khatm-e-nubuwwat.com, www.lolaak.clickhere2.net, www.laulak.info

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

شمارہ: ۲ جلد: ۲۷

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ
حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
خواجۂ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحبؒ
حضرت مولانا عبدالرحمن میانویؒ
فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
پیر طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینیؒ
حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ
حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندرؒ
حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ
حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ
حضرت مولانا سعید احمد صاحب جلالپوری شہیدؒ
صاحبزادہ طارق محمودؒ
مولانا محمد اکرم طوفانیؒ

مجلس منتظمہ

مولانا غلام رسول دینپوری	مولانا محمد اسماعیل شجاعبادی
علامہ احمد میاں حمادی	مولانا فقیر اللہ اختر
مولانا مفتی حفیظ الرحمن	مولانا محمد طیب فاروقی
مولانا قاضی احسان احمد	مولانا محمد اسحاق ساقی
مولانا مفتی محمد راشد مدنی	مولانا محمد وسیم اسلم
مولانا محمد حسین ناصر	چوہدری محمد اقبال
مولانا محمد قاسم رحمانی	مولانا عبدالرزاق
مولانا عبدالرشید غازی	مولانا محمد اویس

بانی: مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ

زیر سرپرستی: حضرت مولانا حافظ محمد ناصر الدین خاکوانی صاحب

زیر سرپرستی: حضرت مولانا سید سلیمان یوسف بنوری صاحب

نگران اعلیٰ: حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نگران: حضرت مولانا اللہ وسایا

چیف ایڈیٹر: حضرت مولانا عزیز احمد

حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی

ایڈیٹر: صاحبزادہ حافظ مبشر محمود

مرتب: مولانا عزیز الرحمن ثانی

کمپوزنگ: یوسف ہارون

ناشر: عزیز احمد مطبع: تشکیل نو پرنٹرز ملتان
مقام اشاعت: جامع مسجد ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

رابطہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ
حضوری باغ روڈ، ملتان فون: 0333-8827001, 061-4783486

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمۃ الیوم

دل کی بات	جناب محمد متین خالد	03
فیصلہ...... لاہور ہائی کورٹ لاہور	جناب جسٹس محمد قاسم خان	08

مقالات ومضامین

عبادت نبوی ﷺ (آخری حصہ)	مولانا محمد منظور نعمانی رحمۃ اللہ علیہ	17
پانچ نمازیں تاریخ کے آئینہ میں، آغاز، اسباب اور فوائد	مولانا عبدالصمد	20
رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادیاں	انتخاب: مولانا محمد امین	25
موت اور بعد الموت کے احکام	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی	28
مناظرۃ الہند الکبریٰ یعنی ہندوستان کا عظیم مناظرہ (قسط:13)	مولانا رحمت اللہ کیرانوی/مولانا غلام رسول	30

شخصیات

رسول اللہ ﷺ کی محبت، اتباع سنت اور مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ	انتخاب: حافظ محمد انس	35
تحریک تحفظ مساجد میں مولانا تاج محمود امروٹی رحمۃ اللہ علیہ کا کردار	ڈاکٹر حق نواز اعوان	38

ردقادیانیت

نزول سیدنا عیسیٰ علیہ السلام وظہور امام مہدی علیہ الرضوان	مولانا سمیع الحق شہید رحمۃ اللہ علیہ	40
قادیانیوں کا اہم اداروں میں پھیلاؤ	جناب ریاض احمد جکھڑ	43
محاسبہ قادیانیت جلد ۲۴ کا دیباچہ	مولانا اللہ وسایا	45

متفرقات

تبصرۂ کتب	مولانا اللہ وسایا	47
جماعتی سرگرمیاں	ادارہ	49

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کلمۃ الیوم

دل کی بات

حضور نبی کریم ﷺ اور اسلام کی دیگر مقدس شخصیات کے خلاف سوشل میڈیا پر گستاخانہ اور توہین آمیز مواد کو روکنے کے لئے دینی غیرت وحمیت کے جذبہ سے سرشار چند معزز شخصیات جن میں جناب لقمان حبیب، جناب بلال ریاض شیخ، جناب لیاقت علی چوہان، جناب محمد سعید اللہ سندھو اور جناب ندیم سرور سرفہرست ہیں، نے لاہور ہائی کورٹ میں مختلف رِٹ پٹیشنز دائر کیں۔ ان حضرات نے اپنی رٹ پٹیشنز میں موقف اختیار کیا کہ سوشل میڈیا بالخصوص فیس بک (Facebook) پر حضور خاتم النّبیین ﷺ، صحابہ کرامؓ اور امہات المومنینؓ کے خلاف انتہائی گستاخانہ مواد موجود ہے۔ اس لئے فیس بک وغیرہ پر ایسی توہین آمیز سرگرمیوں اور متنازعہ ویب پیجز کی بندش وغیرہ کے لئے مناسب اقدامات کئے جائیں۔

اس کیس میں تمام درخواست گزار ذاتی طور پر پیش ہوئے۔ علاوہ ازیں جناب محمد اظہر صدیق، جناب صفدر شاہین پیرزادہ، جناب محمد فیضان مقصود، جناب محمد عثمان شیخ، جناب زبیر جنجوعہ، جناب فیصل نواز بھٹی، جناب زاہدہ غفار، جناب آصف محمود خان، جناب عدنان پراچہ، جناب عیسیٰ عثمان غازی اور جناب عرفان اکرم ایڈووکیٹس جو درخواست گزار کی طرف سے تھے، بھی پیش ہوئے۔ ان کے علاوہ جناب اسد علی باجوہ ڈپٹی اٹارنی جنرل، محمد اسامہ اسسٹنٹ ڈائریکٹر (سافٹ ویئر)، وقاص ریاض انسپکٹر سی ای ڈبلیو، اسد اقبال سب انسپکٹر اور نبیل حسین سب انسپکٹر ایف آئی اے۔ چودھری سرفراز احمد کھٹانہ، ڈپٹی پراسیکیوٹر جنرل، جناب بیرسٹر راجہ ہاشم جاوید، جناب بیرسٹر چوہدری محمد عمر، جناب مفتی احتشام الدین حیدر، جناب رانا محمد انصار ایڈووکیٹس کے ساتھ محمد فاروق، ڈائریکٹر پی ٹی اے، شہزادہ محمد حمید، اسسٹنٹ ڈائریکٹر (ویجیلنس) پی ٹی اے بھی عدالت میں پیش ہوئے۔

درخواست گزاران کی طرف سے گستاخانہ مواد پر مشتمل متن کے ساتھ ساتھ تصویروں کی شکل وغیرہ کے خاکوں کے سکرین شاٹ جب عدالت میں پیش کئے گئے تو وہاں غم وغصہ کی لہر دوڑ گئی۔ مستند ریکارڈ کے مطابق ان ناپاک سازشوں میں فتنہ قادیانیت کے ساتھ ساتھ ایک ایسا مفسد گروہ بھی شامل ہے جس نے ہمیشہ

اسلام کے اساسی عقائد ونظریات پر نہ صرف حملہ کیا بلکہ اسلامی نقاب اوڑھ کر منافقانہ کردار بھی ادا کیا۔ میں نے اس کیس کی مکمل فائل کا بالاستیعاب مطالعہ کیا۔ میں پوری دیانتداری سے عرض کرتا ہوں کہ میں نے اپنی پوری زندگی میں اسلام کی مقدس شخصیات کے خلاف کبھی ایسا گستاخانہ، دل آزارانہ اور توہین آمیز مواد اور خاکے نہیں دیکھے۔ انہیں دیکھ کر کلیجہ پھٹنے کو آتا ہے، دل ٹکڑے ہوتا ہے، سینہ چھلنی ہوتا ہے، آنکھیں خون کے آنسو روتی ہیں، ہاتھ پاؤں شل ہو جاتے ہیں، روح میں زہر آلود نشتر چبھتے اور دماغ مفلوج ہوتا محسوس ہوتا ہے۔ معزز جسٹس صاحب نے فاضل وکلا کے دلائل اور فائل میں دستیاب ریکارڈ ملاحظہ کرنے کے بعد اپنے فیصلہ میں لکھا:

''اس امر کی کوئی گنجائش نہیں ہے کہ جب کسی فعل کو جرم قرار دیا جاتا ہے تو یہ ریاست کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ سب سے پہلے اس طرح کے جرائم کو روکنے کے لئے تمام قانونی اقدامات کرے ۳(٦) دوسرا یہ کہ اگر کوئی جرم سرزد ہو تو مجرموں کو حتمی فیصلے کے لئے قانون کے کٹہرے میں لایا جائے۔ اسی تناظر میں اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین ۱۹۷۳ء کا آرٹیکل ۵ ریاست کے ساتھ وفاداری اور آئین اور قانون کی اطاعت سے متعلق ہے، اس لئے یہ ریاستی عہدیداروں کا آئینی فرض ہے کہ وہ اپنے فرائض تندہی سے سرانجام دیں تاکہ جرائم پر قابو پایا جاسکے۔ یہ بہت حساس مسئلہ ہے اور عدالت میں پیش کیا گیا مواد واضح طور پر ظاہر کرتا ہے کہ اس طرح کی (سوشل میڈیا پر) پوسٹوں کے پیچھے نظر آنے والا مقصد پوری دنیا کے مسلمانوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچانا تھا اور ہمارے پاس تاریخی شواہد ہیں کہ جب بھی اس طرح کی کوئی ناپاک سازش کی گئی تو اس نے ہمارے پورے معاشرے کے (امن وامان) لئے دھماکے کا کام کیا۔ ہمارے آئین کی تمہید واضح طور پر ظاہر کرتی ہے کہ ہر طبقے کے حقوق حساس انداز میں متوازن رہے ہیں اور تقریر/ اظہار رائے اور معلومات کی آزادی بھی ہمارے آئین کی پہچان ہے، لیکن ''آزادی اظہار رائے'' کی اصطلاح کو اس حد تک نہیں بڑھایا جاسکتا کہ اسے کسی مذہب کی مذہبی تعلیمات یا مقدس شخصیات کی توہین کے لئے ایک آلے کے طور پر استعمال کیا جائے۔ یہ عدالت بخوبی جانتی ہے کہ ''آزادی اظہار رائے'' کی چھتری کے تحت نہ صرف مسلمانوں بلکہ دیگر تمام مذاہب کے پیروکاروں کو بے حد تکلیف پہنچائی گئی ہے۔ اس موقع پر یہاں یہ بتانا ضروری ہے کہ کچھ افراد کا خیال ہے کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین ۱۹۷۳ء کے آرٹیکل ۱۹/اور ۱۹/اے نے تقریر اور معلومات کی آزادی کا بلا روک ٹوک حق دیا ہے، لہٰذا اس طرح کے کسی بھی مواد کے خلاف کارروائی نہیں کی جاسکتی ہے، جیسا کہ یہ چیز اس رٹ پٹیشن کا حصہ ہے۔ لیکن، وہ اس حقیقت سے مکمل طور پر لاعلم ہیں کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کا آرٹیکل ۱۹، واضح الفاظ میں یہ بتاتا ہے کہ مذکورہ آزادی دین اسلام کے تقدس یا پاکستان یا اس کے کسی حصہ کی سالمیت، سلامتی یا دفاع، غیر ممالک کے ساتھ

دوستانہ تعلقات، امن عامہ، تہذیب یا اخلاق کے مفاد کے پیش نظر یا توہین عدالت، کسی جرم کے ارتکاب یا اس کی ترغیب سے متعلق قانون کے ذریعے عائد کردہ مناسب پابندیوں کے تابع ہر شہری کو تقریر اور اظہار رائے کی آزادی کا حق ہوگا۔ عدالت اس بات سے باخبر ہے کہ آزادی اظہار کو بے حد اہمیت کا بنیادی حق سمجھا جاتا ہے۔ لیکن یہ بھی یاد رکھنا ضروری ہے کہ آزادی اظہار، تقریر، رواداری اور احترام ایک دوسرے کے ساتھ جڑے ہوئے ہیں۔ شاید کچھ شرپسند عناصر اس حقیقت سے واقف نہیں ہیں کہ حضرت محمد ﷺ کی عزت وناموس کی حفاظت دنیا بھر کے تمام مسلمانوں کا اولین اور بنیادی فرض ہے۔ مسلمان کسی بھی نعرے ''آزادی اظہار'' یا ''اظہار رائے کی آزادی'' کی بنیاد پر حضرت محمد ﷺ کے وقار کو مجروح کرنے کی اجازت نہیں دیں گے۔ انٹرنیٹ پر دستیاب فیس بک صارفین کے حقوق اور ذمہ داریوں کی شق ۳ (۶) واضح طور پر متنبہ کرتی ہے کہ اس کا صارف ایسا مواد پوسٹ نہیں کرے گا جو نفرت انگیز تقریر، دھمکی آمیز یا فحش مواد پر مشتمل ہو۔ تشدد کو بھڑکاتا ہو، عریانی یا بلاوجہ تشدد پر مشتمل ہے۔ مزید یہ کہ اس کی شق ۵ (۱) اور (۲) واضح کرتی ہے کہ صارف فیس بک پر ایسا مواد پوسٹ نہیں کرے گا اور نہ ہی کوئی ایسا اقدام کرے گا جو کسی اور کے حقوق کی خلاف ورزی کرتا ہے یا قانون کی خلاف ورزی کرتا ہے، اور فیس بک کسی بھی ایسے مواد یا معلومات کو ہٹا سکتا ہے جو پوسٹ کیا گیا ہے۔ مزید براں یہ خیال کیا جاتا ہے کہ خود فیس بک اپنے قواعد یا پالیسیوں کی خلاف ورزی کرتا ہے اور اسی طرح قابل احترام رویّے کی حوصلہ افزائی کی جائے گی۔''

معزز جسٹس صاحب کے مذکورہ بالا ایمان افروز ریمارکس پر یاد آیا کہ جون ۲۰۲۱ء میں سوشل میڈیا پر گستاخانہ مواد کی تشہیر کے خلاف ایک کیس کی سماعت کے دوران اپنے ریمارکس میں اسلام آباد ہائی کورٹ کے معزز جسٹس عامر فاروق صاحب نے کہا تھا کہ اسلام کی مقدس ہستیوں کی توہین سے متعلق ہماری صفر رواداری کی پالیسی ہے۔ مغرب کا اظہار رائے کی آزادی کے حوالے سے دوہرا معیار ہے۔ اپنے لئے ایک اور ہمارے لئے دوسرا معیار ہے۔ مغرب اپنے مذہب یا اپنے مذہبی عقائد کی توہین نہیں برداشت کرتا، ہم بھی اپنے مذہب اور مقدس ہستیوں کی توہین کسی صورت برداشت نہیں کرسکتے۔ ایسے ہی دینی غیرت وحمیت پر مبنی ریمارکس ۲ دسمبر ۲۰۲۲ء کو ایک کیس کی سماعت کے دوران لاہور ہائی کورٹ راولپنڈی بنچ کے جسٹس عزت مآب جناب چودھری عبدالعزیز صاحب نے بھی دیئے تھے۔

(اللہ تعالیٰ انہیں دنیا اور آخرت میں مزید عزتوں اور کامرانیوں سے نوازے۔)

لاہور ہائی کورٹ کے زیر نظر فیصلہ میں فاضل عدالت نے پی ٹی اے (Pakistan Telecommunication Authority) کو جو ہدایات جاری کیں، وہ آئندہ صفحات میں ''فیصلہ

کے اہم نکات‘‘ میں درج کر دی گئی ہیں تاکہ تکرار نہ ہو۔

ترجمہ کے دوران معلوم ہوا کہ اس فیصلہ میں چند ایسی فاش غلطیاں ہیں جنہیں کسی صورت نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ مثلاً فیصلہ کے صفحہ نمبر ۱۶۳۶ پر فاضل جج صاحب نے حضور نبی کریم ﷺ کے بارے میں لکھا:

In the Quran, He is also known by the term <u>Khatam-ul-Mursaleen</u> (Seal of the Envoys)

یعنی قرآن مجید میں انہیں (حضرت محمد ﷺ کو) خاتم المرسلین (یعنی نبیوں اور رسولوں کے سلسلہ کو ختم کرنے والے) کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔

بصد احترام عرض ہے کہ قرآن مجید میں ایسا کہیں نہیں ہے۔ البتہ حدیث مبارکہ میں آپ ﷺ کے اس لقب اور منفرد اعزاز کا ذکر موجود ہے۔ اسی صفحہ پر درج ہے کہ:

Muslims take this to mean that Muhammad (PBUH) <u>was</u> the final prophet and that no prophet after him would be able to come at all.

یعنی مسلمان اس کا مطلب یہ لیتے ہیں کہ حضرت محمد ﷺ آخری نبی <u>تھے</u> اور ان کے بعد کوئی (نیا) نبی کسی صورت نہیں آ سکتا۔

یاد رکھنا چاہیے کہ ہمارا عقیدہ ہے کہ <u>حضرت محمد ﷺ آخری نبی ہیں نہ کہ تھے</u>۔ آپ ﷺ قیامت تک کے لئے نبی و رسول ہیں اور زندہ و پائندہ ہیں۔

ان کے علاوہ بھی کئی اغلاط ہیں جنہیں ساتھ ساتھ بریکٹ میں درست کر دیا گیا ہے۔ کاش کوئی صاحب، اہل اسلام پر احسان فرماتے ہوئے سی پی سی کی دفعہ ۱۵۲ کے تحت لاہور ہائی کورٹ سے ان اغلاط کی اصلاح کروا سکیں۔

لاہور ہائیکورٹ کے زیر نظر فیصلے کو کالعدم قرار دینے کے لئے پی ٹی آئی کے دور حکومت میں وفاقی حکومت کی جانب سے سپریم کورٹ میں تین اپیلیں CPLAs نمبر ۵۴۶۴، ۵۴۶۵، ۵۴۶۶ آف ۲۰۲۱ء دائر کی گئیں۔ ۶ دسمبر ۲۰۲۲ء کو فاضل جسٹس سید منصور علی شاہ اور فاضل جسٹس عائشہ اے ملک پر مشتمل سپریم کورٹ کے دو رکنی بینچ نے ان اپیلوں کی سماعت کی۔ وفاقی حکومت کی جانب سے ڈپٹی اٹارنی جنرل اور فریق مخالف کی جانب سے جناب جسٹس (ر) شوکت عزیز صدیقی فاضل عدالت کے روبرو پیش ہوئے۔ سینئر قانون دان سینیٹر کامران مرتضیٰ بھی وفاق کی طرف سے خصوصی طور پر فاضل عدالت کے روبرو پیش ہوئے۔ سماعت کے آغاز پر جناب کامران مرتضیٰ ایڈووکیٹ نے عدالت میں موقف اختیار کیا کہ موجودہ وفاقی

حکومت نے پی ٹی آئی کے دور حکومت میں سپریم کورٹ میں دائر کی گئیں مذکورہ تینوں اپیلیں واپس لینے کا فیصلہ کیا ہے۔ چنانچہ ان کی استدعا کو منظور کرتے ہوئے فاضل عدالت نے مذکورہ تینوں اپیلیں واپس لینے کی بنیاد پر خارج کر دیں۔ اس موقع پر تحریک لبیک پاکستان کے سربراہ حافظ سعد حسین رضوی اور اہلسنّت و الجماعت کے صدر علامہ اورنگزیب فاروقی بھی سپریم کورٹ پہنچے تھے۔

قابل ذکر بات ہے کہ جمعیت علمائے اسلام کے سربراہ مولانا فضل الرحمٰن نے وزیراعظم میاں محمد شہباز شریف سے رابطہ کر کے سوشل میڈیا پر گستاخانہ مواد کی تشہیر کے خلاف لاہور ہائیکورٹ کے فیصلے کو کالعدم قرار دینے کے لئے پی ٹی آئی کے دور حکومت میں وفاقی وزارت آئی ٹی اور پی ٹی اے کی جانب سے سپریم کورٹ میں دائر کی گئیں مذکورہ اپیلیں واپس لینے کی درخواست کی تھی۔ مولانا فضل الرحمٰن نے مذکورہ اپیلیں واپس لینے کے متعلق قانونی نکات پر غور کے لئے معروف قانون دان سینیٹر کامران مرتضی کو بھی خصوصی طور پر کوئٹہ سے اسلام آباد طلب کیا تھا۔ مولانا فضل الرحمٰن صاحب نے مذکورہ معاملے پر شدید تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ”مقدس ہستیوں اور شعائر اسلام کی عزت و ناموس اور حرمت و تقدس پر کوئی سمجھوتا نہیں کیا جا سکتا۔ مقدس ہستیوں اور شعائر اسلام کی عزت و ناموس اور حرمت و تقدس کا تحفظ ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔ پی ٹی آئی کے دور حکومت میں وفاقی حکومت کی جانب سے تحفظ ناموس رسالت ﷺ کے متعلق لاہور ہائیکورٹ کے فیصلے کو کالعدم قرار دینے کے لئے سپریم کورٹ میں اپیلیں دائر کرنا انتہائی قابل تشویش اور قابل مذمت ہے۔ اس سے بھی زیادہ تشویش کی بات یہ ہے کہ پی ٹی آئی کے دور حکومت میں سپریم کورٹ میں دائر کی گئیں مذکورہ اپیلوں کی ایک دفعہ بھی سماعت نہیں ہوئی۔ جب پی ٹی آئی کی حکومت کا خاتمہ ہو چکا، پی ڈی ایم کی حکومت قائم ہو چکی تو اب پی ٹی آئی کے دور حکومت میں دائر کی گئیں۔ مذکورہ شرمناک اپیلوں کی سپریم کورٹ میں سماعت شروع ہونا سوالیہ نشان ہے، کیا خفیہ عناصر پی ٹی آئی کی حکومت کا یہ گند موجودہ حکومت کے سر ڈالنا چاہتے ہیں؟“ انہوں نے مزید کہا کہ میں مذکورہ اپیلیں واپس لینے کے لئے وزیراعظم پاکستان میاں محمد شہباز شریف اور وفاقی وزیر قانون سے خصوصی طور پر بات کروں گا۔ چنانچہ سربراہ جے یو آئی کی جانب سے رابطے کے بعد وزیراعظم نے مذکورہ اپیلیں واپس لینے کی ہدایت جاری کی۔ مذکورہ اپیلیں واپس لینے میں مولانا فضل الرحمٰن صاحب نے جس طرح سے متحرک کردار ادا کیا، وہ اپنی مثال آپ ہے۔

اس کامیابی پر دین اسلام کی سربلندی کے لئے بے پایاں خدمات انجام دینے والے عزت مآب جناب راؤ عبدالرحیم ایڈووکیٹ، تحریک تحفظ ناموس رسالت ﷺ پاکستان کے ذمہ داران جناب حافظ احتشام احمد، جناب شیراز احمد فاروقی اور بالخصوص معروف کالم نگار محترم نوید مسعود ہاشمی بھی تحسین کے مستحق ہیں۔

تحفظ ختم نبوت کے محاذ پر ہمہ وقت مستعد اور سرگرم مجاہد ختم نبوت جناب محمد نوید شاہین ایڈووکیٹ ہائی کورٹ نے زیر نظر فیصلہ کی مکمل فائل (فوٹوسٹیٹ) مہیا کی جس پر وہ نہایت شکریہ کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ (آمین)

لاہور ہائی کورٹ، لاہور

ابتدائی معلومات

رٹ پٹیشن نمبر: ۲۰۲۰/۶۷۱۲۹ء ...... لقمان حبیب بنام حکومت پاکستان وغیرہ

رٹ پٹیشن نمبر: ۲۰۱۹/۳۱۱۰ء ...... بلال ریاض شیخ بنام حکومت پاکستان وغیرہ

رٹ پٹیشن نمبر: ۲۰۲۰/۴۶۶۸۴ء ...... لیاقت علی چوہان بنام ڈائریکٹر جنرل ایف آئی اے وغیرہ

رٹ پٹیشن نمبر: ۲۰۲۰/۶۷۳۲۹ء ...... محمد سعید اللہ سندھو اور دیگر بنام حکومت پاکستان وغیرہ

رٹ پٹیشن نمبر: ۲۰۲۱/۱۸۳۱۱ء ...... غلام سرور بنام حکومت پاکستان وغیرہ

تاریخ سماعت : ۹ جون ۲۰۲۱ء

تاریخ فیصلہ : ۹ جون ۲۰۲۱ء

فیصلہ ...... جناب جسٹس محمد قاسم خاں (چیف جسٹس لاہور ہائی کورٹ لاہور)

۱...... جناب بلال ریاض شیخ، جناب محمد اظہر صدیق، جناب صفدر شاہین پیرزادہ، جناب محمد فیضان مقصود، جناب محمد عثمان شیخ، جناب زبیر جنجوعہ، جناب فیصل نواز بھٹی، جناب زاہدہ غفار، جناب آصف محمود خان، جناب عدنان پراچہ، جناب عیسیٰ عثمان غازی اور جناب عرفان اکرم ایڈووکیٹس جو درخواست گزار کی طرف سے پیش ہوئے۔

رٹ پٹیشن نمبر: ۲۰۱۹/۳۱۱۰ء، رٹ پٹیشن: ۲۰۲۰/۴۶۶۸۴ء، رٹ پٹیشن: ۲۰۲۰/۶۷۳۲۹ء اور رٹ پٹیشن نمبر: ۲۰۲۱/۱۸۳۱۱ء میں تمام درخواست گزار ذاتی طور پر پیش ہوئے۔

جناب اسد علی باجوہ ڈپٹی اٹارنی جنرل، محمد اسامہ اسسٹنٹ ڈائریکٹر (سافٹ ویئر)، وقاص ریاض انسپکٹر سی ای ڈبلیو، اسد اقبال سب انسپکٹر اور نبیل حسین سب انسپکٹر ایف آئی اے۔ چودھری سرفراز احمد کھٹانہ، ڈپٹی پراسیکیوٹر جنرل، جناب بیرسٹر راجہ ہاشم جاوید، جناب بیرسٹر چوہدری محمد عمر، جناب مفتی احتشام الدین حیدر، جناب رانا محمد انصار ایڈووکیٹس کے ساتھ محمد فاروق، ڈائریکٹر پی ٹی اے، شہزادہ محمد حمید، اسسٹنٹ ڈائریکٹر (ویجیلنس) پی ٹی اے بھی عدالت میں پیش ہوئے۔

اس عدالتی حکم کے ذریعے میں رٹ پٹیشن نمبر:۱۲۹/۶/۲۰۲۰ء، رٹ پٹیشن نمبر:۳۱۱۰/۲۰۱۹ء، رٹ پٹیشن:۴۶۶۸۴/۲۰۲۰ء، کونمٹانے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ پٹیشن:۳۲۹/۶/۲۰۲۰ء، ۳۲۹/۶/۲۰۲۰ء اور رٹ پٹیشن ۱۸۳۱۱/۲۰۲۱ء میں قانون اور حقائق کے ایک جیسے سوالات شامل ہیں جیسا کہ ان تمام رٹ پٹیشنز میں درخواست گزاروں کی خاص طور پر شکایت یہ ہے کہ انتہائی قابل اعتراض مواد جو کہ اسلامی تعلیمات، صحابہ کرامؓ اور حضرت محمد ﷺ کی ختم نبوت کے تقدس کے خلاف ہے، کو سوشل میڈیا میں خاص طور پر فیس بک پر شائع کیا جا رہا ہے، اس لئے فیس بک پر ایسی (گستاخانہ) سرگرمیوں اور بعض ویب پیجز کی بندش وغیرہ کے لئے مناسب اقدامات کی ضرورت ہے۔

۲...... میں نے درخواست گزاروں کی طرف سے پیش کردہ دلائل پر غور کیا ہے۔ اس کے علاوہ ڈپٹی اٹارنی جنرل، پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن اتھارٹی (پی ٹی اے) کی جانب سے پیش ہونے والے فاضل وکلا کے دلائل اور فائل میں دستیاب ریکارڈ بھی ملاحظہ کیا۔

۳...... مذہب انسانی زندگی اور معاشرے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اسلام بطور مذہب تمام انسانی اعمال کے لئے جامع (اور مکمل ضابطہ حیات) ہے۔ یہ توحید اور رسالت کے عقائد کو مؤثر طریقے سے بیان کرتا ہے۔ یہ ہمیں بتاتا ہے کہ ایک صالح زندگی کیسے گزارنی ہے، باہر لوگوں میں یا گھر میں کیسے رہنا ہے۔ والدین، رشتے داروں، دوستوں، اجنبیوں، غریبوں اور یتیموں کے ساتھ کیسا سلوک کرنا ہے۔ یہ ہمیں معاشی، سماجی، تعلیمی اور سیاسی مقاصد کے بارے میں ہدایات دیتا ہے۔ مختصر یہ کہ یہ ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو تمام نوع انسانی کو درپیش مسائل میں راہنمائی فراہم کرتا ہے۔ ایمان کے چھ اہم ارکان ہیں جیسا کہ حدیث مبارکہ میں بیان کیا گیا ہے: ’’آپ کو اللہ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی مقدس کتابوں پر، اس کے رسولوں پر، روزِ قیامت اور تقدیر پر (اس کے اچھے اور برے پہلوؤں پر) یقین کرنا چاہیے۔‘ اسلامی تعلیمات اور شریعت کے بنیادی ذرائع قرآن وحدیث ہیں۔ قرآن وحدیث ہدایت کا بنیادی ذریعہ ہیں۔ ان سے فائدہ اٹھا کر انسان دنیاوی اور اخروی خوشحالی اور کامیابی حاصل کرسکتا ہے۔ قرآن مجید آخری الہامی کتاب ہے۔ قرآن مجید کے مطابق حضرت محمد ﷺ کی حیثیت ’’نبوت پر مہر (Seal)‘‘ یعنی آپ خاتم النّبیین ہیں۔ قرآن مجید میں انہیں خاتم المرسلین یعنی نبیوں اور رسولوں کے سلسلہ کو ختم کرنے والے (بصد احترام عرض ہے کہ قرآن مجید میں ایسا کہیں نہیں ہے۔ البتہ حدیث مبارکہ میں آپ ﷺ کے اس لقب اور منفرد اعزاز کا ذکر موجود ہے: متین) کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔

مسلمان اس کا مطلب یہ لیتے ہیں کہ حضرت محمد ﷺ آخری نبی تھے (یاد رکھنا چاہیے کہ ہمارا عقیدہ ہے کہ

حضرت محمد ﷺ آخری نبی ہیں نہ کہ تھے۔ آپ ﷺ قیامت تک کے لئے نبی ورسول ہیں اور زندہ و پائندہ ہیں: متین) اوران کے بعد کوئی (نیا) نبی کسی صورت نہیں آسکتا۔ درج ذیل آیات میں ختم نبوت کے حوالے سے واضح احکامات ہیں۔ ترجمہ: ’’نہیں ہیں محمد ﷺ تمھارے مردوں میں سے کسی کے باپ لیکن آپ ﷺ اللہ کے رسول اور تمام انبیا کے ختم کرنے والے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔‘‘ (الاحزاب:۴۰)

سلسلہ ختم نبوت قیامت تک جاری رہے گا اور بے شمار مسلمان جو قیامت تک پیدا ہونے والے ہیں، وہ ایک منٹ بھی نہیں تھامیں گے کیونکہ نبی یہ کام کرسکتے ہیں لیکن تمام نبی اور رسول پریشان ہونا پڑے گا کہ لوگوں کے لئے راستہ صاف ہوجائے گا تاکہ وہ کبھی گمراہ ہونے کے خطرے میں نہ رہیں۔ ترجمہ: ’’آج میں نے مکمل کردیا ہے تمھارے لئے تمہارا دین اور پوری کردی ہے تم پر اپنی نعمت، اور میں نے پسند کرلیا ہے تمھارے لئے اسلام کو بطور دین۔‘‘ (المائدہ:۳)

۴...... قرآنی آیات کے علاوہ ختم نبوت سے متعلق احادیث مبارکہ کی خاصی تعداد موجود ہے جو احادیث کی سات کتابوں (صحاح ستہ) میں شامل ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کی شان اقدس کے حوالہ سے چند احادیث درج ذیل ہیں۔ حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ’’جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا، اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔‘‘ (احمد بن حنبل، مسند احمد، المکتب الاسلامی بیروت، صفحہ ۲/۹۸)

’’حضرت ابوہریرہؓ، حضور نبی کریم ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میری مثال مجھ سے پہلے انبیا کے ساتھ ایسی ہے جیسے کسی شخص نے گھر بنایا اور اس کو بہت عمدہ اور آراستہ و پیراستہ بنایا، مگر اس کے ایک گوشہ میں ایک اینٹ کی جگہ تعمیر سے چھوڑ دی، پس لوگ اس کے دیکھنے کو جوق در جوق آتے ہیں اور خوش ہوتے ہیں اور کہتے جاتے ہیں کہ یہ ایک اینٹ بھی کیوں نہ رکھ دی گئی (تاکہ مکان کی تعمیر مکمل ہوجاتی) چنانچہ میں نے اس جگہ کو پُر کیا اور مجھ سے ہی قصرِ نبوت مکمل ہوا، اور میں ہی خاتم النّبیین ہوں، (یا) مجھ پر تمام رسل ختم کردیے گئے۔‘‘ (بخاری حدیث نمبر ۲/۸۸۰)

حضرت انس بن مالکؓ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’رسالت اور نبوت منقطع ہوچکی، پس میرے بعد نہ کوئی رسول ہوگا اور نہ نبی۔‘‘ (ترمذی شریف ۲/۱۹۸۹)

قرآن وسنت کے بعد تیسرا اہم ترین مقام صحابہ کرامؓ کا (ختم نبوت پر) اجماع ہے۔ ان تمام معتبر تاریخی روایات سے ثابت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے (ظاہری) دور کے فوراً بعد، جنہوں نے (جھوٹی) نبوت کا دعویٰ کیا اور جن لوگوں نے ان کو قبول کیا، صحابہ کرامؓ نے ان سب (مرتدین) کے خلاف متحد ہوکر جہاد کیا۔ اس سلسلے میں (جھوٹے مدعی نبوت) مسیلمہ کذاب کا معاملہ قابل ذکر ہے۔ اس شخص نے حضور نبی

کریم ﷺ کی نبوت کا انکار نہیں کیا بلکہ دعویٰ کیا کہ وہ حضور نبی کریم ﷺ کی نبوت میں حصہ دار ہے۔(اس کے قبیلہ) بنوحنیفہ (کے لوگوں) نے (غلط فہمی میں) نیک نیت سے اس پر یقین کیا۔اور وہ واقعی اس دھوکے میں ڈالے گئے تھے کہ محمد، خدا کے رسول نے اسے (مسیلمہ کذاب کو) اپنی نبوت میں شریک بنایا ہے۔لیکن صحابہ کرامؓ نے انہیں مسلمان تسلیم نہیں کیا اور اسے قتل کر دیا۔جب مسیلمہ کذاب اور اس کے پیروکاروں پر حملہ کیا گیا تو حضرت ابوبکر صدیقؓ نے کہا کہ ان کی عورتوں اور بچوں کو غلام بنایا جائے اور جب انہیں قید کیا گیا تو وہ دراصل غلام تھے۔اس کے علاوہ ختم نبوت کے بارے میں امام ابوحنیفہؒ کی رائے اور اس پر ان کے پیروکاروں کے اجماع کی شاید ہی کوئی واضح مثال موجود ہو۔آپ (امام ابوحنیفہؒ) کے زمانے میں ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا اور ایک شخص نے کہا کہ میں جا کر اس سے کوئی نشانی اور معجزہ طلب کرتا ہوں تاکہ اس کا صدق و کذب عیاں ہو۔اس پر حضرت امام ابوحنیفہؒ نے فرمایا: ترجمہ:''جو شخص اس سے علامت طلب کرے گا تو وہ کافر ہو جائے گا کیونکہ حضور نبی کریم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا فرمان ہے کہ میرے بعد کسی کو نبوت نہیں مل سکتی۔''　(سیوطی، جلال الدین، تبیز الصحیفہ فی مناقب ابی حنیفہ، ص۱۲۹)

۵......　صحابہ کرامؓ وہ افراد تھے جنہیں اللہ تعالیٰ نے قیامت تک حضور نبی کریم ﷺ کے اقوال و اعمال کے ذریعے پوری امت کو آپس میں جوڑنے کا ذریعہ بنایا۔اس تعلق کے بغیر قرآن مجید کو امت مسلمہ تک نہیں پہنچایا جا سکتا۔قرآن پاک کی بہت سی آیات ہیں جنہیں صرف نبی کریم ﷺ کی احادیث کی روشنی میں ہی سمجھا جا سکتا ہے۔یہ صحابہ کرامؓ ہی تھے جنہوں نے یہ جواہرات ہمارے حوالے کئے۔نبی کریم ﷺ کا ہر عمل اور قول ان صحابہ کرامؓ نے اگلی نسلوں کے لئے تفصیل سے محفوظ کیا اور آگے بیان کیا۔صحابہ کرامؓ، رسول کریم ﷺ کے قریبی معتقد تھے۔یہ وہ (عظیم) لوگ تھے جنہوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیمات کی حفاظت میں اپنی دولت اور جانوں کو قربان کیا۔حضرت عبداللہ بن مغفلؓ (فیصلہ میں عبداللہ بن مغل لکھا گیا ہے: متین) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:''میرے صحابہ کے بارے میں اللہ سے ڈرو۔میرے بعد ان کو (طعن و تشنیع کا) نشانہ نہ بنانا۔(یاد رکھو) جس نے اِن سے محبت کی، پس میری محبت کی وجہ سے اُس نے اُن سے محبت کی جس نے اُن سے بغض رکھا، پس میرے بغض کی وجہ سے اُن سے بغض رکھا اور جس نے اُن کو اذیت دی پس اُس نے مجھے اذیت دی۔جس نے مجھے اذیت دی، اُس سے اللہ کو اذیت دی، پس وہ دن دور نہیں جب خدا اسے پکڑ لے گا۔''　(جامع ترمذی)

۶......　اب اس رٹ پٹیشن کے ضمیمہ جات پر سرسری نظر ڈالتے ہوئے کیس کے حقائق کی طرف آتے ہیں۔عدالت یہ دیکھ کر حیران رہ گئی کہ مذکورہ (گستاخانہ) مواد پر مشتمل متن کے ساتھ ساتھ تصویروں کی شکل

وغیرہ کے خاکے ہماری اسلامی نظریاتی ریاست کی مطلق مسلم اکثریت کے درمیان وسیع پیمانے پر عوامی بے چینی اور غم وغصہ پیدا کرنے کے لئے کافی سے زیادہ تھیں۔اس لئے اس مسئلے کی سنگینی کا نوٹس لیتے ہوئے فاضل ڈپٹی اٹارنی جنرل، ایف آئی اے کے عہدیدار اور پی ٹی اے کے نمائندوں کو (عدالت میں) طلب کیا گیا۔

اس امر کی کوئی گنجائش نہیں ہے کہ جب کسی فعل کو جرم قرار دیا جاتا ہے تو یہ ریاست کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ سب سے پہلے اس طرح کے جرائم کو روکنے کے لئے تمام قانونی اقدامات کرے اور دوسرا یہ کہ اگر کوئی جرم سرزد ہو تو مجرموں کو حتمی فیصلے کے لئے قانون کے کٹہرے میں لایا جائے۔اسی تناظر میں اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین ۱۹۷۳ء کا آرٹیکل ۵ ریاست کے ساتھ وفاداری اور آئین اور قانون کی اطاعت سے متعلق ہے، اس لئے یہ ریاستی عہدیداروں کا آئینی فرض ہے کہ وہ اپنے فرائض تندہی سے سرانجام دیں تاکہ جرائم پر قابو پایا جاسکے۔ان درخواستوں کے ساتھ منسلک (گستاخانہ) مواد سے واضح طور پر ان جرائم کا انکشاف ہوا جنہیں پاکستان پینل کوڈ کے باب نمبر پندرہ میں تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔عدالت اس بات سے چشم پوشی نہیں کرسکتی کہ قانون ساز اداروں نے اس طرح کے حالات کے پیش نظر تعزیرات پاکستان کی مخصوص دفعات ۲۹۵/اے، ۲۹۵/بی، اور ۲۹۵سی شامل کررکھی ہیں، (میرے خیال میں ۲۹۵/اے، کے بجائے ۲۹۸/اے ہونا چاہئے: متین) جہاں کوئی بھی شخص حضور نبی کریم ﷺ کی شان اقدس میں توہین آمیز ریمارکس وغیرہ استعمال کرتا ہے۔خواہ زبانی، تحریری یا اعلانیہ یا کسی غلط بیانی سے، براہ راست یا بالواسطہ طور پر، اور اس طرح حضور نبی کریم ﷺ کے مقدس نام، یا (آپ ﷺ کی) کسی زوجہ محترمہ (ام المومنینؓ) کا نام، یا آپ ﷺ کے خاندان (اہل بیت اطہارؓ) کے افراد کی توہین، یا حضور نبی کریم ﷺ کے صالحین خلفاء (خلفائے راشدینؓ) یا آپ ﷺ کے صحابہؓ کی شان میں گستاخی کرتا ہے۔

۷...... یہ بہت حساس مسئلہ ہے اور عدالت میں پیش کیا گیا مواد واضح طور پر ظاہر کرتا ہے کہ اس طرح کی (سوشل میڈیا پر) پوسٹوں کے پیچھے نظر آنے والا مقصد پوری دنیا کے مسلمانوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچانا تھا اور ہمارے پاس تاریخی شواہد ہیں کہ جب بھی اس طرح کی کوئی ناپاک سازش کی گئی تو اس نے ہمارے پورے معاشرے کے (امن وامان) لئے دھماکے کا کام کیا۔یہ عدالت ریاستی ایجنسیوں کو اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین ۱۹۷۳ء کی تمہید یاد کرائے گی کہ جمہوریت، آزادی، مساوات، رواداری اور سماجی انصاف کے اصولوں پر جس طرح اسلام نے ان کی تشریح کی ہیں، پوری طرح عمل کیا جائے گا۔مسلمانوں کو انفرادی اور اجتماعی حلقہ ہائے عمل میں اس قابل بنایا جائے گا کہ وہ اپنی زندگی کو اسلامی تعلیمات ومقتضیات کے مطابق جس طرح قرآن پاک اور سنت نبوی ﷺ میں ان کا تعین کیا گیا ہے، ترتیب دے سکیں۔بنیادی

حقوق کی ضمانت دی جائے گی اور ان حقوق میں قانون اور اخلاق عامہ کے تابع حیثیت اور مواقع میں مساوات، قانون کی نظر میں برابری، معاشرتی، معاشی اور سیاسی انصاف اور آزادی اظہار رائے، عقیدہ، دین، عبادت اور اجتماع کی آزادی شامل ہوگی۔

۸...... ہمارے آئین کی تمہید واضح طور پر ظاہر کرتی ہے کہ ہر طبقے کے حقوق حساس انداز میں متوازن رہے ہیں اور تقریر/ اظہار رائے اور معلومات کی آزادی بھی ہمارے آئین کی پہچان ہے، لیکن ''آزادی اظہار رائے'' کی اصطلاح کو اس حد تک نہیں بڑھایا جاسکتا کہ اسے کسی مذہب کے مذہبی تعلیمات یا مقدس شخصیات کی توہین کے لئے ایک آلے کے طور پر استعمال کیا جائے۔ یہ عدالت بخوبی جانتی ہے کہ ''آزادی اظہار رائے'' کی چھتری کے تحت نہ صرف مسلمانوں بلکہ دیگر تمام مذاہب کے پیروکاروں کو بے حد تکلیف پہنچائی گئی ہے۔

۹...... اس سلسلہ میں کوئی دوسری رائے نہیں ہوسکتی کہ ٹیکنالوجی کی ترقی اور استعمال نے پوری کائنات کو ایک عالمی گاؤں میں تبدیل کر دیا ہے۔ سوشل میڈیا اب علم اور نظریات کو پھیلانے اور ان کا اشتراک کرنے میں سب سے زیادہ نتیجہ خیز عنصر سمجھا جاتا ہے، جو بالآخر عوام کو بڑے پیمانے پر فائدہ پہنچاتا ہے۔ اس چیز کا مشاہدہ کرنے کے بعد، یہ عدالت اس حقیقت سے باخبر ہے کہ مذکورہ بالا تمام فوائد کے باوجود، سوشل میڈیا صارفین میں سے کچھ (شرپسند) عناصر نے اسے تباہ کن مقصد کے لئے استعمال کیا ہے۔ اس تناظر میں ہم اس بات سے آگاہ ہیں کہ بدقسمتی سے کچھ عناصر منفی طور پر اپنی مذموم سرگرمیوں کے ذریعے سوشل میڈیا کو استعمال کر رہے ہیں۔ اس سے نہ صرف ملکی قوانین کی خلاف ورزی ہورہی ہے بلکہ ہر قسم کی برادریوں کے مذہبی جذبات کو ٹھیس بھی پہنچائی جارہی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ سب کچھ ''آزادی اظہار رائے'' کی آڑ میں کیا جارہا ہے۔

۱۰...... اس موقع پر یہاں یہ بتانا ضروری ہے کہ کچھ افراد کا خیال ہے کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین ۱۹۷۳ء کے آرٹیکل ۱۹/اور ۱۹/اے نے تقریر اور معلومات کی آزادی کا بلا روک ٹوک حق دیا ہے، لہٰذا اس طرح کے کسی بھی مواد کے خلاف کارروائی نہیں کی جاسکتی ہے، جیسا کہ یہ چیز اس رٹ پٹیشن کا حصہ ہے۔ لیکن، وہ اس حقیقت سے مکمل طور پر لاعلم ہیں کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کا آرٹیکل ۱۹، واضح الفاظ میں یہ بتاتا ہے کہ مذکورہ آزادی دین اسلام کے تقدس یا پاکستان یا اس کے کسی حصہ کی سلمیت، سلامتی یا دفاع، غیر ممالک کے ساتھ دوستانہ تعلقات، امن عامہ، تہذیب یا اخلاق کے مفاد کے پیش نظر یا توہین عدالت، کسی جرم کے ارتکاب یا اس کی ترغیب سے متعلق قانون کے ذریعے عائد کردہ مناسب پابندیوں کے تابع ہر شہری کو تقریر اور اظہار رائے کی آزادی کا حق ہوگا۔ عدالت اس بات سے باخبر ہے کہ آزادی اظہار کو

بے حد اہمیت کا بنیادی حق سمجھا جاتا ہے۔ لیکن یہ بھی یاد رکھنا ضروری ہے کہ آزادی اظہار، تقریر، رواداری اور احترام ایک دوسرے کے ساتھ جڑے ہوئے ہیں۔ شاید کچھ شر پسند عناصر اس حقیقت سے واقف نہیں ہیں کہ حضرت محمد ﷺ کی عزت و ناموس کی حفاظت دنیا بھر کے تمام مسلمانوں کا اولین اور بنیادی فرض ہے۔ مسلمان کسی بھی نعرے ''آزادی اظہار'' یا ''اظہار رائے کی آزادی'' کی بنیاد پر حضرت محمد ﷺ کے وقار کو مجروح کرنے کی اجازت نہیں دیں گے۔ دلائل کے دوران، حکام کو صارفین کے ان حقوق اور ذمہ داریوں سے متعلق بتایا گیا جسے فیس بک انتظامیہ نے اپ لوڈ کیا تھا۔ انٹرنیٹ پر دستیاب فیس بک صارفین کے حقوق اور ذمہ داریوں کی شق ۳ (۶) واضح طور پر متنبہ کرتی ہے کہ اس کا صارف ایسا مواد پوسٹ نہیں کرے گا جو نفرت انگیز تقریر، دھمکی آمیز یا فحش مواد پر مشتمل ہو۔ تشدد کو بھڑکاتا ہو، عریانی یا بلاوجہ تشدد پر مشتمل ہے۔ مزید یہ کہ اس کی شق ۵ (۱) اور (۲) واضح کرتی ہے کہ صارف فیس بک پر ایسا مواد پوسٹ نہیں کرے گا اور نہ ہی کوئی ایسا اقدام کرے گا جو کسی اور کے حقوق کی خلاف ورزی کرتا ہے یا قانون کی خلاف ورزی کرتا ہے، اور فیس بک کسی بھی ایسے مواد یا معلومات کو ہٹا سکتا ہے جو پوسٹ کیا گیا ہے۔ مزید براں یہ خیال کیا جاتا ہے کہ خود فیس بک اپنے قواعد یا پالیسیوں کی خلاف ورزی کرتا ہے اور اسی طرح قابل احترام رویے کی حوصلہ افزائی کی جائے گی۔

۱۱...... دلائل کے دوران اس عدالت نے بار بار چیئرمین پی ٹی اے کے سامنے یہ سوالات اٹھائے کہ اگر فیس بک ایسے صفحات کو بلاک کرنے سے انکار کرتا ہے یا نفرت انگیز مواد پھیلانے کے ارادے سے کچھ نئے اکاؤنٹس/صفحات کھولے جاتے ہیں جو کہ قانون اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے خلاف ہے اور اس سے ریاست کی سلامتی اور خودمختاری کو نقصان پہنچ سکتا ہے، خواہ ریاستی ادارے خاموش تماشائی بنے رہیں۔ اس پر چیئرمین پی ٹی اے نے اپنے بیان میں کہا کہ اگر متعلقہ انفارمیشن سسٹم مناسب وقت کے اندر اس طرح کے تمام مواد کو ہٹانے کے لئے فیصلہ کن اقدامات نہیں کرتا تو پھر آخری حربے کے طور پر اتھارٹی ایسی تمام متنازعہ سائٹس کو بغیر کسی حجت کے بلاک کر دے گی۔

۱۲...... اس مسئلے کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے، جو کہ عام طور پر عام لوگوں خاص طور پر ناخواندہ افراد کے جذبات کو بڑھا سکتا ہے، عدالت سمجھتی ہے کہ حکومتی عہدیداروں کی جانب سے اس سلسلے میں اب تک کیے گئے اقدامات واضح طور پر ناقص ہیں، لہٰذا معاملہ جس میں نیک نیتی کا تقاضا ہے، مناسب اقدامات ضروری ہیں۔

لہٰذا تمام پہلوؤں کو مدنظر رکھتے ہوئے، یہ عدالت مندرجہ ذیل احکامات جاری کرنا مناسب سمجھتی ہے:

(۱) حکومت پاکستانی ٹیلی کمیونیکیشن اتھارٹی کے تحت ایک شعبہ قائم کرے گی جس میں آئی ٹی کے ماہرین

اور اسلامی اسکالرز بطور ممبر شامل ہوں گے۔ مذکورہ شعبہ ویب سائٹس کے ساتھ ساتھ سوشل میڈیا پروگراموں پر بھی نظر رکھے گا۔ جہاں بھی کوئی قابل اعتراض مواد گستاخانہ سمجھا جائے تو اسے اسلامی اسکالرز کے پاس بھیجا جائے اور اگر یہ معلوم ہو کہ مذکورہ مواد میں کوئی ایسی چیز ہے جس سے پاکستان کے اندر قانون کی کسی شق کی خلاف ورزی ہوتی ہے یا یہ مسلمانوں کے عقائد اور ملک کی سالمیت کے خلاف ہے تو متعلقہ ویب سائٹ/سوشل میڈیا پیج وغیرہ کی بلاکنگ/ بندش کے لئے مناسب اقدامات کئے جائیں گے اور ساتھ ہی ذمہ دار کے خلاف قانونی کارروائی شروع کی جائے گی۔

(۲) آئین کے آرٹیکل ۲/اے کے تحت اسلام کا تحفظ حکومت کا فرض ہے اور اس مقصد کے لئے حکومت ایک سرکاری ویب سائٹ/ پورٹل قائم کرے جہاں قرآن مجید کے مستند نسخہ کے ساتھ معروف علماء کرام کا ترجمہ، احادیث مبارکہ کی کتابیں، ختم نبوت سے متعلق تمام قوانین، اس موضوع پر لکھے گئے مضامین اور اس اہم موضوع پر اعلیٰ عدالتوں کے فیصلے عام عوام کی آگاہی کے لئے اسی ویب سائٹ پر فراہم کئے جائیں گے۔ ایک ونڈو/ پورٹل بھی قائم کیا جائے گا جہاں معروف اسلامی اسکالر اسلام اور ختم نبوت کے احکامات کے بارے میں کسی کے سوالات/ اشکالات کا جواب دیں گے۔

حکومت پاکستان مذکورہ ویب سائٹ پر ایک مخصوص پورٹل قائم کرے گی جہاں تمام مستند اسلامی ویب سائٹس/صفحات کی تفصیلات پوری دنیا بالخصوص امت مسلمہ کی راہنمائی کے لئے متعارف کرائی جائیں گی۔

(۳) قواعد مجریہ ۲۰۲۰ء کے تحت آن لائن غیر قانونی مواد (طریقہ کار، نگرانی اور حفاظت) کو ہٹانے اور مسدود کرنے کے قانون ۵ (۱) کے مطابق، اتھارٹی کو صرف اس صورت میں کارروائی شروع کرنے کا اختیار دیا گیا ہے جب اس کے سامنے دفعہ ۵ (۲) اور ۵ (۳) کے مطابق شکایت درج ہو۔ جبکہ اگر کوئی ایسا مواد موجود ہو جو پاکستانی قانون بالخصوص تعزیرات پاکستان کی خلاف ورزی کرتا ہے، جو کہ دفعہ ۱۵۴، مجموعہ ضابطہ فوجداری کے پیش نظر خود قابل شناخت جرم ہے۔ اس عدالت کا موقف ہے کہ شکایت درج کرنا لازمی نہیں ہے بلکہ یہ اتھارٹی کا فرض ہے کہ وہ اپنی مرضی سے کارروائی شروع کرے۔ اس سلسلے میں یہ تجویز کیا جاتا ہے کہ متعلقہ قوانین میں اسی کے مطابق ترمیم کی جاسکتی ہے۔

(۴) جب بھی اسلامی احکامات، ختم نبوت اور ناموس صحابہؓ کے بارے میں کوئی شکایت درج کی جائے تو ایسی شکایت پر کارروائی ویب سائٹ/ پورٹل پر فراہم کی جائے گی اور مرحلہ وار اپ ڈیٹ کی جائے گی تاکہ عوام کو معلوم ہو کہ اس سلسلہ میں اعلیٰ سطح پر مناسب اقدامات کئے جارہے ہیں۔

ایسا اقدام عام لوگوں کے جذبات پر قابو پانے کا باعث بنے گا۔

(۵) حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ آخری نبی ہیں اور اس پہلو کو اجاگر کرنے کے لئے اردو اور اسلامیات کی درسی کتب میں پرائمری سے ایم اے تک مخصوص باب شامل کیا جائے گا۔

(۶) جب حکومت کی جانب سے ایسی ویب سائٹ قائم کی جائے تو اس کی تشہیر میڈیا، ہائر ایجوکیشن کمیشن، پبلک اور پرائیویٹ یونیورسٹیوں، کالجوں اور دیگر سرکاری اداروں کے نوٹس بورڈز پر بھی ہونی چاہیے۔اس سلسلہ میں زیادہ سے زیادہ تشہیر کی جائے تا کہ تمام لوگ اس سے فائدہ اُٹھا سکیں۔

(۷) سوشل میڈیا فراہم کرنے والے اداروں کو لازمی طور پر پاکستان میں اپنے ذیلی دفاتر قائم کرنے کے لئے مجبور کیا جانا چاہیے تا کہ اسلامی احکامات یا آئین پاکستان کے کسی آرٹیکل کی خلاف ورزی پائی جانے کی صورت میں ان سے بروقت بات چیت کی جا سکے۔ اگر کچھ عناصر بالواسطہ یا بلاواسطہ اس طرح کی خلاف ورزی کے ذمہ دار پائے جاتے ہوں تو ان پر ہاتھ ڈالا جا سکے۔

۱۳...... مذکورہ رٹ پٹیشن مندرجہ مذکورہ بالا شرائط کے ساتھ نمٹا دی گئی ہے۔

دستخط ...... جسٹس محمد قاسم خاں، چیف جسٹس　　تاریخ فیصلہ

لاہور ہائی کورٹ، لاہور　　۹ جون ۲۰۲۱ء

(۲۰۲۱ء ایم ایل ڈی ۱۶۳۳)

قاری عبدالحمید بلوچ کا وصال

قاری عبدالحمید یکم جنوری ۱۹۸۹ حاجی اللہ دتہ لغاری بلوچ کے ہاں پنجگرائیں کے علاقہ کچہ نشیب وانڈھانا درشاہ بھکر میں پیدا ہوئے، حفظ قرآن پنجگرائیں مولانا عبدالحمید خالد کے مدرسہ صدیقیہ میں کیا، جامعہ عربیہ سعدیہ خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف قاری مفتاح الاسلام کے ہاں تجوید پڑھی، چناب نگر سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کرتے رہے، ۱۷ردسمبر ۲۰۲۲ء خانقاہ سراجیہ فضلاء کنونشن میں راقم سمیت اپنے تمام اساتذہ اور رفقاء سے ملاقات ہوئی، کیا معلوم تھا کہ آخری ملاقات ہے،کلورکوٹ کے مختلف مدارس میں تدریس کے فرائض سرانجام دیتے رہے،ایک مہینہ بعد شادی کی تیاری تھی،لیکن تقدیر میں قاری صاحب کی زندگی یہی لکھی تھی۔۲رجنوری ۲۰۲۳ء صبح جامعہ حمیدیہ کلورکوٹ اپنی درسگاہ میں تشریف لائے، ایسی موت واقع ہوئی کہ ہر مسلمان کو اس موت پر رشک آئے،طلباء کرام سے سبق سبقی سنتے سنتے آخری طالب علم آخری لائن پر پہنچا اٹیک ہوا، یوں آخرت سدھار گئے،ساڑھے چار بجے آبائی گاؤں میں جنازہ ادا کیا گیا۔

عبادت نبوی ﷺ

آخری حصہ   مولانا محمد منظور نعمانی

رسول اللہ ﷺ نے نماز چاشت کی مختلف موقعوں پر بڑی بڑی فضیلتیں بیان فرمائیں۔لیکن خود پابندی سے آپ ﷺ نے یہ نماز نہیں پڑھی۔اس کا سبب بیان کرتے ہوئے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ایک اصولی بات فرمائی ہے۔صحیح بخاری میں ان کے الفاظ یہ ہیں:

’’ان کان رسول اللہ ﷺ لیدع العمل وھو یحب ان یعمل بہ خشیة ان یعمل بہ الناس فیفرض علیھم‘‘ (باب تحریص النبی ﷺ علیٰ صلوٰۃ اللیل والنوافل)

رسول اللہ ﷺ کسی کام کو چھوڑ دیتے تھے، حالاں کہ وہ عمل آپ ﷺ کو محبوب ہوتا تھا لیکن اس خوف سے چھوڑ دیتے تھے کہ کہیں لوگ اس پر عمل کرنے لگیں اور وہ فرض نہ ہو جائے۔

اسی کو حافظ ابن القیمؒ لکھتے ہیں: **’’وقد کان یترک کثیراً من العمل وھو یحب ان یعمل بہ خشیة المشقة علیھم‘‘** (زادالمعاد ص۱۹۳ برہامش زرقانی ج دوم)

اور آپ ﷺ ترک فرما دیا کرتے تھے بہت سے اعمال حالاں کہ وہ اعمال آپ کو بہت محبوب ہوتے تھے۔صرف امت کی دقّت کے خیال سے۔

بہرحال یہ اسباب تھے جن کی وجہ سے آپ ﷺ کے دل کی چاہت کے باوجود نفل نمازیں بہت زیادہ نہیں پڑھ سکتے تھے۔محققین نے تمام روایات کی چھان بین کے بعد لکھا ہے کہ اہتمام اور پابندی سے آپ ﷺ شب وروز میں صرف چالیس رکعت نماز پڑھتے تھے۔سترہ رکعت فرائض پنجگانہ اور دس یا بارہ رکعت رواتب (یعنی مؤکدہ سنتیں) ان کی تفصیل یہ ہے کہ فجر سے پہلے دو رکعت، ظہر سے پہلے دو رکعت یا چار رکعت (دونوں ثابت ہیں) ظہر کے بعد دو رکعت، مغرب کے بعد دو رکعت، عشاء کے بعد دو رکعت۔یہ کل دس یا بارہ ہوئیں اور تہجد معہ تین رکعت وتر کی، گیارہ رکعت یا تیرہ رکعت (دونوں ثابت ہیں) ان کی میزان چالیس ہوئی۔الغرض دن رات میں یہ چالیس رکعتیں تو آپ ﷺ عموماً اہتمام و پابندی سے ادا فرماتے تھے۔ (زادالمعاد ص۳۱۴، ۳۱۵ برہامش زرقانی ج اوّل)

ان کے سوا نوافل میں نماز چاشت اور زوال آفتاب کے وقت کی چار رکعتیں پڑھنا بھی متعدد صحابہؓ نے روایت کیا ہے۔ان کے علاوہ خاص کر دن میں نوافل، جیسا کہ عرض کیا گیا۔آپ ﷺ اسی لئے

نہیں پڑھتے تھے کہ امت پر زیادہ بوجھ نہ پڑ جائے۔ نیز ذاتی اور خانگی ضروریات اور منصب رسالت کے دوسرے کاموں سے دن میں آپ ﷺ کو زیادہ مہلت بھی نہیں ملتی تھی۔ اسی کو قرآن مجید میں فرمایا گیا ہے:

''انّ لک فی النھار سبحاً طویلا'' (المزمل:۷)

رات چوں کہ عام طور سے خلوت میں یعنی گھر کے اندر گزرتی تھی اور دوسرے کاموں سے رات میں فراغت وفرصت بھی ہوتی تھی، اس لئے رات کی نماز یعنی تہجد آپ ﷺ اکثر طویل پڑھتے تھے۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ کے پاؤں مبارک پر ورم آ جاتا تھا۔ صحیحین میں حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے مروی ہے:

''قال النبی ﷺ حتی تورّمت قدماہ، فقیل لہ لم تصنع ھذا وقد غفرلک ما تقدم من ذنبک وما تأخر؟ قال افلا اکون عبداً شکوراً'' (مشکوٰۃ:۱۲۲۰)

رسول اللہ ﷺ نے قیام فرمایا یہاں تک کہ آپ ﷺ کے دونوں پاؤں ورم کر آئے۔ آپ ﷺ سے عرض کیا گیا کہ: آپ ﷺ اتنا قیام کیوں فرماتے ہیں، درآں حالے کہ آپ کی تو اگلی پچھلی سب چیزوں کی معافی دے دی گئی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں عبد شکور نہ بنوں۔

حضرت حذیفہؓ کا بیان ہے کہ ایک دفعہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو رات کی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو آپ ﷺ نے چار رکعتوں میں سورۂ بقر، سورۂ آل عمران، سورۃ النساء اور سورۂ مائدہ (یا بجائے سورۂ مائدہ کے سورۂ انعام) (سورۂ مائدہ اور سورہ انعام کے بارے میں یہ شک حدیث کے ایک راوی شعبہ کو ہو گیا ہے) گویا قریباً سوا چھ سپارے پڑھے۔ (ابوداؤد)

حضرت حذیفہؓ ہی کی ایک روایت میں جو صحیح مسلم میں بھی ہے یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ رات کی نماز میں آپ ﷺ نے یہ لمبی لمبی سورتیں اس طرح پڑھیں کہ جہاں کوئی ایسی آیت آتی جس میں اللہ کی تسبیح کا ذکر ہوتا اور جہاں سوال ودعا کا ذکر آتا تو وہاں آپ ﷺ دعا کرتے اور جہاں دنیا یا آخرت کی کسی بلا سے پناہ مانگنے کا ذکر آتا تو وہاں آپ ﷺ اللہ سے پناہ مانگتے۔ نیز اس روایت میں یہ بھی ہے کہ اس نماز میں جس قدر طویل آپ ﷺ نے قیام کیا۔ اس کے قریب قریب آپ نے رکوع وسجود بھی۔ (جمع الفوائد باب صلوٰۃ اللیل)
غور کر کے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ یہ نماز کتنی طویل ہو گی۔

صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے: ''ایک رات کو میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھنے لگا۔ آپ ﷺ نے اتنی طویل نماز پڑھی کہ میرے لئے آپ ﷺ کے ساتھ کھڑے رہنا سخت مشکل ہو گیا اور میرے دل میں ایک برا خیال آنے لگا'' کسی نے پوچھا ''کیا برا خیال آنے لگا تھا''؟ آپ نے فرمایا ''خیال یہ کہ میں بیٹھ جاؤں اور آپ ﷺ کو کھڑا چھوڑ دوں۔''

صحابہ کرامؓ کی ان روایات سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ آپ ﷺ کی نماز کس قدر طویل ہوتی تھی لیکن یہ آپ ﷺ کا ایسا دوامی معمول نہ تھا جس کے خلاف کبھی نہ ہوتا۔ اگر ایسا ہوتا تو امت کے لئے آپ ﷺ کی تقلید و پیروی سخت مشکل ہو جاتی۔ اس لئے آپ ﷺ کبھی کبھی ایسا بھی کرتے تھے کہ رات کو کافی آرام بھی فرماتے، کبھی پہلے سوتے اور آخر میں اٹھ کر تہجد پڑھتے اور کبھی اس کے برعکس بھی کر لیتے۔ کبھی کبھی ایسا بھی کرتے تھے کہ اٹھے، دو رکعتیں پڑھیں، پھر کچھ دیر کے لئے سو گئے، پھر اٹھ کر دو رکعتیں پڑھیں۔ اسی طرح بار بار سوئے اور بار بار اٹھ کر نماز پڑھی۔ ایسا آپ ﷺ نے اس لئے کیا کہ امت کے ضعفاء بھی آپ ﷺ کی پیروی کر سکیں۔ ورنہ جیسا کہ عرض کیا گیا ہے کہ آپ ﷺ کا اصل ذوق اور آپ ﷺ کے دل کی چاہت یقیناً یہی ہوگی کہ ساری رات نماز ہی میں کھڑے رہیں۔ اسی میں آپ ﷺ کے دل کا چین تھا اور اسی میں روح کی راحت اور آنکھوں کی ٹھنڈک تھی:

ہمارا شغل ہے راتوں کو رونا یاد دلبر میں ہماری نیند ہے محو خیال یار ہو جانا

کبھی کبھی ایسا ہوتا کہ رات کی نماز میں کسی آیت پر پہنچ کر آپ ﷺ پر کوئی خاص کیفیت طاری ہو گئی اور پھر ساری رات اللہ کے حضور میں کھڑے آپ ﷺ وہی ایک آیت پڑھتے رہے۔ چنانچہ مسند احمد اور مسند بزار میں حضرت ابوذر غفاریؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک رات کی نماز میں برابر سورۂ مائدہ کے آخری رکوع کی یہی ایک آیت پڑھتے رہے: ''ان تعذبهم فانهم عبادك وان تغفرلهم فانك انت العزيز الحكيم'' (المائدہ:۱۱۸)

(قرآن مجید میں یہ آیت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ایک عرض داشت کے ضمن میں آئی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ: اے اللہ! اگر میری امت کو عذاب میں ڈالنے کا فیصلہ کریں تو آپ کو اس کا پورا حق ہے، آپ مالک ہیں اور وہ آپ کے بندے ہیں اور اگر آپ اپنے کرم سے ان کو بخش دیں تو آپ ایسا بھی کر سکتے ہیں۔ آپ زبردست حکیم و دانا ہیں۔ آپ جو بھی فیصلہ فرمائیں گے وہ قدرت و حکمت کے آئینہ دار ہی ہوگا)

بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا بیان ہے کہ ہم نے دیکھا کہ نماز کی حالت میں گریہ و بکا کے غلبے سے آپ ﷺ کے سینہ مبارک سے چکی چلنے کی سی ایک آواز نکلتی تھی۔ سنن ابی داؤد میں عبداللہ بن الشخیرؓ کی روایت کے الفاظ ہیں: ''رأيت رسول الله ﷺ يصلى وفى صدره ازيزٌ كازيز الرحى من البكاء'' (ابوداؤد باب البکاء فی الصلوٰۃ)

میں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز پڑھتے دیکھا اور اس وقت آپ ﷺ کے سینہ مبارک سے گریہ کے اثر سے چکی کی سی آواز نکلتی تھی۔ (بہ شکریہ ماہنامہ ''فاران''، جنوری ۱۹۵۶ء)

پانچ نمازیں تاریخ کے آئینہ میں ...... آغاز، اسباب اور فوائد

مولانا عبدالصمد

ماہ رجب المرجب میں سفر معراج کا وہ عظیم الشان واقعہ پیش آیا جو حضور خاتم النّبیین ﷺ کا محیر العقول معجزہ ہے، معراج کے سفر کے دوران ہی آپ کو پانچ نمازوں کا تحفہ عطا کیا گیا، اسی مناسبت سے قارئین لولاک کے لئے درج ذیل مضمون شائع کیا جارہا ہے، ملاحظہ فرمائیں۔ ادارہ!

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم امابعد!

یہ ایک مسلّم حقیقت ہے کہ عقیدۂ توحید، عقیدہ رسالت وعقیدہ آخرت کے اپنانے کے بعد ہر نبی ورسول کے دین وشریعت میں اہم چیز نماز تھی۔ نماز کی حیثیت وہی تھی جو سر کی انسانی اعضاء میں ہوتی ہے اور نماز کو ہمیشہ اساس الخیرات سمجھا جاتا تھا۔ ہر نبی ورسول کو نماز سے بے حد تعلق ولگاؤ رہا ہے۔ اللہ کو راضی کرنے کا بہترین نسخہ جانا جاتا تھا۔ اپنی ہر حاجت وضرورت میں اسی نماز کے ذریعہ اللہ پاک سے مدد حاصل کرکے سرخرو ہونے کا معمول رہا ہے۔ احکام خداوندی میں سب سے پہلے روئے زمین پر نماز ہی کا آغاز ہوا ہے۔ توبہ کے قبول ہونے کے بعد شکرانہ کے طور پر ادا کی جانے والی عبادت نماز تھی۔ دل کا سرور نماز رہی ہے۔ ان نمازوں کا آغاز کس طرح ہوا، آغاز کا سبب بظاہر کیا بنا، پھر اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے انعامات کیا حاصل ہوئے۔ اس کا جاننا بحیثیت مسلمان ہر ایک پر ضروری ہے۔

الشیخ الفقیہ الزاہد، ابوعلی الحسین بن یحییٰ البخاری نے اپنی کتاب ’’روضۃ العلماء‘‘ میں لکھا ہے کہ حضرت علی بن یحییٰؒ نے ابوالفضل البرمغدیری سے سوال کیا کہ فجر کی نماز دو رکعت، ظہر وعصر اور عشاء کی نماز چار رکعات اور مغرب کی نماز تین رکعتیں کیوں ہیں؟ ابوالفضل نے جواباً ارشاد فرمایا کہ اللہ کا حکم یہی ہے۔ (لہٰذا اس کا سبب معلوم کرنے کی ضرورت نہیں ہے) اس پر حضرت علی بن یحییٰ نے فرمایا کہ اللہ کا حکم تو ہے ہی، اس سے کوئی انکار نہیں کیا جاسکتا لیکن اللہ تعالیٰ کا کوئی حکم حکمت وسبب سے خالی نہیں ’’**فعل الحکیم لا یخلو عن حکمۃ**‘‘ اس لئے اس میں کوئی نہ کوئی سبب ہوگا۔ آپ ان کی وضاحت فرمائیں۔ اس پر شیخ ابوالفضل نے فرمایا کہ ہر نماز کو ہر زمانہ نبی ورسول اپنے اپنے وقت میں ادا فرماتے رہے حکم خداوند کے مطابق۔ اللہ تعالیٰ نے ان نمازوں کو اپنے پاس ذخیرہ بنا رکھا تھا امت محمدیہ کے لئے، تاکہ تمام انبیاء ورسل کے فضل وانعام کو یہ امت محمدیہ بھی حاصل کرسکے۔

۱...... نماز فجر کا آغاز، سبب وفائدہ: اس نماز کو سب سے پہلے دنیا میں حضرت آدم علیہ السلام نے ادا فرمایا تھا۔ جس کی تفصیل اس طرح ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام کو جنت سے نکال کر دنیا میں بھیج دیا گیا تو یہاں دنیا میں رات کی تاریکی دیکھی اس سے پہلے یہ تاریکیاں نہیں دیکھی تھیں تو آپ کے دل میں ایک قسم کا خوف پیدا ہوا (یاد رہے کہ یہ خوف طبعی تقاضے کی وجہ سے ہوا تھا جو مقام نبوت کے منافی نہیں) ساری رات خوف وگھبراہٹ میں گزار دی۔ جیسے رات اپنے آخری مراحل میں داخل ہونا شروع ہوئی اور صبح کی روشنی نے منہ دکھانا شروع کر دیا اور اس میں اضافہ ہوتا رہا تو اس وقت حضرت آدم علیہ السلام نے دو رکعت نماز بطور شکریہ کے ادا فرمائی۔ پہلی رکعت رات کی تاریکی سے نجات کے شکریہ میں، دوسری رکعت دن کی روشنی واپس آجانے کے شکریہ میں۔ ان پر اس نماز کی حیثیت نفل کی تھی۔ لیکن یہ نماز اس امت پر فرض کر دی گئی اور بتلا دیا گیا کہ جو مسلمان اس نماز کو ادا کرے گا اللہ تعالیٰ اس سے گناہوں، خطاؤں کی ظلمت دور کر دے گا، جیسے حضرت آدم علیہ السلام سے رات کی تاریکی کو دور فرما دیا تھا اور تمہارے اوپر طاعات کا نور منور کرے گا، جیسے حضرت آدم علیہ السلام کو دوبارہ دن کی روشنی عطا فرمائی تھی۔ اس نماز کی اسلام میں بڑی اہمیت وفضیلت ہے۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص فجر کی نماز جماعت سے ادا کرے گا۔ گویا اس نے حضرت آدم علیہ السلام کی معیت میں ایک ہزار حج مقبول اور ایک ہزار مقبول عمرے ادا کیے۔

۲...... نماز ظہر کا آغاز، سبب وفائدہ: نماز ظہر کی چار رکعتیں ہیں۔ اس نماز کو سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ادا فرمایا تھا جس کی تفصیل یہ ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خواب کے ذریعے اپنے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ذبح کرنے کا حکم فرمایا گیا اور ابراہیم علیہ السلام نے اس حکم کی تعمیل فرما دی اور اللہ پاک کی طرف سے ''قد صدّقت الرؤیا'' کا مژدہ سنایا گیا تو یہ وقت زوال کا تھا۔ اس وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام نے شکریہ کے طور پر چار رکعت ادا فرمائیں۔ پہلی رکعت بیٹے کے غم کے دور ہونے میں، دوسری رکعت فدیہ کے نازل ہونے میں، تیسری رکعت اللہ تعالیٰ کی طرف سے رضامندی کا مژدہ سنائے جانے کے شکریہ میں، چوتھی رکعت بیٹے کا ذبح کی تکلیف پر صبر کرنے کے شکریہ میں۔ اللہ تعالیٰ نے اس امت کو نماز ظہر فرض کر کے بتلا دیا کہ تم اگر چار رکعت ظہر کی ادا کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں چار انعامات دے گا:

(۱) تم کو ابلیس لعین کی ذبح پر ایسی توفیق دے گا جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنے بیٹے کو ذبح کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ (۲) تم کو غموں سے ایسے نجات عطا فرمائے گا جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو غم سے نجات عطا فرمائی تھی۔ (۳) تمہیں بھی ایسے ہی فدیہ ادا کروں گا جیسے ابراہیم علیہ السلام کو فدیہ ادا کیا گیا تھا۔ (۴) تم سے بھی ایسے ہی راضی ہوں گا جیسے ابراہیم علیہ السلام سے راضی ہو گیا تھا۔

۳...... نمازِ عصر کا آغاز، سبب و فائدہ: نمازِ عصر کی چار رکعتیں ہیں۔ نمازِ عصر کا آغاز کب ہوا، کیسے ہوا؟ اس بارے میں مختلف روایات ہیں:

روایت اوّل: ایک روایت یہ بیان کی جاتی ہے کہ اس کا آغاز حضرت عزیر علیہ السلام نے فرمایا تھا جس کی تفصیل اس طرح ہے کہ حضرت عزیر علیہ السلام کا گزر ایک ایسی بستی پر ہوا تھا جس کو اللہ پاک نے ہلاک و تباہ و برباد کر دیا تھا۔ اس کو دیکھ کر حضرت عزیر علیہ السلام نے فرمایا تھا ''کیف یحیی اللہ'' ان کو اللہ تعالیٰ دوبارہ زندہ کیسے کرے گا۔ اللہ نے ان کو اسی وقت موت اور ساتھ ساتھ جو سواری ان کے ساتھ تھی اس کو موت دے دی۔ پھر اللہ پاک نے ان کو سو (۱۰۰) سال کے بعد جب زندہ کیا تو اللہ پاک نے ان سے سوال کیا کہ ''کم لبثت'' تم یہاں کتنا عرصہ پڑے رہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ ایک دن یا دن کا کچھ حصہ یہاں رہا ہوں۔ دن کے شروع میں ان پر موت طاری کی گئی تھی جب دوبارہ اٹھایا گیا تو دن کا آخری حصہ باقی تھا یعنی عصر کا وقت تھا تو اس وقت انہوں نے بطور شکریہ کے چار رکعت ادا کی تھی۔ اس واقعہ کا ذکر قرآن پاک میں بھی ہے۔

روایت ثانی: ایک روایت یہ بیان کی جاتی ہے کہ نمازِ عصر کا آغاز سب سے پہلے حضرت یونس علیہ السلام نے فرمایا تھا ان کو جب اللہ تعالیٰ نے مچھلی کے پیٹ سے نجات عطا فرمائی وہ عصر کا وقت تھا تو آپ نے شکریہ کے طور پر چار رکعت ادا فرمائی۔ کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو چار ظلمتوں اور تاریکیوں سے نجات عطا فرمائی تھی۔ (۱) پریشانی کی تاریکی (۲) پانی کی تاریکی (۳) رات کی تاریکی (۴) مچھلی کے پیٹ کی تاریکی۔

یہ نماز ان پر نفل تھی اس امت پر فرض کر دی گئی اور بتایا کہ جو اس نماز کو ادا کرے گا تو اللہ تعالیٰ چار انعامات عطا فرمائے گا: (۱) اس سے قیامت کی تاریکی دور کر دی جائے گی جیسے حضرت یونس علیہ السلام سے پانی کی تاریکی دور کی گئی تھی۔ (۲) اور اس سے جہنم کی تاریکی دور کر دی جائے گی جیسے حضرت یونس علیہ السلام سے رات کی تاریکی دور کی گئی۔ (۳) تم سے قبر کی تاریکی دور کی جائے گی جیسے حضرت یونس علیہ السلام سے مچھلی کے پیٹ کی تاریکی دور کر دی گئی۔ (۴) ذلت کی تاریکیوں سے نکال کر عظمت کی روشنی عطا فرمائے گا جیسے حضرت یونس علیہ السلام سے پریشانی کی تاریکی دور کی گئی تھی۔

۴...... نمازِ مغرب کا آغاز، سبب و فائدہ: نمازِ مغرب کی تین رکعتیں ہیں۔ نمازِ مغرب کا آغاز کب ہوا، کیسے ہوا؟ اس بارے میں روایات مختلف ہیں:

روایت اوّل: ایک روایت یہ ہے کہ اس نماز کو سب سے پہلے حضرت داؤد علیہ السلام نے ادا فرمایا، جس کی تفصیل کچھ اس طرح ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے ایک فیصلہ فرمایا جس میں ان کو تنبیہ کی گئی۔ ''حسنات

الابرار سیئات المقربین ‘‘ کے تحت ان کے دل میں بڑی اداسی ہوئی اور توبہ واستغفار شروع فرمایا۔ بالآخر اللہ پاک نے ان کی توبہ قبول فرمائی تو یہ مغرب کا وقت تھا اس پر داؤد علیہ السلام کو بڑی مسرت وخوشی حاصل ہوئی۔ اس پر انہوں نے شکرانہ کے طور پر چار رکعت کی نیت کر کے نماز شروع فرمادی۔ نماز کے دوران آپ پر شدید بکاء وآہ وزاری کی حالت طاری ہوگئی۔ بڑی کوشش وجدوجہد کے بعد صرف تین ہی رکعت پڑھ پائے۔ چوتھی رکعت ادا نہ کرسکے پھر یہ ہی تین رکعت نماز مغرب قرار دے دی گئی۔

روایت ثانی: دوسری روایت یہ بیان کی جاتی ہے کہ نماز مغرب سب سے پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ادا فرمائی تھی۔ جس کی تفصیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بتلایا کہ آپ کی قوم مجھے تین خداؤں میں سے تیسرا خدا کہتی ہے، اکیلا الٰہ نہیں مانتی۔ تو اس کے ردعمل میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے تین رکعات ادا فرمائی یہ وقت غروب شمس کے بعد کا تھا۔ پہلی رکعت اپنے آپ سے الوہیت کی نفی کی نیت سے ادا فرمائی۔ دوسری رکعت اپنی والدہ کی الوہیت کی نفی کی نیت سے ادا فرمائی۔ تیسری رکعت اللہ تعالیٰ ہی کے لئے الوہیت کے ثابت کرنے کی نیت سے ادا فرمائی۔ جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے فرمائیں گے ’’أأنت قلت للناس اتخذونی وامی الٰھین من دون اللہ ...... الیٰ قولہ یوم ینفع الصادقین ‘‘ اس وقت اللہ پاک ان سے حساب میں آسانی فرمائیں گے۔ قیامت کی بڑی گھبراہٹ سے مامون ومحفوظ فرمائیں گے۔ اس امت پر اس نماز کو فرض کر کے بتلایا جو اس نماز کو ادا کرے گا اس پر قیامت کے دن حساب کتاب میں آسانی کی جائے گی اور اس کو جہنم کی آگ سے نجات دی جائے گی اور قیامت کی گھبراہٹ وپریشانی سے محفوظ رہے گا۔

۵...... <u>نماز عشاء کا آغاز، سبب وفائدہ</u>: نماز عشاء کی چار رکعتیں ہیں نماز عشاء کا آغاز کب ہوا کیسے ہوا، اس بارے میں دو روایات بیان کی جاتی ہیں:

روایت اوّل: نماز عشاء کے بارے میں یہ بیان کی جاتی ہے کہ نماز عشاء سب سے پہلے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بحیثیت نفل ادا فرمائی تھی۔ جس کی تفصیل یہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب مدین سے واپس مصر کی طرف آرہے تھے راستے میں آپ کو چار غم لاحق ہوئے: (۱) راستہ بھول گئے، (۲) اہلیہ اور اولاد کی جدائی کا غم، (۳) اپنے بھائی ہارون علیہ السلام کی جدائی کا غم، (۴) اپنے دشمن فرعون سے تکلیف پہنچنے کا اندیشہ۔

تو اللہ تعالیٰ نے ان کو ان تمام غموں سے نجات عطا فرمائی اور اللہ نے آواز دی ’’انی انا ربک ‘‘ جب آپ نے آواز سنی تو یہ وقت عشاء کا تھا اس وقت آپ نے شکرانے کے طور پر چار رکعت ادا فرمائی۔ یہی نماز اس امت پر فرض کی گئی اور کہا گیا کہ: اے بندے! تو یہ چار رکعت ادا کر ہم آپ کو ہدایت ورہنمائی کریں

گے، جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی راہ نمائی کی تھی اور تمہاری بھی ایسی کفالت کریں گے جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی کفالت کی تھی اور تم کو انبیاء وصدیقین کے ساتھ ایسے ہی جمع کریں گے جیسے موسیٰ اور ان کے بھائی ہارون کو اکٹھے کیا تھا اور تم کو ابلیس پر ایسے غلبہ عطا کریں گے جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون پر غلبہ عطا کیا تھا۔

’’ان الصلوٰۃ العشاء تصیلھا الرسل نافلۃ لھم ای زائدۃ ولم تکتب علی اممھم کالتجھد‘‘ (مرقاۃ المفاتیح ج۲ص۱۳۸)

روایت ثانی: دوسری روایت یہ بیان کی جاتی ہے کہ نماز عشاء سب سے پہلے امام الانبیاء خاتم الانبیاء ﷺ نے ادا فرمائی تھی بحیثیت فرض کے۔ **عن معاذبن جبلؓ قال: قال رسول اللہ ﷺ اعتموا بھذہ الصلوٰۃ فانکم قد فضلتم بھا علی سائر الامم ولم تصل امۃ قبلکم.**

(آمانی الاحبار شرح معانی الآثار ج۲ص۳۶۴، مرقات المفاتیح ج۲ص۱۲۴، مشکوٰۃ ج۱ص۶۱ باب تعجیل الصلوٰۃ)

قاری مجاہد حسین ۲۹ ہزاروی کا وصال

۱۹۸۱ میں کوٹ ادو کے علاقہ دری ۲۹ ہزار میں اللہ بخش لاشاری بلوچ کے گھر قاری مجاہد حسین پیدا ہوئے، والدین نے تعلیم قرآن کے لئے وقف کردیا، حفظ قرآن جامعہ تعلیم القرآن فتح پور مولانا رب نواز فاروقیؒ کے ادارہ میں کرنے کے بعد قاری اجملؒ جامعہ احیاء العلوم مظفرگڑھ کے ہاں قرات پڑھی، اپنے مادر علمی مدرسہ تعلیم القرآن فتح پور میں تقریباً گیارہ سال تدریس اور مسجد عیسیٰ میں امامت کے فرائض سرانجام دیئے، بعدازاں چندسال اپنے علاقے کے مختلف اداروں جامعہ کنزالعلوم قصبہ گجرات، جامعہ حسینیہ قصبہ گجرات اور مظفرگڑھ کے ایک ادارہ میں پڑھاتے رہے، آپ ایک انتہائی ملنساز بااخلاق انسان تھے۔ تحفظ ختم نبوت کے لئے راقم سے ہمیشہ رابطہ رہا، ہمیشہ خندہ پیشانی اور محبت سے پیش آتے، کچھ عرصہ سے فتح پور شہزاد کالونی میں بطورِ مدرس فرائض سرانجام دے رہے تھے کہ ۴ نومبر بروز نماز جمعہ ۲۰۲۲ء تقریباً ۱۲ بجے دل کا اٹیک ہوا، اور دارالبقاء کی طرف چل بسے، راقم محمد ساجد ضلعی مبلغ کوٹ ادو نے جنازہ میں شرکت اور ورثاء سے تعزیت کی۔

مولانا محمد آصف کلورکوٹ کے والدگرامی کا وصال

مولانا محمد آصف عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کلورکوٹ یونٹ کے ناظم نشرواشاعت کے والدگرامی ملک محمد ادریس ۱۱ردسمبر ۲۰۲۲ء کو ۶۷ سال کی عمر میں انتقال کرگئے۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے، حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ کے بعد حضرت خواجہ خلیل احمد سے بیعت کا تعلق تھا، علمائے کرام اور مدارس سے عقیدت تھی، مجلس تحفظ ختم نبوت کی سالانہ کانفرنس چناب نگر میں باقاعدگی سے شرکت کرتے رہے۔

رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادیاں

انتخاب: مولانا محمد امین

حضور ﷺ کے تین بیٹے قاسم، عبداللہ اور ابراہیمؓ تھے۔ تینوں سن آغاز ہی میں وفات پا گئے۔ چار صاحبزادیاں تھیں۔ جنہوں نے بڑی عمر پائی:

ا......سیدہ زینبؓ　۲......سیدہ رقیہؓ　۳......سیدہ ام کلثومؓ　۴......سیدہ فاطمۃ الزہراؓ۔

سیدہ حضرت زینبؓ

حضرت زینبؓ حضور ﷺ کی سب سے بڑی صاحبزادی ہیں جو حضرت خدیجہؓ سے تھیں۔ حضور ﷺ کی نبوت سے دس سال پہلے پیدا ہوئیں۔ آں حضرت ﷺ کی عمر اس وقت تیس سال تھی۔ آپ کی شادی پہلے ابوالعاص سے ہوئی جو آپ کی خالہ کے بیٹے تھے۔ ابوالعاص جنگ بدر میں کافروں کی طرف سے لڑے اور قیدی ہوگئے۔ حضرت زینبؓ نے ان کی رہائی کے لئے عقیق یمنی کا ہار بھیجا۔ یہ ہار انہیں والدہ مکرمہ حضرت خدیجہؓ سے جہیز میں ملا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے دیکھا تو آبدیدہ ہوگئے۔ صحابہ کرامؓ سے فرمایا مناسب سمجھو تو ابوالعاص کو چھوڑ دو۔ ہار واپس کردو۔ یہ اس کی ماں کی نشانی ہے۔ ابوالعاص رہا کردیئے گئے۔ مگر ان پر یہ شرط عائد کی گئی کہ وہ مکہ پہنچ کر حضرت زینبؓ کو مدینہ بھیج دیں گے۔

ابوالعاص نے اپنے چھوٹے بھائی کنانہ کے ہمراہ زینبؓ کو روانہ کیا۔ قریش برہم ہوگئے۔ ذی طوی کے مقام پر مڈبھیڑ ہوئی۔ حضرت زینبؓ اونٹ پر سوار تھیں کہ ہبار بن اسود نے اونٹ کو نیزہ مارا، زمین پر گرادیا۔ آپ کو چوٹ لگی، حمل ساقط ہوگیا۔ کنانہ نے للکارا خبردار اب کوئی آگے بڑھا تو تلوار نیام میں نہیں جائے گی۔ ابوسفیان ہمراہ تھا، کنانہ سے کہا تیر روک لو ہم کچھ بات کرنا چاہتے ہیں۔ ابوسفیان بولا تم کھلم کھلا محمدؐ کی بیٹی کو ہمارے سامنے سے لے جاؤ گے تو یہ ہماری ذلت و رسوائی ہے۔ زینبؓ کو مکہ واپس لے چلو، شور وغل کم ہو تو کسی وقت چپ چاپ لے جانا، کنانہ مان گیا۔ غرض کچھ دنوں بعد زینبؓ مدینہ منورہ چلی گئیں۔ حضرت ابوالعاص ہجرت سے ساتویں سال محرم کے مہینہ میں مسلمان ہوگئے۔

حضور ﷺ نے دوبارہ نکاح کر کے زینبؓ کو ابوالعاصؓ کے گھر بھجوا دیا۔ لیکن انہیں ہبار بن اسود کے نیزہ سے جو صدمہ پہنچا تھا اس کے باعث ہجرت کے آٹھویں سال رحلت فرما گئیں۔ حضرت ام

ایمنؓ، حضرت سودہؓ اور حضرت ام سلمہؓ نے غسل دیا۔ نماز جنازہ خود حضور ﷺ نے پڑھائی۔ ابوالعاصؓ نے میت کو قبر میں اتارا۔ آپ کے ایک صاحبزادے تھے جن کا نام علیؓ تھا۔ ایک صاحبزادی تھیں، نام تھا امامہؓ۔ حضرت فاطمہؓ کی وفات کے بعد حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے آپ سے نکاح کرلیا تھا۔

سیدہ حضرت رقیہؓ

آپ بھی حضرت خدیجہؓ سے تھیں، حضرت زینبؓ سے تین سال چھوٹی تھیں، نبوت سے پہلے آپ کی شادی ابولہب کے بیٹے عتبہ سے ہوئی۔ ام کلثوم جو آپ کی چھوٹی بہن تھیں ابولہب کے دوسرے بیٹے عتیبہ سے بیاہی گئیں۔ جب ابولہب کے بارے میں قرآن نے اپنا فیصلہ دیا تو ابولہب اور اس کی بیوی نے بیٹوں سے کہا کہ تم محمدؐ کی بیٹیوں کو طلاق نہ دو گے تو ہمارا تمہارے ساتھ کھانا پینا حرام ہے۔ بیٹوں نے تعمیل کی۔ حضرت رقیہ کا اس وقت نکاح ہوا تھا رخصتی نہیں ہوئی تھی۔ جب حضرت عثمانؓ نے اسلام قبول کیا تو حضرت رقیہؓ ان کے عقد میں آگئیں۔ حضور ﷺ بدر کی لڑائی میں تھے کہ حضرت رقیہؓ رحلت فرماگئیں۔

سیدہ حضرت ام کلثومؓ

آپ بھی حضرت خدیجہؓ کی بیٹی تھیں۔ حضرت فاطمہؓ سے ایک سال بڑی تھیں۔ حضرت رقیہؓ کی رحلت کے بعد حضرت عثمانؓ سے بیاہی گئیں۔ اسی وجہ سے حضرت عثمانؓ کو ذوالنورین (دونور والا) کہتے ہیں۔ ام کلثومؓ نے ہجرت کے نویں سال داعی اجل کو لبیک کہا۔ حضور ﷺ نے کفن کے لئے اپنی چادر دے کر اس کا کفن پہنایا۔ حضور ﷺ نے نماز جنازہ پڑھائی۔

سیدہ حضرت فاطمۃ الزہراؓ

آپ بھی حضرت خدیجہؓ سے تھیں۔ حضور ﷺ کی چوتھی بیٹی سب سے پیاری اور سب بہنوں سے چھوٹی۔ چوں کہ بہت خوب صورت تھیں۔ اس لئے آپ کا لقب زہرا پڑ گیا۔ بتول کے نام سے بھی مشہور ہیں اور بتول کے معنی ہیں دنیا چھوڑ دینے والی، آپ کو اللہ کی عبادت کا شوق ہی نہیں، جنون تھا۔ دنیا اور اس کے مظاہر سے نفرت کرتی تھیں۔ اعلان نبوت کے پانچویں سال آپ کی پیدائش ہوئی تھی۔ حضرت علیؓ سے عقد ہوگیا، حضور ﷺ نے فرمایا: ''میں نے یہ نکاح اللہ تعالیٰ کے حکم سے کیا ہے۔'' جہیز میں ایک پلنگ، ایک چادر، چمڑے کا ایک گدہ جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔ دو چکیاں، ایک مشکیزہ اور مٹی کے دو گھڑے دیئے گئے۔ یہی عمر بھر ان کا اثاثہ رہا۔ حضرت علیؓ نے فرمایا: ''فاطمہ نے اتنی چکی پیسی کہ ان کے ہاتھوں میں گھٹے پڑ گئے، پانی کی مشک اٹھاتے اٹھاتے گردن پر نشان پڑ گئے۔ گھر میں جھاڑو دیتے دیتے کپڑے میلے ہوگئے۔''

حضرت سلمانؓ کی روایت ہے کہ آپ چکی پیستے ہوئے بھی قرآن پڑھا کرتی تھیں۔ اکثر ساری ساری رات نماز میں کھڑی رہتیں۔ خدا سے بہت ڈرتی تھیں۔ حضور ﷺ نے آپ کو عورتوں کی سردار قرار دیا۔ حیاء، جرأت اور سخاوت آپ کے خانہ زاد تھے۔ اکثر صحابہؓ نے آپ سے علم حدیث پڑھا۔

حضور ﷺ وفات سے پہلے بے چین تھے۔ آپ سے والد کی حالت دیکھ کر ضبط نہ ہوسکا۔ بے اختیار منہ سے نکلا: ''ہائے میرے ابّا کی بے چینی'' حضور ﷺ نے سنا تو فرمایا ''بیٹی آج کے بعد تمہارا ابّا بے چین نہ ہوگا۔'' ان کے کان میں کچھ کہا، رونے لگیں۔ پھر دوبارہ کچھ کہا، مسکرائیں۔

سیدہ عالم سے حضور ﷺ کی وفات کے بعد جب اس بارے میں استفسار کیا گیا تو فرمایا حضور ﷺ نے پہلے یہ فرمایا تھا کہ اب میں دنیا چھوڑ رہا ہوں۔ میرے آنسو آ گئے۔ دوسری مرتبہ فرمایا: اہل بیتؓ میں سب سے پہلے تم ہی مجھے ملوگی اور جنت میں عورتوں کی سردار ہوگی۔ میں ہنسنے لگی۔

آپ ﷺ کی وفات کے بعد آپ کو کسی نے ہنستے ہوئے نہیں دیکھا۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کے بعد سیدہ فاطمۃ الزہراؓ سے بہتر کسی کو نہیں دیکھا۔ انہیں رسول اللہ ﷺ سے ہر بات میں مشابہت حاصل تھی۔

۲۹ سال کی عمر میں رمضان شریف کی تیسری تاریخ سہ شنبہ کی رات آپ جنت کو سدھاریں۔ تین صاحبزادے تھے۔ حسنؓ، حسینؓ اور محسنؓ۔ دو صاحبزادیاں تھیں۔ زینب کبریٰؓ اور ام کلثوم کبریٰؓ۔ محسنؓ بچپن ہی میں وفات پاگئے۔

☆......سلام سیدہ عالمؓ پر۔ ☆......سلام رسول اللہ ﷺ کی بیٹی پر۔

☆......سلام علی مرتضیٰؓ کی رفیقہ حیات پر ☆......سلام حسینؓ کی ماں پر۔

اور یہ چاروں شرف مہر وماہ کی عظمتوں کو آپ کے قدموں پر نچھاور کرتے ہیں۔

(ہفت روزہ سیرت لاہور ۲۷؍دسمبر ۱۹۶۸ء)

تاجدار ختم نبوت کانفرنس پرانا سکھر

۲۵؍دسمبر ۲۰۲۲ء عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر کے زیر اہتمام شاہی مسجد پرانا سکھر میں عظیم الشان تاجدار ختم نبوت کانفرنس زیر صدارت امیر عالمی مجلس سکھر، قاری جمیل احمد بندھانی، زیر نگرانی مولانا محمد حسین ناصر منعقد ہوئی۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض شاہی مسجد کے امام مولانا جمیل احمد نے انجام دیئے۔ خصوصی خطاب مرکزی راہنما مولانا قاضی احسان احمد کراچی کا ہوا۔

موت اور بعد الموت کے احکام

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

موت ایک ایسی اٹل حقیقت ہے جس کا آج تک کوئی بڑے سے بڑا ملحد اور بے دین انکار نہیں کرسکا۔ یہ ایک طویل اور یقینی سفر ہے جس کی ہم سب کو تیاری کرنا چاہئے۔ ذیل میں موت اور اس کی تیاری کے متعلق چند ایک گزارشات پیش خدمت ہیں۔

۱...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا کسی مسلمان کے لئے جس کے پاس وصیت کے قابل کوئی بھی چیز ہو اس کے لئے درست نہیں کہ وہ بغیر وصیت کے رات گزارے۔ (بخاری)

۲...... جو شخص بیماری کی حالت میں مندرجہ ذیل دعا چالیس مرتبہ پڑھے اگر موت آ گئی تو اسے شہید کے برابر ثواب ملے گا اور اگر تندرست ہو گیا تو اس کے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ وہ آیت کریمہ ہے ’’لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰالِمِیْنَ‘‘

۳...... مریض کی عیادت اور اس کو ڈھارس بندھوانا بڑا ثواب ہے۔ چنانچہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں مریض کے پاس عیادت کرنے کے سلسلہ میں اگر کوئی شخص جائے تو اس کے پاس تھوڑی دیر بیٹھے اور شور نہ کرے اور عیادت کرنے والا مریض کے لئے یہ دعا کرے۔ ’’اسأل اللّٰہ العظیم رب العرش العظیم ان یشفیک‘‘ (میں اللہ پاک سے سوال کرتا ہوں جو بڑا ہے اور عرش عظیم کا مالک ہے کہ آپ کو شفا دے)

حضرت ثوبانؓ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بندہ مؤمن جب اپنے بھائی کی عیادت کو جاتا ہے اور واپس آنے تک گویا وہ جنت کے باغ میں ہوتا ہے۔ نیز یہ بھی فرمان ہے کہ اگر کسی نے صبح کو مریض کی عیادت کی تو شام تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دعا کرتے ہیں اور اگر شام کو عیادت کی تو ستر ہزار فرشتے عیادت کرنے والے کے لئے ساری رات دعا کرتے ہیں۔

۴...... حضرت انسؓ سے روایت ہے سرور دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے کوئی دکھ اور تکلیف کی وجہ سے موت کی تمنا و دعا نہ کرے اور اگر بالکل ہی مجبور ہو تو یوں کہے ’’اللهم احینی ما کانت الحیاة خیراً لی وتوفنی اذا کانت الوفاة خیراً لی‘‘ اے اللہ جب تک زندگی بہتر ہو تو اس وقت تک مجھے زندہ رکھنا اور اگر موت میرے لئے بہتر ہو تو مجھے دنیا سے اٹھالے۔

...... جب موت کا وقت قریب ہو تو جہاں تک ہو سکے تو اس کی شکل وصورت، لباس کو صاف ستھرا اور

پاکیزہ بنایا جائے۔ اسے سیدھا لٹا دیا جائے یعنی شمال کی طرف سر اور جنوب کی طرف پاؤں کر کے سر کو قبلہ کی طرف جھکا دیا جائے۔ ایسے شخص کے پاس بیٹھ کر بلند آواز سے کلمہ طیبہ پڑھا جائے تاکہ اس کی زبان سے بھی کلمہ جاری ہو جائے۔ جب ایک مرتبہ کلمہ پڑھ لے تو خاموش ہو جانا چاہئے تاکہ اس کا خاتمہ کلمہ پر ہو جائے۔

...... قریب المرگ شخص کو کلمہ پڑھنے کا نہ کہنا چاہئے، پتہ نہیں وہ کس کرب میں ہے۔ ایسے آدمی کے سامنے سورۃ یاسین کی تلاوت کی جائے تاکہ موت آسانی سے ہو۔ دنیاوی امور میں سے کسی چیز کا تذکرہ نہ کیا جائے۔

...... روح قبض ہونے کے بعد میت کے ہاتھ پاؤں سیدھے کر دیئے جائیں۔ ٹھوڑی باندھ دی جائے تاکہ منہ کھلا نہ رہے۔

۳...... آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر **بسم اللہ وعلیٰ ملۃ رسول اللہ** کہہ کر آنکھیں بند کر دی جائیں۔

۴...... پاؤں کے انگوٹھے ملا کر باندھ دیئے جائیں۔ صاف ستھری چادر اوپر ڈال دی جائے۔

۶...... جنبی اور حیض ونفاس والی عورت کو قریب نہ آنے دیا جائے۔

۷...... خوشبو اس کے قریب رکھ دی جائے۔ نیز کفن، دفن میں جلدی سے کام لینا چاہئے۔

۸...... غسل دینے سے پہلے میت پر قرآن پاک نہ پڑھا جائے البتہ غسل دینے کے بعد پڑھ سکتے ہیں۔

۹...... عزیز واقارب اور دوست احباب کو موت کی اطلاع کر دی جائے۔

۱۰...... مصنوعی دانت جو فکس نہ ہوں اتار لئے جائیں۔ اسی طرح مرد کے ہاتھ سے انگوٹھی اور عورت کے زیور اتار لئے جائیں۔ (البتہ عدت گزرنے کے بعد عورت زیور استعمال کر سکتی ہے۔)

۱۱...... حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ جب میں کسی ایمان والے آدمی کے کسی عزیز کو اٹھا لوں اور وہ ثواب کی نیت سے صبر کرے تو اسے جنت دوں گا۔

...... موت کے بعد تجہیز وتکفین میں جلدی کی جائے، ارشاد نبوی ہے جب تمہارا کوئی آدمی انتقال کر جائے تو اس کو دیر تک گھر میں نہ رکھو بلکہ اسے قبر تک پہنچانے اور تدفین میں جلدی کرو۔

...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا کسی مومن کے لئے جائز نہیں کہ تین دن سے زیادہ کسی کا سوگ منائے۔ البتہ بیوہ کے سوگ کی مدت چار ماہ دس دن ہے۔ اس دوران بیوہ کوئی زیب وزینت اختیار نہ کرے۔

تعزیت کی مسنون دعا: **اِنّا للہِ وَاِنّا اِلیہ راجعون انّ للہ ما اخذ ولہ ما اعطیٰ وکل شئ عندہ باجل مسمی.** سرور دو عالم ﷺ کسی کے ہاں تعزیت کے لئے تشریف لے جاتے تو بغیر ہاتھ اٹھائے یہ دعا پڑھتے۔ **اللھم اغفرلہ وارحمہٗ وادخلہ جنتک۔** ’’جس شخص نے کسی مصیبت زدہ کو تسلی (تعزیت) دی اس کے لئے ویسا ہی ثواب ہے جیسا مصیبت زدہ کے لئے۔‘‘ (ترمذی)

مناظرۃ الہند الکبریٰ یعنی ہندوستان کا عظیم مناظرہ

قسط نمبر 13 ...... متکلم اسلام مولانا رحمت اللہ کیرانویؒ ...... ترجمہ: مولانا غلام رسول دین پوری

بہرحال! ان تمام عبارتوں کے مطابق ''جسٹن شہید'' نے کئی ایک پیشین گوئیوں کو ذکر کر کے یہ دعویٰ کیا ہے کہ ان کو یہودیوں نے تحریف کر کے کتبِ مقدسہ سے نکال ڈالا ہے اور ''ارینیوس'' نے بھی ''یرمیا'' کی اس پیشین گوئی کا ذکر کر کے اس دعویٰ کی تائید کی ہے۔ اور ''ڈاکٹر گریب'' نے ''ارینیوس'' کی کتاب کے حاشیہ میں، اور ''سلبر جیس'' نے ''جسٹن'' کی کتاب کے حاشیہ میں اس کی تصدیق کی ہے، اور ''وائی ٹیکر'' اور ''ڈاکٹر اے کلارک'' بھی اس کے حامی ہوئے ہیں، اور ظن غالب یہ ہے کہ وہ پیشین گوئیاں ''جسٹن'' اور ''ارینیوس'' کے عہد تک ''عبری'' اور ''سپٹواجنٹ'' کے نسخوں میں موجود تھیں۔

تو (شیخ کیرانویؒ نے سوال کرتے ہوئے فرمایا) اب اس صورت میں دو باتیں لازم آتی ہیں کہ یا تو جنابِ ''جسٹن'' اس دعویٰ میں سچے تھے یا جھوٹے، اگر سچے تھے تو ہماری یہ بات ٹھیک ہوئی کہ یہودیوں نے تحریف کی۔ اور اگر جھوٹے تھے تو عیسائیوں کے بڑے بڑے پیشوا لوگ محرّف (تحریف وتبدیل کرنے والے) تھے کہ انہوں نے اپنی طرف سے کئی ایک پیشین گوئیاں گھڑ کر ان کو کلام الٰہی کا جزء بتلایا ہے۔ آپ اس کے بارے میں کیا جواب دیں گے؟

''پادری فنڈر: نے کہا: ''جسٹن'' ایک آدمی تھا اس سے سہو ہو گیا۔

''شیخ رحمت اللہؒ'': نے فرمایا: کہ ''ہنری'' اور ''اسکاٹ'' کی تفسیر کے جمع کرنے والوں نے پہلی جلد میں صراحت کے ساتھ یہ بات لکھی ہے: کہ ''اگستائن'' بزرگوں کی عمر کی تاریخوں کے بارے میں یہودیوں پر تحریف کا الزام لگاتا تھا، اور کہتا تھا: کہ انہوں نے عبری نسخوں میں تحریف کر ڈالی ہے، اور جمہور قدماء کی رائے بھی یہی تھی، اور وہ سب بالاتفاق کہتے تھے کہ یہ تحریف ۱۳۰ء میں واقع ہوئی۔ (''شیخ'' نے ایسا بہت بڑا مضبوط جواب دیا کہ اس میں پادری صاحبان ہل گئے اور ان سے اس کا کوئی جواب نہ بن آیا۔)

''پادری فنڈر: نے کہا کہ: ''ہنری واسکاٹ'' کے لکھنے سے کیا ہوتا ہے؟ کہ وہ دو مفسر تھے، ان کے علاوہ سینکڑوں اور بھی مفسر ہیں (گویا مفسرین کی ان کے نزدیک کوئی حیثیت ہی نہیں! دیکھئے! کس قدر گھمنڈ تھا ان کے دماغ میں؟)

''شیخ رحمت اللہؒ'': فقط ان دو مفسروں کی رائے نہیں بلکہ وہ تو جمہور قدماء کی رائے ظاہر کرتے ہیں۔

’’پادری فنڈر: نے (اس پر پھسپھسا جواب دیتے ہوئے) کہا: کہ مسیح نے پرانے عہد کے بارے میں گواہی دی ہے، اور مسیح کی گواہی سب کی گواہی سے بڑھ کر ہے۔ اور وہ گواہی یہ ہے جیسا کہ ’’یوحنا‘‘ کے پانچویں باب کی آیت ۴۶ میں لکھا ہے: ’’کیونکہ اگر تم موسیٰ پر ایمان لاتے تو مجھ پر بھی ایمان لاتے، اس لئے کہ اس نے میرے حق میں لکھا ہے۔‘‘ پھر ’’لوقا‘‘ کے چوبیسویں باب کی آیت ۲۷ میں ہے: ’’موسیٰ اور سب نبیوں کی وہ باتیں جو سب کتابوں میں اس کے حق میں ہیں، شروع سے ان کے لئے بیان کیں۔‘‘

اور پھر ’’لوقا‘‘ کے سولہویں باب کی آیت ۳۱ میں ہے: ’’اس نے اسے کہا کہ جب وہ موسیٰ اور نبیوں کی نہ سنیں گے تو اگر مردوں میں کوئی اٹھے اس کی نہ مانیں گے۔‘‘

(ملاحظہ کیجئے! یہ پادری صاحب کا جواب ہے! جس سے صاف سمجھ میں آرہا ہے کہ مسیح علیہ السلام کی گواہی جمہور کے قول کے کب مخالف ہے؟ وہ تو اس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ یہ تحریف مسیح علیہ السلام کے بعد ۱۳۰ء میں ہوئی ہے۔ یہ اِدھر اُدھر کی باتیں کرنا اور حق کو تسلیم نہ کرنا صرف پادریوں کی کجروی ہے اور کچھ نہیں۔ کیا سچ کہا کسی نے: مترجم)

آزاد بے خودی کے نشیب و فراز دیکھ　　پوچھی زمین کی کہی آسمان کی

’’ڈاکٹر محمد وزیر خان صاحب‘‘: نے کہا: بڑے تعجب کی بات ہے کہ جو کتاب ابھی تک متنازع فیہ تھی اور جس کی تحریف کے ہم مدعی ہیں! آپ اسی کتاب سے ہمارے خلاف دلیل پیش کررہے ہیں فیا للعجب! جب تک اس کتاب کا تصفیہ نہیں ہوجاتا اس سے استدلال کرنا بے جا اور غلط ہے۔ قطع نظر اس کے کہ اس گواہی سے صرف اتنی بات ثابت ہوتی ہے کہ یہ کتابیں اس وقت (یعنی عیسیٰ مسیح علیہ السلام کے زمانہ) میں موجود تھیں! رہا ان کے ہر ہر لفظ کا تواتراً ثابت ہونا وہ قطعاً اس سے ثابت نہیں ہوتا۔ اور ’’پیلی‘‘ (جس کی کتاب کو آپ نے اپنی کتاب ’’حل الاشکال‘‘ میں اسناد کی کتابوں میں شمار کیا ہے) نے بھی اپنی کتاب (مطبوعہ لندن ۱۸۰۵ء) کی قسم ثالث کے چھٹے باب میں اس بات کا اقرار کیا ہے کہ مسیح کی گواہی سے صرف اتنا ثابت ہوتا ہے کہ یہ کتابیں اس زمانے میں موجود تھیں۔ رہا یہ کہ ان کتابوں کا ہر ہر جملہ اور ہر ہر لفظ خدا کا کلام ہے، اس کے تواتر کی تصدیق اس سے نہیں سمجھی جاتی۔ اور نہ ثابت کی جاسکتی ہے۔

’’پادری فنڈر: نے (وہی پرانی تعلّی بگھارتے ہوئے) کہا: کہ ہم ’’پیلی‘‘ کی بات اس مقام پر تسلیم نہیں کرتے۔

’’شیخ رحمت اللہؒ‘‘: فاضل مناظر نے کہا: اگر تم ’’پیلی‘‘ کو اس جگہ نہیں مانتے تو ہم تمہاری بات یہاں تسلیم نہیں کرتے، یہاں ہمارا قول وہی ہے جو ’’پیلی‘‘ کا قول ہے۔

’’پادری صاحب: نے کہا: خیر نہ مانو!

’’ڈاکٹر محمد وزیر خان صاحب‘‘: نے کہا: ’’یعقوب‘‘ اپنے خط کے پانچویں باب میں یوں لکھتا ہے کہ: ’’تم نے ایوب کے صبر کو سنا ہے اور خداوند کے مطلب کو جانتے ہو۔‘‘

اس حوالے کے باوجود بھی کسی نے اس کتاب کے الہامی ہونے اور صادق ہونے کو نہیں مانا ہے بلکہ اہلِ کتاب کے سارے اگلے پچھلے علماء اسی امر میں نزاع کرتے ہیں کہ ایوب محض فرضی نام تھا، یا کوئی شخص اگلے زمانے میں اس نام کا ہوا ہے۔ اور ’’ربی ممانی دیر‘‘ جو یہودیوں کے بڑے علماء میں سے ہے، اور ’’ولیکلرک‘‘ اور ’’میکالیس‘‘، اور ’’سملر‘‘ اور ’’بشپ اسٹاک‘‘ وغیرھم عیسائی مذہب کے علماء اس بات کے قائل ہیں کہ ’’ایوب‘‘ صرف فرضی نام ہے اور اس کی کتاب محض ایک افسانہ ہے۔

’’پادری فنڈر: نے کہا: ہمارے نزدیک ’’ایوب‘‘ ایک شخص ہے، اور اگر مسیح علیہ السلام کی شہادت میں اس کی کتاب بھی داخل ہے تو الہامی ہوگی۔

’’ڈاکٹر صاحب‘‘: نے فرمایا: کہ ’’پولوس‘‘ نے جو ’’تمتھی‘‘ کو خط لکھا تو اس میں یہ حال نقل کیا ’’کہ ’’یاناس‘‘ اور ’’یمبر اس‘‘ نے موسیٰ سے مخالفت کر کے ان سے مقابلہ کیا۔‘‘ اب معلوم نہیں کہ اس نے یہ بات کون سی جعلی اور غیر الہامی کتاب سے لکھی ہے۔ صرف کسی کتاب سے کچھ نقل کر دینا اس کتاب کے الہامی ہونے کی دلیل نہیں ہوا کرتا۔

’’پادری صاحب: نے کہا: کہ جعلی کتاب کے بارے میں ہمارا مباحثہ اور کلام نہیں! ہم نے تو پرانے عہد کی کتابوں کی تصدیق کے لئے مسیح علیہ السلام کا قول بیان کیا ہے، تو جب تک انجیل محرّف نہ ٹھہرے، مسیح علیہ السلام کی گواہی اس امر کے لئے کافی ہے۔

’’شیخ رحمت اللہؒ‘‘: فاضل مناظر نے کہا: ہمارا کلام ’’عہدِ قدیم وعہدِ جدید‘‘ کی تمام کتب (یعنی ساری بائبل) پر ہے، اور یہ بات انصاف سے بہت بعید ہے کہ آپ اس کے ایک جزء سے اہلِ اسلام و مسلمانوں کے مقابلہ میں دلیل لاتے ہیں، اور جب تک کہ اس مجموعہ میں تحریف کا نہ ہونا دوسری دلیلوں سے ثابت نہ ہو جائے ہم اس کی بات کو سند نہیں مانیں گے! رہی حضرت مسیح علیہ السلام کی گواہی اس سے آپ کا مطلب اور کام نہیں نکلتا۔ یعنی اس شہادت کو ہمارے خلاف بطورِ حجت ثابت نہیں کر سکتے (کیونکہ انجیل ہمارے نزدیک لائقِ اعتبار ہی نہیں تو اس کی شہادت بھی معتبر نہیں اس کی دو وجہیں ہیں (۱) اس کا حال ’’پیلی‘‘ کے اقرار کے حوالے سے پہلے مذکور ہو چکا ہے (۲) بعد کی تحریف کے منافی نہیں یہ بھی پہلے بتایا گیا ہے)۔ پہلے اس کا کلام الٰہی ہونا تو ثابت کرو؟ پھر ہمارے خلاف حجت قائم کرو!۔

’’پادری فنڈر: نے (اپنی پہلی عادت کے مطابق جواب دیتے ہوئے) کہا: ہم نے پہلے پرانے عہد کی کتابوں کے بارے میں مسیح علیہ السلام کی گواہی بیان کردی ہے، اب تمہیں چاہئے کہ انجیل کی تحریف ثابت کرو!۔

’’ڈاکٹر محمد وزیر خان صاحب‘‘: نے کہا: اگرچہ آپ کا یہ قول اور آپ کی بات بے جا ہے یہ موقع نہیں ہے اس سوال کا، پھر بھی اگر آپ انجیل کی تحریف کے مشتاق ہیں تو آیئے بڑے شوق سے ملاحظہ کیجئے!اور ڈاکٹر صاحب نے انجیل اٹھا کر ’’متی‘‘ کے پہلے باب کی آیت ۱۷ کو پیش کرتے ہوئے فرمایا: دیکھو یہ لکھا ہوا ہے: ’’پس سب پشتیں ابراہیمؑ سے داؤدؑ تک چودہ پشتیں ہیں، اور داؤد سے اس وقت تک کہ بابل کو اٹھ گئے چودہ پشت ہیں، اور بابل کو اٹھ جانے سے مسیح علیہ السلام تک چودہ پشت ہیں۔‘‘

یہ حوالہ پیش کرکے ’’ڈاکٹر صاحب‘‘ نے فرمایا: اب آپ بیان کریں کہ دوسرے طبقہ میں کون سے نام پر چودہ پشتیں ہوتی ہیں؟ (یعنی آپ آخری شخص کا نام بتائیں!)۔

’’پادری فنڈر: نے کہا: ہمیں اس سے کچھ مطلب نہیں! لیکن آپ ہمیں یہ بتلائیں! کہ سارے نسخوں میں ایسا ہی پایا جاتا ہے یا نہیں؟

’’ڈاکٹر صاحب‘‘: نے فرمایا: کہ آپ کے (موجودہ) نسخوں اور کلیساؤں میں پائے جانے والے نسخوں میں تو موجود ہے اور خدا جانے اگلے نسخوں میں اس طرح تھا یا نہیں؟ (وہ ہمیں معلوم نہیں) مگر اس کے غلط ہونے میں تو کوئی شک نہیں ہے، یہ بہرحال غلط ہے۔

’’پادری فنڈر: نے کہا: غلطی اور بات ہے، اور تحریف اور بات ہے۔

’’ڈاکٹر صاحب‘‘: نے فرمایا: اگر انجیل الہامی کتاب ہے تو الہام میں غلطی ممکن نہیں۔ تو اس صورت میں بے شک بعد میں چل کر تحریف ہوئی ہے۔ اور اگر انجیل الہامی کتاب (یعنی منزّل من اللّٰہ) نہیں ہے تو ایک اور مطلب حاصل ہوا وہ یہ کہ بقول تمہارے (یعنی تمہاری رائے اور خیال کے مطابق) انجیل الہامی نہیں ہے۔

پادری فنڈر کا مطالبہ: ’’پادری فنڈر: نے کہا: کہ تحریف تب ثابت ہوگی جب تم کوئی ایسی عبارت بتلاؤ! جو اگلے (یعنی قدیم) نسخوں میں نہ ہو اور اب (موجودہ نسخوں میں) پائی جاتی ہو، اس کے بغیر تحریف کا ثبوت ہمارے نزدیک قابل قبول نہیں۔

ثبوت حاضر ہے: ’’ڈاکٹر صاحب: نے فرمایا: دیکھئے! یہ ’’یوحنا‘‘ کے پہلے خط کے پانچویں باب کی آیت 8,7 ہے اس کو ملاحظہ کیجئے!

’’پادری صاحب: نے کہا: یہاں اور ایک دو جگہ اور مقامات پر تحریف ہوئی ہے۔

’’اسمتھ صاحب: صدر دیوانی کے حاکم نے یہ سنتے ہی اپنے برابر بیٹھے ہوئے ’’پادری فرنچ‘‘ سے انگریزی زبان میں پوچھا کہ یہ بات کیا ہے؟

’’پادری فرنچ: نے جواب دیتے ہوئے کہا: کہ ان لوگوں نے ’’ہارن‘‘ اور دوسرے مفسروں کی کتابوں سے چھ سات مقام (یہ بھی غلط کہا، حالانکہ شیخ رحمت اللہؒ اور ڈاکٹر وزیر خان پچاس ساٹھ جگہ کے مدعی تھے) جن میں تحریف کا اقرار ہوا ہے، نکال کر بطور سند کے لاکر پیش کئے ہیں۔ پھر ’’پادری فرنچ صاحب‘‘ نے ’’ڈاکٹر صاحب‘‘ کی طرف متوجہ ہوکر اردو زبان میں کہا: کہ صاحب (یعنی پادری فنڈر صاحب) بھی اس بات کو مانتے ہیں کہ سات آٹھ جگہ تبدیلی اور تحریف ہوئی ہے۔ اس پر مولوی قمر الاسلام صاحب (امام جامع مسجد اکبر آباد) نے منشی خادم علی (مہتمم مطلع الاخبار) سے کہا: تم لکھ لو کہ پادری صاحب نے آٹھ جگہ تحریف کا حاضرین کے سامنے اقرار کیا ہے، اور کل کے اخبار میں اسے چھاپ کر شائع بھی کردو!۔

’’پادری فنڈر: نے یہ سن کر کہا: کہ ہاں ہاں! لکھ لو! اور کہا: اگرچہ اس قدر تحریف ہوگئی لیکن کتبِ مقدسہ میں اس سے کچھ نقصان لازم نہیں آتا۔ یقیناً کاتبوں کے سہو سے عبارتیں مختلف ہوگئی ہیں۔ اس سے کچھ فرق نہیں پڑتا۔

’’ڈاکٹر صاحب: نے کہا: وہ عبارتوں کا اختلاف بعض کے نزدیک ڈیڑھ لاکھ، اور بعض کے نزدیک تیس ہزار ہے، آپ کس بات کو اور کس قول کو ٹھیک اور پسندیدہ کہتے ہیں؟۔

’’پادری فرنچ صاحب: نے کہا: ٹھیک اور مختار بات یہ ہے کہ وہ اختلاف چالیس ہزار جگہ ہے۔

’’پادری فنڈر صاحب: اس موقع پر بول اٹھے کہ جی! اس قدر اختلاف سے کتبِ مقدسہ میں کچھ نقصان واقع نہیں ہوتا۔ دو ایک آدمی محمدی اور دو ایک مسیحی حضرات بیٹھ کر اس میں انصاف کرلیں۔ اور ’’مفتی ریاض الدین‘‘ کی طرف متوجہ ہوکر کئی مرتبہ کہا: کہ مفتی صاحب! آپ ہی انصاف (سے فیصلہ) کردیجئے!

تحفظ ختم نبوت کورس بھگت پورہ لاہور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے زیر اہتمام ۲۹، ۳۰ دسمبر ۲۰۲۲ء کو دو روزہ کورس جامعہ عبداللہ بن مسعود بھگت پوری لاہور میں منعقد ہوا۔ جس میں سیکرٹری جنرل مولانا قاری علیم الدین شاکر، مبلغ ختم نبوت مولانا عبدالنعیم، مولانا عبدالعزیز نے لیکچرز دیئے۔ مولانا اخلاق احمد، انجینئر حافظ نعیم الدین شاکر، مولانا عبدالغفور، مولانا عبدالوحید قریشی، مولانا محمد عثمان ودیگر علماء کرام نے خصوصی شرکت کی۔

رسول اللہ ﷺ کی محبت، اتباع سنت اور مولانا حسین احمد مدنی

انتخاب وحاصل مطالعہ: حافظ محمد انس

حدیث میں حقیقت ایمان کو رسول اللہ ﷺ کی محبت سے وابستہ بتلایا گیا ہے۔فرمایا گیا ہے کہ جس شخص کو اپنے ماں باپ اپنی اولاد اور خود اپنی ذات سے بھی زیادہ رسول اللہ ﷺ سے محبت نہ ہو اس کو حقیقت ایمان نصیب نہیں ہے اور حضور ﷺ کی اس محبت کا لازمی نتیجہ آپ سے نسبت رکھنے والی ہر چیز کی عظمت ومحبت اور آپ کی سنتوں اور عادات واطوار کے اتباع کا اہتمام اور شغف ہے۔

اس عاجز (حضرت نعمانیؒ) نے اس بات میں حضرت مولانا (سید حسین احمد مدنی) کو بہت ممتاز پایا، رسول اللہ ﷺ سے ادنیٰ نسبت رکھنے والی ہر چیز کے ساتھ حتی کہ مدینہ طیبہ کی مٹی کے ساتھ حضرت مولانا کو جو خاص قلبی تعلق تھا جس کا اظہار اپنے موقع پر عملی زندگی میں قدرتی طور پر ہوتا رہتا تھا، اس کی مثال اس عاجز نے دوسری جگہ نہیں دیکھی۔

اسی طرح اتباع سنت کا اہتمام اور شغف، عبادات ہی میں نہیں بلکہ امور معاشرت اور عادات میں بھی جس قدر فرماتے تھے، تلاش کرنے والے کو اس کی مثالیں خواص اہل دین میں بھی شاذ ونادر ہی ملیں گی۔ اس سلسلہ میں بعض عادات اور روزمرہ کی بعض ایسی باتوں کا ذکر کرنا غالباً نامناسب نہ ہوگا جن سے اندازہ ہوسکے کہ سنن نبویہ کا اتباع گویا آپ کا مزاج بن گیا تھا۔

مثلاً تکیہ چمڑے کا استعمال فرماتے تھے، کھانا کھاتے وقت نشست ہمیشہ سنت کے مطابق ہوتی تھی، اپنے دسترخوان پر (جو عام طور پر گول ہوتا اور جس پر دس بارہ آدمی آپ کے ساتھ دائرہ بنا کر بیٹھتے) سالن ایک ہی بڑے برتن میں ہوتا اور سب کے ہاتھ اسی ایک برتن میں پڑتے، حتی کہ اگر کہیں دعوت میں شرکت فرماتے اور وہاں آج کل کے رواج کے مطابق ہر شخص کے کھانے کی پلیٹ الگ ہوتی تو اپنے قریب والوں کو اپنے ساتھ شامل فرما کر وہاں بھی مسنون طریقہ پر ان کے ساتھ ایک ہی پلیٹ میں کھانا تناول فرماتے۔

اسی طرح اٹھنے بیٹھنے اور لیٹنے سونے میں حتی کہ لباس اور جوتا پہننے میں بھی طریقہ سنت کی پابندی فرماتے۔اگر آپ کے تشریف لانے پر آپ کے نیازمند اور خدام تعظیماً کھڑے ہوجاتے (جیسا کہ آج کل عام دستور ہے) تو ناراضگی کا اظہار فرماتے بلکہ بعض اوقات اس اظہار ناراضگی میں برافروختگی بھی ہوتی اور فرماتے کہ آپ لوگ کیوں کھڑے ہوئے؟ کیا آپ کو معلوم نہیں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو اس طرح کھڑے

ہونے سے ناگواری ہوتی تھی۔ یہ روزمرہ کی چند مثالیں ہیں جن سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ معاشرت اور عادات میں بھی سنن نبویہ کا اتباع آپ کا مزاج بن گیا تھا۔ (تحدیث نعمت)

حضرت مدنی کی حد سے زیادہ تواضع اور خاکساری

اللہ تعالیٰ کے نزدیک حضرت مولانا (سید حسین احمد مدنیؒ) کا جو مقام ہوگا اس کا علم تو اللہ تعالیٰ ہی کو ہے لیکن جو لوگ ان کے احوال سے کچھ بھی واقف ہیں وہ اتنا ضرور جانتے ہیں کہ اس زمانہ میں کسی عالم دین اور کسی روحانی پیشوا کو جو بڑی سے بڑی عظمت و وجاہت، بلندی و برتری حاصل ہوسکتی ہے، اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ مولانا (سید حسین احمد مدنیؒ) کو حاصل تھی۔ دارالعلوم دیوبند جیسی باعظمت دینی درسگاہ کے وہ صدر اور شیخ تھے۔ ہزاروں عالم (جو اپنی اپنی جگہ اپنے حالات کے مطابق کسی نہ کسی دینی خدمت میں لگے ہوئے ہیں اور ان میں سے بہتوں کے خاصے وسیع وعریض حلقے ہیں) ان کے شاگرد اور فدائی، ہندوستان کے طول وعرض میں لاکھوں مریدین، پھر ہندوستان کی جنگ آزادی میں ان کی عظیم قربانیوں کے طفیل ملک کے اہل حکومت وسیاست کی نگاہ میں بھی ان کا خاص مقام اور حکومت کے اونچے سے اونچے عہدہ داروں کی نگاہ میں ان کا غیر معمولی احترام رہا۔ ان ساری عظمتوں اور بلندیوں کے باوجود ان میں تواضع اور انکسار اس قدر تھا کہ جن لوگوں کو قریب رہنے اور برتنے کا موقع نہ ملا ہو وہ کبھی اندازہ نہیں لگا سکتے، بلکہ یہ عاجز (مولانا محمد منظور نعمانی) اس موقع پر صفائی کے ساتھ یہ ظاہر کردینا ہی مناسب سمجھتا ہے کہ بعض اوقات راقم سطور کو خیال ہوتا تھا کہ حضرت کا اتنا تواضع شاید دوسروں کے لئے مضر ہو۔ اس سلسلہ میں بھی خود اپنے ساتھ گزرے ہوئے بعض واقعات کا ذکر کرنے کو جی چاہتا ہے۔

۱۳۴۳ھ کی بات ہے میرا طالب علمی ہی کا زمانہ تھا۔ ہمارے وطن سنبھل کے ''مدرسۃ الشرع'' کی طرف سے خاصے بڑے پیمانے پر ایک جلسہ ہوا۔ اس میں جماعت دیوبند کے اس وقت کے اکثر اکابر علماء (مثلاً حضرت مولانا سید انور شاہ کشمیریؒ، حضرت مولانا شبیر احمد عثمانیؒ، حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن دیوبندیؒ) نے شرکت فرمائی تھی، حضرت مدنی بھی تشریف لائے۔ مدرسہ کے مہتمم اور جلسے کے منتظمین کی اجازت سے ایک دن دوپہر کے وقت کھانے کا انتظام میرے والد ماجدؒ نے اپنے یہاں کیا تھا۔ جلسہ گاہ اور ان حضرات کی قیام گاہ سے ہمارے مکان کا فاصلہ ایک میل سے کچھ زیادہ تھا اس لئے سب مہمانوں کو سواری کے ذریعے لانے کا انتظام کیا گیا تھا اور سب حضرات سواری ہی سے آئے۔ لیکن حضرت مدنیؒ نے یہ کیا کہ سنبھل کے اپنے ایک پرانے شاگرد اور نیازمند کو بطور راہ نما ساتھ لیا اور خاموشی سے ہمارے گھر پیدل تشریف لائے۔ حالاں کہ موسم گرما تھا اور بارہ بجے کے بعد کا وقت تھا اور جیسا کہ عرض کیا گیا فاصلہ میل بھر سے بھی زیادہ تھا۔

سنبھل کے اسی سفر میں ہمارے یہاں کے ایک صاحب نے جو بیچارے علمی، دینی یا دنیوی لحاظ سے کوئی بھی خاص حیثیت نہیں رکھتے تھے اور حضرت مولانا سے ان کا کوئی تعارف بھی نہیں تھا۔ حضرت مدنیؒ سے درخواست کی کہ میرے گھر پر چل کر چائے پیجئے۔ مجھے یاد ہے کہ ان کی یہ بات سب کو کچھ عجیب سی معلوم ہوئی۔ لیکن مولانا نے بغیر کسی عذر و معذرت کے قبول فرمالیا اور ان کے ساتھ ان کے گھر پر جا کر بالکل بے وقت چائے اور صرف چائے پی لی۔ (تحدیث نعمت ص ۲۴۸-۲۵۱)

علمی رسوخ اور وسعت مطالعہ

حضرت مولانا (سید حسین احمد مدنی) کی عام شہرت اگرچہ ایک شیخ طریقت اور صاحب ارشاد مصلح و مربی کی حیثیت سے ہے لیکن علم میں بھی اتنا رسوخ اور مطالعہ اتنا وسیع و عمیق تھا کہ اس دور کے اصحاب درس اور مصنفین میں بھی اس کی مثالیں کم ہی ملیں گی۔ (تحدیث نعمت ص ۲۷۸)

<u>اپنے دام میں صیاد</u>: احسان دانش تقریبات میں جانے سے گریز کرتے تھے۔ اکثر کہا کرتے کہ معذرت چاہتا ہوں۔ اس روز تو مجھے شیخوپورہ جانا ہے۔ احسان دانش کا یہ ''شیخوپورہ'' بہت مشہور ہوا۔ ایک مرتبہ کچھ افراد ان کے پاس آئے، احسان دانش نے ان کا استقبال روایتی انداز سے کیا اور کہا کہ آپ فرمائیں اور میں نہ حاضر ہوں، یہ کس طرح ہوسکتا ہے۔ بس آپ تاریخ بتادیں۔ منتظمین نے تاریخ بتائی تو احسان دانش نے کف افسوس ملتے ہوئے کہا: ''میں ضرور حاضر ہوتا مگر میں اس تاریخ کو شیخوپورہ جارہا ہوں۔'' منتظمین نے گرم جوشی سے ہاتھ ملایا اور کہا: ''یہ تو اچھی بات ہے کیونکہ مشاعرہ بھی شیخوپورہ ہی میں ہورہا ہے۔''

اسے کہتے ہیں لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا۔ (کشت زعفران ص ۱۶۷)

<u>بغیر ملے گزرنا</u>: ایک دن دیوان فضل اللہ خان گاڑی میں سوار مرزا کے مکان کے پاس سے خلاف قاعدہ بغیر ملے گزر گئے۔ مرزا کو معلوم ہوا تو ایک رقعہ اسی وقت دیوان صاحب کو اس مضمون کا لکھ کر بھیجا: ''آج مجھ کو اس قدر ندامت ہوئی ہے کہ شرم کے مارے زمین میں گڑا جاتا ہوں۔ اس سے زیادہ اور کیا نالائقی ہوسکتی ہے کہ آپ کبھی کبھی تو اس طرف سے گزریں اور میں سلام کو حاضر نہ ہوں۔''

جب یہ رقعہ دیوان صاحب کو ملا تو وہ سخت شرمندہ ہوئے اور اسی وقت گاڑی میں سوار ہو کر مرزا صاحب سے ملنے کو آئے۔

<u>یزید و بایزید</u>: ایک دن جب مرزا دوپہر کے کھانے کے لئے دسترخوان پر بیٹھے تو دیکھا کہ برتن تو بہت زیادہ ہیں، لیکن کھانا بہت کم ہے۔ مرزا یہ صورت حال دیکھ کر مسکرائے اور کہا: ''اگر برتنوں کی کثرت پر خیال کیجئے تو میرا دسترخوان یزید کا معلوم ہوتا ہے اور جو کھانے کی مقدار کو دیکھئے تو بایزید کا۔''

تحریک تحفظ مساجد میں مولانا تاج محمود امروٹی کا کردار

ڈاکٹر حق نواز اعوان

حضرت مولانا تاج محمود امروٹی کے زمانہ میں جونیجو گاؤں میں ایک چھوٹی سی مسجد تھی۔حکومت نے یہاں سے نہر نکلوانے کا فیصلہ کیا اور پورا گاؤں خالی کروالیا اور مسجد کو شہید کرنے کا فیصلہ کیا حضرت امروٹیؒ کو جب معلوم ہوا آپ اپنے مریدین کے ہمراہ گاؤں میں پہنچے، مسجد پر قبضہ کیا اور اعلان فرمایا کہ مسجد اللہ تعالیٰ کا گھر ہے جو کہ ساتوں زمین اور ساتوں آسمانوں تک کی جگہ مسجد کا درجہ رکھتی ہے یہ شہید نہیں ہوگی آپ پر بے حد دباؤ ڈالا گیا۔انگریز افسران نے مولانا کو کہلوا بھیجا کہ آپ مسجد سے اٹھ جائیں لیکن مولانا نے صاف انکار کردیا اور اللہ اکبر کے فلک شگاف نعروں سے دھوم مچ گئی۔اس پر کلکٹر اور انجینئر نے حکم دیا کہ مشین چلائی جائے تاکہ مسجد شہید ہوجائے۔عام روایت ہے کہ اسی وقت خصوصی خدا تعالیٰ کی مدد شامل حال ہوئی مشین خراب ہوگئی، دوسری مشین لائی گئی لیکن وہ بھی خراب ہوگئی۔حضرت امروٹیؒ خیمہ میں تشریف فرما رہے۔اس وقت یورپی کلکٹر اور مولانا کے درمیان جو گفتگو ہوئی وہ مندرجہ ذیل ہے۔

کلکٹر: آپ یہاں کیوں بیٹھے ہیں؟

حضرت امروٹی: ہم خدا کے گھر کی حفاظت کے لئے بیٹھے ہیں۔

کلکٹر: خدا اپنے گھر کی خود حفاظت کیوں نہیں کرتا؟

حضرت امروٹیؒ: تمہارا بنگلا اور آفس تمہارے جارج پنجم کی ملکیت ہے اگر اس بنگلہ اور آفس کو کوئی برباد کرے تو آپ حفاظت کریں گے یا جارج پنجم خود آئے گا۔ہم بھی اللہ تعالیٰ کے سپاہی ہیں جیسے تم جارج پنجم کے سپاہی ہو۔اس لئے حفاظت کرنا ہمارا فرض ہے۔

ایک خوشامدی زمیندار: کتنی ہی مسجدیں ویران ہیں کتے اور بلے بے ادبی کررہے ہیں ان کی حفاظت کیوں نہیں کرتے؟

مولانا امروٹی: جو اپنی موت آپ مرتا ہے اس کی حفاظت کا فرض نہ حکومت پر ہے اور نہ عوام پر باقی جس کو مارا جاتا ہے تو اس کی تفتیش اور مجرم کو سزا کے لئے پولیس کپتان اور پولیس کے سپاہی آتے ہیں۔اس طرح حقیقی مالک کے گھر کو اگر شہید کیا جاتا ہے تو ہم اللہ تعالیٰ کے سپاہی اس کی حفاظت کے لئے آگے آتے ہیں۔

زمیندار: اس چھوٹی سی مسجد کی حفاظت کی کیا ضرورت ہے؟

مولانا امروٹیؒ: کیا کسی کی چھوٹی بچی اگر کوئی اغواء کرلے تو اس کے ورثاء کچھ بھی نہیں کریں گے؟

کیوں کہ وہ چھوٹی ہے اس سوال کے جواب کے بعد سب لاجواب ہو گئے بعد میں مجاہدوں میں سے ایک مجاہد مولوی غلام فرید کو باہر بلوایا گیا اور کہا گیا کہ آپ مولانا امروٹیؒ کی منت کر کے عرض کریں کہ ہم ایسی مسجد نہر کے کنارے خوبصورت تعمیر کرادیں گے اور اس کے ساتھ پچاس ایکڑ زمین بزرگ کو درگاہ کے لئے دیں گے مولوی نے خود بیان کیا کہ میں نے دل میں کہا کہ مسجد بھی چھوٹی ہے اور ۱۵۰/ ایکڑ زمین درگاہ کے لئے کافی ہے لیکن مولوی جب حضرت امروٹی کے سامنے گیا تو آپ نے فرمایا فرید کلمہ پڑھو! اس مسجد اور درگاہ والی مسجد میں کیا فرق ہے؟ میں نے عرض کیا قبلہ اللہ تعالیٰ کے ہاں دونوں کی شان برابر ہے پھر فرمایا کہ تم دل میں کون سے خیالات رکھتے ہو، ہمیں انگریز کی جاگیر کی کوئی پرواہ نہیں۔ میں مولانا کے کشف کو سمجھ کر حیران رہ گیا۔

جب افسران کو یقین ہو گیا کہ مولانا راضی نہیں ہوں گے تو انگریزوں نے جونیجو قوم کے سردار کو بلا کر کہا کہ یہ مسجد چوں کہ آپ کی برادری کی ہے آپ شہید کردیں اس پر سردار نے کہا کہ اگر یہ مسجد میرے کسی جونیجو کی ملکیت ہوتی تو ایسا ممکن تھا لیکن اس مسجد کا محافظ یہ بوڑھا بزرگ ہے۔

آخر میں کلکٹر نے مسجد کو باقی رکھنے کا اعلان کیا اور تحریری معاہدہ طے پایا آج بھی وہ تاریخی مسجد نہر کے اندر موجود ہے اور حضرت امروٹی کی روحانی قوت کی یاد تازہ کررہی ہے۔ (تذکرہ مشائخ سندھ ص۴۵۶ تا ۴۵۸)

عقیدہ ختم نبوت...... پنجابی نظم

آ جا تینوں تاریخ سناواں مرزا قادیان دی
فریبی انسان دی انسان نما شیطان دی
او پہلے پیر بنیا، پھر دعویٰ مسیحی موعود کیتا
انگریز کولوں پیسے لے کے لوکاں نوں کافر کیتا
جھوٹی نبوت وچ بڑیاں کتاباں لکھیاں
اپنی وڈائی وچ بڑیاں پیش گوئیاں کیتیاں
اک وی پیشین گوئی نہ دنیا وچ پوری ہوئی
زبان نال جیڑی گل کیتی او نہ پوری کیتی
آیت ختم نبوت دا اپنے کولوں من گھڑت مطلب کیتا
وفاداری اپنی دا، انگریز نال وعدہ کیتا
جہاد نوں حرام کیتا، برطانیہ حکومت نوں خوش کیتا
دل اہل سلام دا مرزا قادیانی نے زخمی کیتا
ساڈے مجاہد صدیق اکبرؓ نے مسیلمہ کذاب نال جہاد کیتا
قتل اس نوں کر کے فتنہ انکار نبوت ختم کیتا
عقیدہ ختم نبوت سارے مسلماناں دا ایمان اے
خاتم النّبیین نوں نہ کوئی منے تاں او خارج اسلام اے
مجلس ختم نبوت وچ جیڑا کوئی شامل ہووے
حضرت مفتی حسن دا فرمان اے جنت دا حق دار ہووے
کردا اسلم وی اے دعا مجلس ختم نبوت نوں اللہ شاد رکھے
ختم نبوت دے ہر مجاہد نوں اپنی حفاظت وچ رکھے

(محمد اسلم ہارون آباد)

نزول سیدنا عیسیٰ علیہ السلام وظہور امام مہدی علیہ الرضوان

مولانا سمیع الحق شہیدؒ: مرسلہ حافظ خرم شہزاد

امام الاولیاء شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ کی نگرانی میں شائع ہونے والے ہفت روزہ خدام الدین کی ۱۹۶۰ء کی دہائی میں ''فقہی علمی مسائل اور ان کے جوابات'' کے عنوان سے مولانا سمیع الحقؒ بعض سوالات کے جوابات تحریر فرماتے رہے ان میں سے ایک مضمون شائع کیا جا رہا ہے۔(حافظ خرم شہزاد گوجرانوالہ)

سوال: حسب ذیل مسائل کے بارہ میں اہل سنت والجماعت کے صحیح عقائد سے آگاہ فرمادیں۔

۱۔کیا امام مہدی آخرالزمان حضرت حسینؓ کی اولاد سے ہوں گے جیسا کہ لوگ کہتے ہیں؟ احادیث نبویہ کی روشنی میں حضرت مہدی کے امام حسینؓ یا امام حسنؓ کی اولاد سے ہونا بیان فرماویں۔

۲۔حضرت امام مہدی کب اور کہاں پیدا ہوں گے۔ان کا اسم مبارک اور ان کے والدین کے اسم مبارک، ان کے بارہ میں آوازِ غیب اور مختصر حالات مہدی وحضرت عیسیٰ علیہ السلام تحریر فرماویں۔

۳۔نازل ہونے والے حضرت عیسیٰ سے عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام مراد ہیں یا کوئی اور عیسیٰ؟ کیونکہ آج کل کئی مسیح موعود بنے پھرتے ہیں۔ (المستفتی: امیر حسین، سرگودھا شہر)

جواب: وباللہ التوفیق:۱......حضرت مہدی کا فاطمی اور خاندانِ رسول ﷺ میں سے ہونا احادیث قویہ صحیحہ سے ثابت ہوتا ہے۔اکثر روایات میں حضرت مہدی کے بارہ میں رَجُل مِنْ اَھْلِ بَیْتِی (میری اولاد میں سے ہوگا) کے الفاظ موجود ہیں۔ترمذی شریف ج۲ص۴۶ میں متعدد روایات ہیں۔

نیز ابوداؤد کی روایت میں عن سلمۃؓ قالت سمعت رسول ﷺ یقول المھدی من عترتی من اولاد فاطمۃ ،حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت مہدی نسباً سید اور فاطمہ الزہرا کی اولاد میں سے ہوں گے۔(مشکوٰۃ ص۴۷۰، بروایت ابوداؤد شریف)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ نے ''اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ'' میں تحریر فرمایا ہے کہ اس بارہ جو متعدد روایات وارد ہوئی ہیں وہ معناً حد تواتر کو پہنچ چکی ہیں۔حضرت مہدی علیہ الرضوان والدہ ماجدہ اور والد ماجد دونوں طرف سے نجیب الطرفین سید ہوں گے۔والدین میں سے ایک سلسلہ حضرت امام حسنؓ اور ایک حضرت امام حسینؓ سے ہوگا۔جیسا کہ شیخ ابن حجر مکی ہیثمیؒ نے بھی یہی تصریح فرمائی ہے۔

۲۔(حضرت امام مہدی کے اجمالی حالات) حضرت مہدی کے علاماتِ ظہور، ان کے حالات،

شکل وشباہت اور شمائل وعادات احادیث نبویہ میں مفصلاً مذکور ہیں۔حضرت شاہ رفیع الدین دہلویؒ نے علاماتِ قیامت کے ضمن میں ان چیزوں کو مفصل اور یکجا جمع کیا ہے۔اس رسالہ کی بنیاد آیاتِ قرآنیہ اور مستند احادیث نبویہ ہیں۔ یہاں ان کے رسالہ ''علاماتِ قیامت'' سے اجمالاً مختصر حالات نقل کئے جاتے ہیں:

حضرت امام مہدی سید اور اولاد فاطمہ سے ہوں گے۔آپ کا قد وقامت لمبا چُست ، رنگ کھلا ہوا اور چہرہ پیغمبر خدا ﷺ سے مشابہ ہوگا۔ نیز آپ کے اخلاق پیغمبر خدا ﷺ سے مشابہت رکھتے ہوں گے۔آپ کا علم لدنی (خداداد) ہوگا۔ بیعت کے وقت عمر چالیس سال کی ہوگی، خلافت کے مشہور ہونے پر مدینہ کی فوجیں آپ کے پاس مکہ معظّمہ چلی آئیں گی۔شام، عراق اور یمن کے اولیاء کرام اور ابدال عظام آپ کی مصاحبت میں اور ملک عرب کے بے انتہاء آدمی آپ کی افواج میں داخل ہوجائیں گے اور اس خزانہ کو جو کعبہ میں مدفون ہے جس کو تاج الکعبۃ کہتے ہیں نکال کر لوگوں میں تقسیم فرمائیں گے۔

(آگے مفصل حالات ہیں) یہاں تک کہ دجال کے دمشق پہنچنے سے قبل حضرت امام مہدی آچکے ہوں گے کہ مؤذن عصر کی اذان دے گا۔لوگ نماز کی تیاری میں ہوں گے،حضرت عیسیٰ علیہ السلام دو فرشتوں کے کاندھوں پر تکیہ کئے آسمان سے دمشق کی جامع مسجد کے مشرقی منارے کے قریب جلوہ افروز ہوں گے اور حضرت امام مہدی سے ملاقات فرمائیں گے۔ امام مہدی نہایت تواضع، خوش خلقی کے ساتھ پیش آئیں گے(صحیح مسلم وغیرہ) اور فرمائیں گے'یا نبی اللہ! امامت کیجئے!' حضرت عیسیٰ علیہ السلام ارشاد فرمائیں گے کہ امامت تم ہی کرو کیونکہ تمہارے بعض بعض کے لئے امام ہیں۔اور یہ عزت اسی امت کو خدا نے دی ہے۔پس امام مہدی نماز پڑھائیں گے۔حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام اقتداء کریں گے(اس کے بعد دونوں اکٹھے ہوکر دجال کا مقابلہ اور کفر وضلالت کا استیصال کریں گے) تمام زمین امام مہدی کے عدل وانصاف کے چمکاروں سے منور اور روشن ہوجائے گی۔ظلم وتشدد کی بیخ کنی ہوگی۔آپ کی عمر انچاس (۴۹) سال ہوگی۔ بعدازاں حضرت امام مہدی کا وصال ہوجائے گا،حضرت عیسیٰ علیہ السلام آپ کے جنازے کی نماز پڑھا کر تدفین فرمادیں گے،اس کے بعد تمام چھوٹے بڑے انتظامات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ میں آجائیں گے۔دنیا میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قیام چالیس سال رہے گا۔''

یہ تمام حالات صحاح ستہ اور دیگر کتب حدیث میں مذکور ہیں۔تفصیل کے لئے شاہ رفیع الدینؒ کی علاماتِ قیامت دیکھئے۔ واللہ اعلم!

۳۔اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ہے کہ قیامت سے قبل حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام آسمان سے نزول فرمائیں گے۔ بے شمار نصوصِ قطعیہ سے یہ عقیدہ ثابت ہے،اس میں ذرہ برابر شک وشبہ نہیں۔

نزولِ عیسیٰ ابن مریم کے بارہ میں اس کثرت سے احادیث وارد ہوئی ہیں کہ علمائے کرام اور محدثین نے انہیں مستقل طور پر کتابوں میں جمع کیا ہے۔

حضرت علامۃ العصر مولانا انور شاہ کشمیریؒ نے اس موضوع پر ’’عقیدۃ الاسلام فی حیات عیسیٰ علیہ السلام‘‘ اور ’’التصریح بماتواتر فی نزول المسیح‘‘ (مرتبہ مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ) میں حیاتِ مسیح، نزولِ عیسیٰ علیہ السلام کو محققانہ انداز میں ثابت کیا ہے کہ تمام روایات اور احادیث معناً تواتر کی حد تک پہنچ گئی ہیں۔ رہا یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے مراد ابن مریم ہیں یا کوئی اور عیسیٰ! تو اس بارہ میں حضور ﷺ نے احادیث نزولِ عیسیٰ میں صرف ابن مریم کہہ کر ان دجالین اور کذابین کی جڑ کاٹ دی ہے۔ ’عیسیٰ‘ کا لفظ اکثر روایات میں نہیں تا کہ کل کوئی دجال اس نام سے غلط فائدہ نہ لے سکے۔

حضرت ابو ہریرہؓ کی مشہور حدیث ہے: قال رسول اللہ ﷺ والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل ابن مریم حکماً عدلاً فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیة ویفیض المال حتی لا یقبل احد فرمایا نبی کریم ﷺ نے قسم ہے رب کی، قریب ہے کہ مریم کا بیٹا تم میں اترے جو عادل، منصف فیصلہ کرنے والے ہیں، صلیب کو توڑ دیں گے اور خنزیر کو قتل کر کے کفار سے جزیہ قبول کرنے کے احکام صادر کر دیں گے۔ مال و دولت کی اتنی فراوانی ہو جائے گی کہ کوئی قبول کرنے والا نہ ہوگا۔ (مشکوٰۃ ص ۴۷۹ بحوالہ مسلم)

بخاری شریف کی دوسری روایت میں ہے: ’’قال کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم واما مکم منکم. متفق علیہ‘‘ اس وقت تمہاری (خوشی سے) کیا حالت ہوگی جب ابن مریمؑ تم میں نازل ہوں گے اور تمہارے امام (مہدی) تم ہی میں سے ہوں گے۔ (مشکوٰۃ شریف ص ۴۸۰)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے: قال فینزل عیسیٰ بن مریم. فرمایا حضور ﷺ نے کہ عیسیٰ ابن مریم نازل ہوں گے۔ (مشکوٰۃ بحوالہ مسلم)

حضرت عبداللہ ابن عمرؓ کی روایت میں ہے: قال رسول اللہ ﷺ ینزل عیسیٰ ابن مریم الی الارض فیتزوج ویولدلہ ویمکث خمساً واربعین سنة ثم یموت فیدفن معی فی قبری فاقوم انا وعیسیٰ بن مریم من قبرٍ واحدٍ بین ابوبکر وعمر. نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بن مریم زمین میں نازل ہوں گے، شادی کریں گے، ان کی اولاد بھی پیدا ہوگی اور ۴۵ سال تک ٹھہریں گے۔ پھر وفات پا کر میرے پہلو میں دفن ہوں گے، پھر قیامت کے دن میں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اکٹھے حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کے درمیان قبر سے اٹھیں گے۔ (مشکوٰۃ باب نزولِ عیسیٰ)

اس کے علاوہ کئی احادیث میں ابن مریم کی تصریح موجود ہے۔ (خدام الدین لاہور ۷ جون ۱۹۶۳ء)

قادیانیوں کا اہم اداروں میں پھیلاؤ

جناب ریاض احمد جکھڑ

پاکستان میں قادیانیوں کو اقلیت قرار دیئے جانے کے باوجود بھی کیوں وہ مسلمانوں میں موجود ہیں؟ کہیں علیحدہ نظر نہیں آتے۔ اس لئے پاکستان کے تمام سرکاری اداروں میں ان کا عمل دخل ہے جس کی بنا پر اب وہ اس طور پھل پھول رہے ہیں کہ صرف اپنے آدمیوں کو لگانے کے لئے وہ حکومت سے گٹھ جوڑ یا بلیک میلنگ کے ذریعے اپنے آدمیوں کو بھرتی کراتے رہتے ہیں اور پھر حکومتی امور میں مداخلت کر کے ان سے فوائد حاصل کر رہے ہیں۔ جس کا شاخسانہ ان دو افسران سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ قادیانیوں کا ہر اہم ادارے کا کنٹرول حاصل کرنے کے لئے قادیانی افسران کو ملک کے اہم عہدوں پر تعینات کروانے کا سلسلہ رکنے کی بجائے بڑھتا ہی چلا جا رہا ہے۔ قادیانیوں نے عالمی قوتوں کے ساتھ ایسا گٹھ جوڑ بنالیا ہے کہ پاکستان کی ہر حکومت انہیں سب سے اہم عہدوں پر لگانے سے گھبراتی ہی نہیں۔ پہلے عمران خان نے حکومت سنبھالتے ہی ابوبکر نھوکا جیسے متعصب قادیانی کو ایڈیشنل ڈائریکٹر جنرل ایف.آئی.اے نارتھ لگا کر پوری ایف.آئی.اے اس کے حوالے کر دی اور وہ تمام سیاستدانوں، بیوروکریٹ، تاجروں، سرمایہ داروں اور مل مالکان کی انکوائریاں ابوبکر نھوکا کی نگرانی میں دے دیں۔

یہ بھی شاید حسن اتفاق تھا یا باقاعدہ منصوبہ بندی کہ ابوبکر نھوکا کی ایف.آئی.اے اور ڈی.آئی.جی شاہد جاوید قادیانی کی آر.پی.او شیخوپورہ تعیناتی کے ساتھ ہی قادیانیوں نے پاکستان سمیت دنیا بھر میں اپنی تبلیغ کے لئے قرآن کریم کی تحریف شدہ آیات اور تحریف شدہ ترجمہ کو پھیلانے کا سلسلہ شروع کر دیا۔ چناب نگر جسے قادیانی ربوہ کہتے ہیں وہاں تو پاکستان کے کسی ادارے کا کنٹرول سرے سے ہے ہی نہیں اور عدالت عالیہ کے احکامات کے باوجود وہاں جا کر تحریف شدہ ترجمہ شدہ کتب اور رسائل کو قبضہ میں لینے کی جرأت کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ لیکن جب ایف.آئی.اے سائبر کرام کے افسران نے شکایات ملنے پر کارروائی کرتے ہوئے تحریف شدہ مواد نہ صرف موقع سے برآمد کر لیا بلکہ ان کے کمپیوٹروں، فونوں اور ای میلوں سے ایسا قابل اعتراض مواد برآمد بھی کر لیا جو وہ معصوم لوگوں کو منصوبے کے تحت گمراہ کرنے کے لئے بھیج رہے تھے۔ جب پرچہ درج کرنے کی باری آئی تو اس وقت کے آر.پی.او شیخوپورہ شاہد جاوید، اس وقت کے ایڈیشنل ڈی.جی ایف.آئی.اے ابوبکر نھوکا جو دونوں قادیانی ہیں نے نہ صرف ایف.آئی.اے سائبر کرام کے

افسران کو روکنے کی کوششیں کی بلکہ انہیں عبرت ناک انجام کی دھمکیاں بھی دیں۔لیکن سائبر کرام کے افسران نے ایف.آئی.آر درج کر کے ملوث ملزمان کو گرفتار کرلیا۔

لیکن قادیانیوں نے شہزاد اکبر اور دیگر طاقتور شخصیات سے پریشر ڈلوا کر واجد ضیاء کو درخواستیں دے کر وہ تمام مقدمات کی تفتیش لاہور سے راولپنڈی تبدیل کروالی جو کہ آج تک رکی ہوئی ہیں۔ جب کہ قرآن مجید کا تحریف شدہ ترجمہ برآمد کر کے مقدمات درج کرنے والوں کو کبھی انہیں ایک بہانے سے تنگ کیا جاتا ہے تو کبھی کسی اور بہانے سے۔کسی کو کھڈے لائن لگا دیا گیا تو کسی کو نوکری سے برطرف، کسی کا کنٹریکٹ ختم کرنے کی کوشش ہو رہی ہے۔ جب کہ قادیانیوں کو نوازنے کا سلسلہ رکنے کا نام ہی نہیں لے رہا اور انہیں ریٹائرمنٹ کے بعد بھی اہم ترین عہدوں پر تعینات کرنے کا سلسلہ جاری ہے۔

ابوبکر نھوکا کی ریٹائرمنٹ سے پہلے ایک اور قادیانی محمود اللہ فرخ کو جو پبلک سروس کمیشن میں ملازم تھا، اسے ایف.آئی.اے میں گریڈ ۱۷ میں اسسٹنٹ ڈائریکٹر لیگل بھرتی کر کے ایف.آئی.اے ہیڈ کوارٹر میں گریڈ ۱۹ کی آسامی ایڈیشنل ڈائریکٹر کا ایڈمن تعینات کر دیا اور اسے بھرتی ہوتے ہی ایف.آئی.اے کے تمام ملازمین کے محکمانہ معاملات، فیڈرل سروس ٹربیونل، سپریم کورٹ سمیت تمام اہم معاملات اس کے حوالے کر دیئے۔ جس کی وجہ سے وہ ایک ۱۷ گریڈ کا افسر ہوتے ہوئے پوری ایف.آئی.اے کے معاملات دیکھ رہا ہے جس کی وجہ سے ایف.آئی.اے کا کوئی افسر اس کی حکم عدولی کی جرأت نہیں کرسکتا۔قادیانیوں نے شہزاد اکبر کو مشیر کے عہدے سے فارغ ہونے کے بعد ابوبکر خدا بخش نھوکا کو شہزاد اکبر کی جگہ مشیر بنانے کی بھرپور کوشش کی۔لیکن ملک بھر سے علماء کرام کے ردعمل کے بعد ملتوی کر دیا۔جب کہ ایک قادیانی افسر کو پہلے ہی نیب میں ڈیپوٹیشن پر تعینات کیا جا چکا ہے۔اگر ابوبکر نھوکا جیسے متعصب قادیانی کو نیب میں بھرتی کرلیا گیا تو پھر کون سا آفسر یا سیاستدان قادیانیوں کے منصوبوں کے آگے رکاوٹ بننے کی کوشش کرے گا۔

حکومت جہاں اپنے پسندیدہ بلز پاس کر رہی ہے وہاں اقلیتوں کے لئے قوانین پر عمل درآمد سے انہیں ملازمتیں فراہم کی جائیں نہ کہ وہ اس طرح اداروں میں پھیل کر دوسروں کے حقوق کو خراب کریں اور اپنے پرچار کے لئے حکومتی ذرائع استعمال کریں۔اس سے بچاؤ کے لئے بہتر ہے کہ تمام پاکستانیوں سے یکساں سلوک اختیار کرتے ہوئے تمام مذاہب کے رہنے والوں کے لئے بنائے گئے قوانین پر عملدرآمد یقینی بنایا جائے۔جس سے یہ ممکن ہوسکے گا اور تمام اقلیتیں بھی محفوظ طریقہ کار کے تحت اپنے کوٹے کی ملازمت حاصل کرسکیں گے اور کسی دوسرے مذاہب میں مداخلت کا ذریعہ بھی نہیں بنیں گے جس سے انصاف اور قانون کی بالادستی اور میرٹ پر بھرتیوں کا سلسلہ بھی یقینی بنایا جاسکے گا۔(روزنامہ ’’نوائے تھل‘‘ لیہ ۱۵؍دسمبر ۲۰۲۲ء ص نمبر ۲)

محاسبہ قادیانیت جلد۲۴ کا دیباچہ

مولانا اللہ وسایا

الحمد للہ وکفٰی وسلام علٰے سید الرسل وخاتم الانبیاء. اما بعد!

علامہ ڈاکٹر خالد محمود مرحوم کی پندرہ رد قادیانیت پر کتابیں محاسبہ قادنیت کی جلد ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴ میں کی گئی ہیں جو کہ محاسبہ قادیانیت کی جلد ۲۴ کے دیباچہ میں مکمل فہرست آ گئی ہے، وہ یہاں ملاحظہ فرمائیں:

۱...... ’’عقیدۃ الامت فی معنی ختم نبوت‘‘ (مطالعہ قادیانیت جلد نمبر ۱)

۲...... ’’قادیانیوں کی شرعی وقانونی حیثیت‘‘

یہ دونوں کتابیں ہم نے ’’محاسبہ قادیانیت‘‘ کی جلد اکیس (۲۱) میں شائع کرنے کی سعادت حاصل کی جس کا ذکر گزشتہ شمارے میں ہو چکا۔ دیگر کتابوں کی تفصیل یہ ہے:

’’محاسبہ قادیانیت‘‘ جلد بائیس (۲۲) میں:

۳...... ’’عقیدۃ خیر الامم فی مقامات عیسٰی ابن مریم علیہا السلام‘‘ (مطالعہ قادیانیت جلد ۲)

۴...... ’’مقام عیسٰی ابن مریم‘‘

یاد رہے کہ آپ نے ایک مقالہ ’’مقام عیسٰی ابن مریم علیہا السلام‘‘ کے نام پر علیحدہ شائع کیا تھا، وہ آپ نے اسی مطالعہ قادیانیت جلد ۲ میں ضم کر دیا ہے۔

محاسبہ قادیانیت جلد تئیس (۲۳) میں:

5...... ’’عقیدۃ الاعلام فی الفرق بین الکفر والاسلام‘‘ (مطالعہ قادیانیت جلد نمبر ۳)

۶...... ’’براہ راست قادیانیت پر غور کرنے کا آسان راستہ‘‘

۷...... ’’نصرت الاسلام‘‘ (روئیداد مناظرہ مال روڈ لاہور ستمبر ۱۹۶۲ء)

۸...... ’’تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء سے متعلق دس سوالات کے جوابات‘‘

9...... ’’قادیانیوں کی نئی نسلوں اور نوجوانوں کے نام درد بھرا پیغام واپسی، اپنے موجودہ سربراہ کے بیان پر گہری نظر کریں‘‘

یاد رہے کہ ۶، ۷، ۸، ۹ یہ کتب ورسائل مطالعہ قادیانیت میں شامل نہ تھے۔ ہم نے ان کو محاسبہ قادیانیت کی جلد ۲۳ کا حصہ بنایا ہے تاکہ مخدوم ومحترم حضرت مولانا ڈاکٹر خالد محمود رحمۃ اللہ علیہ کی جملہ کتب

ورسائل محاسبہ کے سیریز کا حصہ ہوکر محفوظ ہوجانے کے ساتھ امت بھی اس سے استفادہ کرسکے۔

محاسبہ قادیانیت کی جلد چوبیس (۲۴) میں:

۱۰...... ’’مرزاغلام احمد قادیانی اپنی عادات، پیش گوئیوں اور کردار کے آئینہ میں‘‘ (مطالعہ قادیانیت جلد نمبر۴)
یاد رہے کہ مطالعہ قادیانیت جلد نمبر۴ میں:

۱۱...... ’’اقامة البرھان علیٰ ان القادیان لیس بدارالامان‘‘

۱۲...... ’’عقل کو گم کرنے والے سنسنی خیز انکشافات (برأۃ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ)‘‘ بھی شامل اشاعت ہیں۔

۱۳...... ’’قادیانیوں کے سینتیس (۳۷) سوالات کے جوابات‘‘

۱۴...... ’’مناظرہ انارکلی لاہور (۲۵؍جنوری ۱۹۸۳ء)‘‘

۱۵...... ’’مناظرہ نائیجیریا (۱۲، ۱۳؍اگست ۱۹۷۶ء)‘‘

یوں محاسبہ قادیانیت کی جلد ۲۱ تا ۲۴ میں حضرت مولانا علاّمہ ڈاکٹر خالد محمود رحمۃ اللہ علیہ کی مطالعہ قادیانیت کی چاروں جلدوں سمیت پندرہ کتب ورسائل جمع وتخریج واشاعت کی بتوفیق باری تعالیٰ سعادت سے بہرہ ور ہوئے۔ ان میں ۲، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۳، ۱۴، ۱۵ مطالعہ قادیانیت چہار جلدوں میں شامل نہ تھیں۔ ہم نے ان کو بھی شامل وشریک واشاعت کیا۔ تاکہ ردقادیانیت پر حضرت مولانا علاّمہ ڈاکٹر خالد محمود رحمۃ اللہ علیہ کی کلیات جمع ہوجائیں۔ ان پندرہ رسائل وکتب میں وہ تمام مجموعہ (کلیات) جمع ہوگئیں ہیں۔ البتہ حضرت مرحوم کے بعض مضامین جو مختلف رسائل میں شائع ہوئے وہ علاوہ ازیں ہیں۔ مکرم مولانا محمد ثقلین جاوید مدظلہ ان کو جمع کررہے ہیں۔ بعد میں کسی محاسبہ کی جلد میں شائع ہوسکیں گے۔ اس وقت تک علاّمہ مرحوم کے جملہ رسائل وکتب (۱۵ عدد) کی خدمت سے سبکدوش ہونے پر اللہ تعالیٰ کا شکر واجب ہے۔ **الحمدللہ!**

ختم نبوت کانفرنس لاہور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے زیراہتمام ۲۹ دسمبر ۲۰۲۲ء کو مغل اسٹیٹ محافظ ٹاؤن ملتان روڈ میں ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ جس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا علیم الدین شاکر، مولانا قاسم گجر، مولانا عبدالنعیم، پروفیسر حافظ عدنان، قاری محمد زبیر، مولانا عبداللہ شاہ، حافظ شیر محمد، پیر عبدالرحمٰن، مولانا نظام الدین اشرفی، قاری محمد شفیق، مولانا شیر احمد، مولانا زاہد مدثر، قاری محمد ہارون، قاری عمر فاروق، مفتی متین احمد، مولانا مقصود، قاری محمد شفیق، مولانا عبدالشکور یوسف، حاجی محمد شفیق، مولانا ظہیر احمد قمر، قاری فضل الرحمٰن، حافظ ندیم مغل، میاں بدر منیر، خرم بٹ ودیگر نے خطابات کئے۔

تبصرہ کتب

تبصرے کے لئے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے: مبصر: مولانا اللہ وسایا

کمالات فضلیہ وفیوض مرتضویہ المسمّٰی بہ حکایات اتقیاء: مؤلف: مولانا محمد شفیع خطیب جامع مسجد مرتضویہ نقشبندیہ جی ٹی روڈ چوک کالی پل کوٹ ادو، سابقہ ضلع مظفر گڑھ: صفحات ۲۷۰: قیمت: درج نہیں۔

مولانا محمد شفیع مصنف وناشر خود عالم دین اور بزرگ رہنما ہیں۔ حضرت مولانا محمد عبداللہ بہلوی اور حضرت مولانا علی المرتضٰی گدائی شریف، حضرت مولانا میاں عبدالہادی دین پوری کے تربیت یافتہ صاحب نسبت پیر طریقت ہیں۔ آپ نے یہ کتاب لکھی۔ اس میں مولانا فضل علی قریشی، مولانا عبدالغفور عباسی مدنی، مولانا علی المرتضٰی، مولانا محمد عبداللہ بہلوی، مولانا محمد ابراہیم میاں چنوں، مولانا خیر محمد جالندھری، خانقاہ عالیہ سراجیہ دین پور شریف، ہالیجی شریف، موسیٰ زئی شریف، مولانا غلام حسن سواگ شریف، مولانا حسین علی واں بھچراں، مولانا محمد عبداللہ درخواستی، مولانا احمد علی لاہوری، مولانا عبدالمالک صدیقی ایسے بہت سارے بزرگوں کے ایک سو چوراسی واقعات جمع کر دیئے ہیں۔ گویا اس کتاب کو دریا بکوزہ کا مصداق بنا دیا۔ کتاب اتنی دلچسپ پیرایہ میں مرتب کی ہے کہ اسے مکمل پڑھے بغیر چارہ نہیں۔ بہت ہی اصلاحی اور خانقاہی واقعات کا مجموعہ قرار دیا جا سکتا ہے۔ تمام تر واقعات جو فقیر نے پڑھے صحیح اور نفس واقعہ میں مستند ہیں۔ البتہ بعض جگہ تعبیر میں فرق آ گیا ہے یا یہ کہ سہو ہو گیا ہے۔ امروٹ شریف کی نہر کی مسجد کی بابت لکھا کہ نہر موڑ دی گئی حالاں کہ نہر کو سیدھا رکھا گیا۔ البتہ مسجد کو پلروں پر پانی کی سطح سے اوپر اسی جگہ پانی میں ہی بنا دیا گیا۔

اسی طرح مولانا محمد ابراہیم میاں چنوں والوں کی دوبارہ تدفین کو، سیلاب آ گیا نعش مبارک تیرنے لگی۔ پھر موجودہ جگہ دفن کیا گیا۔ یہ سب خلاف واقعہ ہے۔ نفس واقعہ کہ کفن ونعش تک محفوظ تھی دوبارہ تدفین ہوئی یہ صحیح ہے۔ جہاں موجودہ قبر شریف ہے، پہلے بھی یہیں تھی۔ قبر شریف میں پانی چلا گیا، رات کو چند خاص خدام نے قبر شریف کھول دی، نعش مبارک کو باہر نکالا گیا، کفن بالکل تازہ، نعش بالکل محفوظ، قبر شریف کی جگہ پر خشک مٹی مزید ڈال کر پانی سے محفوظ بنا کر دوبارہ مخصوص افراد نے جنازہ پڑھا اور تدفین کی۔ لگتا ہے اصل ماخذ کی بجائے مصنف نے یادداشت سے کام لیا ہے، پروف ریڈنگ نئے ایڈیشن میں دقت نظر سے دوبارہ کی جائے۔ کاپی پیسٹنگ میں صفحات کی ترتیب خلط کر دی گئی ہے۔ مزید یہ کہ تقریظ مولانا شاہ محمد صاحب کی دستخط مولانا محمد اسحاق صاحب کے جب کہ تقریظ مولانا محمد اسحاق صاحب کی اور دستخط مولانا محمد شاہ صاحب کے۔ یہ چیزیں تکنیکی طور پر محل نظر ہیں۔ امید ہے کہ آئندہ ایڈیشن میں توجہ فرمائی جائے گی۔

مصنف خوب جہاندیدہ عالم دین اور صاحب نسبت بزرگ ہیں۔ بہت سارے اکابر سے کسب فیض کیا۔ کتاب پڑھ کران کے ملنے کے لئے طبیعت بے قرار ہے۔ اللہ تعالیٰ نے طبیعت ومزاج انہیں فیض رساں دیا ہے کہ بیسیوں بزرگوں کے واقعات کو جمع کر دیا ہے۔ مصنف سے یہ کتاب مل سکتی ہے۔ پڑھیے کہ بہتوں کی اصلاح کا باعث بن سکتی ہے۔ پڑھیں تو خودکوان بزرگوں کی مجلس میں گویا موجود پانے کی کیفیت سے مالامال ہوں۔

مولانا قاری خلیل احمد بندھانی تعاف، حیات وخدمات: مرتب: مولانا سلیم چوہان: صفحات: ۱۶۰: قیمت: ۳۰۰: ملنے کا پتہ: مدرسہ عربیہ دارالتعلیم حمادیہ راجوگوٹھ تحصیل لکھی غلام شاہ ضلع شکارپور۔

جامعہ اشرفیہ کے شیخ الحدیث وناظم جامع مسجد بندروڈ سکھر کے خطیب ہردلعزیز بزرگ عالم دین مجاہد ختم نبوت مولانا قاری خلیل احمد بندھانی کے تعارف حیات وخدمات کو مرتب نے خوبصورت انداز میں جمع کر کے ایک یادگار دستاویز بنا دیا ہے۔ حضرت قاری صاحب کی وفات پر جتنے تعزیتی مضامین شائع ہوئے سب کو کتاب کا حصہ بنا دیا ہے۔ اس پر مرتب کتاب بہت مبارک باد کے مستحق ہیں۔ آئندہ ایڈیشن میں پروف دوبارہ پڑھے جائیں۔ امید ہے کہ حضرت قاری صاحب کے حلقہ کے دوست اہل علم قدر کریں گے۔

ضیاء الابصار اردو شرح نورالانوار (بحث سنت واجماع): ترتیب: مولانا منیر احمد ریحان: صفحات: ۲۸۸: قیمت: درج نہیں: ملنے کا پتہ: مکتبہ الجنۃ جامع مسجد تالاب والی چوک بخاری کہروڑپکا وادارہ تالیفات ختم نبوت اردو بازار لاہور! رابطہ نمبر: 0300-6805717!

مذکورہ بالا کتاب ’’ضیاء الابصار‘‘ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے نصاب میں شامل اصول فقہ کی ایک کتاب ’’نورالانوار‘‘ کی شرح ہے، جوکہ درجہ رابعہ میں پڑھائی جاتی ہے۔ اصول فقہ کی یہ کتاب ’’نور الانوار‘‘ انتہائی اہمیت کی حامل ہے۔ علمی انحطاط کے اس دور میں کتاب کو حل کرنا متوسط اور ضعیف الاستعداد طلباء کے لئے خاصا دشوار ہے۔ کئی حضرات نے ’’نورالانوار‘‘ کی اردو شروحات مرتب کی ہیں، مگر اکثر شروحات کا دائرہ ’’کتاب اللہ‘‘ کے حصہ کے گرد ہی گھومتا ہے۔ ’’سنت اور اجماع‘‘ پر بہت کم شروحات میسر ہیں۔ اس لئے اس کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے جامعہ دارالعلم الاسلامی کہروڑپکا کے صدر مدرس اور امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کہروڑپکا مولانا منیر احمد ریحان نے اپنے دروس کو کتاب کی طرز پر مرتب کیا ہے۔ اس کتاب میں مکمل عبارت پر اعراب، آسان ترجمہ اور عام فہم تشریح کی گئی ہے۔ مذکورہ شرح اس لئے بھی خصوصیت کی حامل ہے کہ وفاق المدارس نے ’’نورالانوار‘‘ کا کچھ حصہ بنات کے نصاب میں بھی شامل کیا ہوا ہے۔ اس لئے شعبہ بنات میں شرح کی ضرورت کی تکمیل بھی اس شرح سے ہوجاتی ہے۔ گویا بنین وبنات ہر دوشعبہ کے طلباء وطالبات کے لئے یکساں مفید ہے۔

جماعتی سرگرمیاں

ادارہ

ختم نبوت کانفرنس پتوکی ضلع قصور

۲ر نومبر ۲۰۲۲ء قصبہ روڈے تحصیل پتوکی میں ختم نبوت کانفرنس مولانا قاری عبداللہ رحیمی کی صدارت اور مولانا عبداللہ انور کی نگرانی میں منعقد ہوئی۔ نعت مولانا اکرام اللہ، مولانا غلام اللہ کی ہوئی بیانات مولانا قاضی مطیع اللہ سعیدی، مولانا عبدالرزاق مبلغ ختم نبوت قصور کے ہوئے۔ اختتامی دعا مفتی عاطف نے کرائی۔ جماعتی لٹریچر تقسیم کیا گیا۔

سالانہ ختم نبوت کانفرنس کنری

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر انتظام ۱۷ر نومبر ۲۰۲۲ء کو بخاری چوک کنری میں ۴۷ویں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ تلاوت قرآن جناب قاری عبید، ہدیہ نعت جناب حافظ وسیم نواز بہاولپوری نے پیش کیا۔ پہلا بیان مولانا محمد حنیف سیال مبلغ تھرپارکر کا ہوا، مولانا اعجاز مصطفیٰ امیر عالمی مجلس کراچی نے عقیدہ ختم نبوت پر تفصیلی بیان فرمایا۔ مفتی محمد راشد مدنی نے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے رفع ونزول اور آپ کی حیات طیبہ پر گفتگو فرمائی۔ مولانا عیسیٰ سموں نے سندھی میں قادیانی فتنے کی شرانگیزیاں بیان کی۔ آخر میں مولانا عبدالحنان صدیقی نے بیان کیا۔ مولانا مختار احمد ضلعی مبلغ نے اسٹیج سیکرٹری کے فرائض سرانجام دیئے۔ مولانا مفتی الطاف حسین نے اختتامی دعا کرائی۔ عمرکوٹ، تھرپارکر، ٹالہی، کوٹ غلام جھور، کھوکھرپار اور کنری کے مضافات اور شہر کے لوگوں نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔

ختم نبوت پروجیکٹر کورس فاروق آباد (شیخوپورہ)

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت فاروق آباد کے زیر اہتمام ۲۰ نومبر ۲۰۲۰ء کو جامع مسجد گنبد والی اپروچ روڈ میں ۲ روزہ ختم نبوت کورس بذریعہ ملٹی میڈیا پروجیکٹر بکاوش مولانا منیر احمد منعقد کیا گیا۔ جس کی سرپرستی مقامی جماعت کے امیر اُستاذ الحدیث مولانا حبیب اللہ نے اور نگرانی مولانا محمد قاسم خطیب مسجد ہذا اور قاری محمد عبداللہ نے فرمائی۔ اسباق عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت شیخوپورہ کے مبلغ مولانا فضل الرحمٰن منگلا نے پڑھائے۔ آخر میں جماعت کا لٹریچر بھی فری تقسیم ہوا۔ الحمدللہ کثیر تعداد میں لوگ مستفید ہوئے۔

لاہورڈویژن میں ختم نبوت کانفرنسیں

یکم دسمبر۲۰۲۲ءدارالعلوم دینیہ پتوکی میں ختم بخاری کی تقریب سے مولانا شجاع آبادی کا خطاب۔ ۲/دسمبرمدرسہ ترتیل القرآن لٹن روڈ میں جمعہ کے اجتماع سے مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا خطاب۔ علاوہ ازیں ختم نبوت کانفرنس ٹاؤن شپ جامع مسجد دارالاسلام میں آپ کا تفصیلی خطاب ہوا، جب کہ مولانا عبدالنعیم مبلغ لاہور نے بھی خطاب کیا۔ قاری عبیدالرحمٰن چترالی نے تلاوت، حافظ عمران احمد نقشبندی، ابوذرحسانی اور رانا محمد عثمان قصوری نے نعتیہ کلام پیش کیا۔ ۳/دسمبرختم نبوت کانفرنس راوی روڈ نزد جامعہ مدنیہ کریم پارک میں مولانا شاہ نواز فاروقی، مولانا عزیزالرحمٰن ثانی، مولانا عبدالنعیم اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا۔ ۳،۴/دسمبر جامع مسجد عزیز رشید گلشن راوی میں ختم نبوت کورس منعقد ہوا، مولانا محمد اسماعیل، مولانا عزیزالرحمٰن ثانی اور مولانا عبدالنعیم نے لیکچرز دیئے۔ ۵/دسمبرختم نبوت کانفرنس دوسہ بھیل مانگامنڈی رائے ونڈ روڈ میں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور مولانا عبدالنعیم کا خطاب ہوا۔

۶/دسمبر مولانا عبدالنعیم، قاری عبدالعزیز نقشبندی، جناب محمد ابراہیم کی معیت میں مدنیہ مسجد مہاجر آباد میں درس قرآن ہوا۔ ۷/دسمبر بعد نماز عصر جامع مسجد عکس جمیل، بعد نماز مغرب جامع مسجد خضریٰ اور بعد عشاء جامع مسجد عمر ابن خطاب میں مولانا قاری عبدالعزیز کی معیت میں مولانا شجاع آبادی نے درس دیئے۔

ختم نبوت کانفرنس بچیکی ننکانہ

دوسری سالانہ ختم نبوت کانفرنس ۳ دسمبر۲۰۲۲ء بعد نماز عشاء جامع مسجد فیض محمدی ننکانہ روڈ بچیکی میں زیرنگرانی مولانا محمد اعظم امین منعقد ہوئی، جس کا آغاز مولانا قاری عبدالرزاق چک ۶۴۴ نے قرآن پاک کی تلاوت سے کیا۔ نعتیہ کلام جناب حافظ شہباز سبحانی فیصل آباد، قاری محمد اکرام اور حافظ سیف اللہ نے پیش کیا۔ عالمی مجلس سرگودھا کے امیر مولانا نور محمد ہزاروی، مولانا سعید احمد خاکی جڑانوالا اور مولانا فضل الرحمٰن منگلا مبلغ شیخوپورہ ننکانہ کے بیانات ہوئے۔ بچیکی اور مضافات سے کثیر تعداد میں مسلمان شریک ہوئے۔

ختم نبوت کورس شالیمار ٹاؤن لاہور

۴ دسمبر۲۰۲۲ء کو ایک روزہ ختم نبوت کورس مدنی مسجد و مدرسۃ السکینہ کرول بازار لاہور میں پاکستان شریعت کونسل پنجاب کے امیر مولانا قاری جمیل الرحمٰن اختر کی صدارت میں ہوا۔ مرکزی رہنما مولانا عزیزالرحمٰن ثانی، مولانا قاری علیم الدین شاکر، میاں محمد رضوان نفیس، مولانا محمد زبیر جمیل، امام وخطیب جامع مسجد ہذا قاری عبداللہ نفیس نے کورس میں لیکچرز دیئے۔ علماء طلباء اور عوام نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔

ختم نبوت کورسز اوکاڑہ

۴، ۵، ۶ ؍دسمبر ۲۰۲۲ء ضلع اوکاڑہ میں ختم نبوت کورسز بذریعہ پروجیکٹر قاری الیاس امیر محترم کی صدارت، مولانا غلام محمود انور کی سرپرستی اور مولانا قاری سعید احمد کی نگرانی میں منعقد ہوئے۔ جس میں مولانا فضل الرحمٰن منگلا مبلغ شیخوپورہ اور ضلعی مبلغ مولانا عبدالرزاق کے بیانات ہوئے۔ جامع مسجد مدینۃ الخیر صابری کالونی، جامع مسجد فاروقیہ گورنمنٹ کالونی، جامع مسجد قباء باجوہ کالونی، جامع مسجد مدنی بصیر پور سے مولانا زبیر احمد، مولانا اشرف، قاری عبدالوحید وطلباء سمیت عوام الناس نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ درست جوابات دینے والے خوش نصیبوں کو انعامات سے نوازا گیا۔

ختم نبوت کورس مانگا منڈی لاہور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے زیر اہتمام ۵ دسمبر ۲۰۲۲ء کو ایک روزہ ختم نبوت کورس جامع مسجد بلالؓ روسہ بھیل مانگا منڈی روڈ میں منعقد ہوا۔ کورس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مبلغ ختم نبوت مولانا عبدالنعیم، مولانا قاری محمد زاہد قصوری نقشبندی، مولانا محمد سلیم معاویہ، مولانا محمد ارشد، مولانا احسان اللہ، مولانا محمد اقبال، مولانا غلام نبی، سید عبدالوہاب شاہ، حافظ محمد علی، رانا محمد خالد سمیت اہل علاقہ نے بھرپور انداز میں شرکت کی۔

ختم نبوت کورس سبزہ زار لاہور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے زیر اہتمام ۵ دسمبر ۲۰۲۲ء کو ایک روزہ ختم نبوت کورس جامع مسجد ابراہیم جمیل ٹاؤن سبزاہ زار لاہور میں زیر سرپرستی شیخ الحدیث مولانا محبّ النبی منعقد ہوا۔ کورس میں مختلف موضوعات، عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت، حیات حضرت عیسیٰؑ، قادیانیوں اور عام کافروں میں فرق، حضرت عیسیٰؑ اور حضرت مہدیؓ کی علامات اور نشانیاں، تحریک ختم نبوت کی کامیابیاں جیسے موضوعات پر لیکچرز دیئے گئے۔ کورس میں مرکزی رہنما مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، ممتاز مذہبی سکالر محمد متین خالد، شیخ الحدیث مولانا عبدالرحمٰن، مولانا ظہیر احمد قمر، حاجی محمد شفیق، مولانا عبدالشکور یوسف، مولانا شیر احمد، مولانا زاہد مدثر، قاری محمد شفیق، مفتی نظام الدین اشرفی، مفتی محمد سعد، مفتی محمد خالد، رانا ثناء اللہ ایڈووکیٹ، رانا محمد صابر، رانا محمد اشرف، قاری محمد اسلم، جناب بشیر احمد ندیم سمیت کئی علماء اور عوام نے شرکت کی۔

ختم نبوت کانفرنس منشی والا ننکانہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ کے زیر اہتمام ختم نبوت کانفرنس ۱۰ دسمبر ۲۰۲۲ء کو جامع مسجد مدنی

چک ۶۳/۱۰ یونٹ منشی والا میں منعقد ہوئی۔ جس کی نگرانی مولانا محمد اسلم عابد، رانا محمد شفیق نے کی۔ مولانا قاری محمد طیب نائب اِمام مسجد ہذا نے تلاوت کی۔ ہدیہ حمد ونعت حافظ حسن اَفضال صدیقی لاہور نے پیش کیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہ نماؤں مولانا نور محمد ہزاروی سرگودھا، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا سمیع اللہ لاہور اور مولانا فضل الرحمٰن منگلا مبلغ شیخوپورہ ننکانہ کے بیانات ہوئے۔ منشی والا کے احباب نے پہلی کانفرنس کی کامیابی کے لئے دِن رات بھرپور محنت کی، جس کے نتیجہ میں سید والا، نچکیی، بڑا گھر اور مضافات سے کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی، مفتی صغیر احمد امیر ننکانہ کی پُرسوز دُعا سے کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔

ختم نبوت کورس سلامت پورہ لاہور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ۱۰، ۱۱ دسمبر ۲۰۲۲ء کو ختم نبوت کورس جامع مسجد المصطفیٰ دوبئی پارک یونٹ سلامت پورہ لاہور میں مولانا جمیل رشید کی صدارت میں منعقد ہوا۔ کورس میں مرکزی رہنما مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا عبدالنعیم، قاری ظہور الحق، مولانا بلال رشید، مولانا سعید وقار سمیت کثیر تعداد میں علماء، قراء، سٹوڈنٹس اور عوام الناس نے شرکت کی۔ شرکاء کورس کو عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت، نزول سیدنا عیسیٰؑ، ظہور امام مہدی اور مرزا قادیانی کے کذب، دجل اور فریب کے متعلق لیکچرز دیئے گئے۔

وفد ختم نبوت کے اندرون سندھ کے تبلیغی دورے

۱۱/ دسمبر ۲۰۲۲ء دارالعلوم مجیدیہ گڑھی یاسین ضلع شکارپور میں کانفرنس سے مولانا طارق محمود سومرو لاڑکانہ، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا ظفر اللہ سندھی سمیت علماء کرام نے خطاب کیا۔

۱۲/ دسمبر ۲۰۲۲ء گورنمنٹ گرلز ہائی سکول خان پور ضلع شکارپور کی ۸۰۰ طالبات اور ۲۲ ٹیچرز سے مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا۔ بعد نماز ظہر جامعۃ الحسنین فی العلوم الاسلامیہ شکارپور کے طلبہ اور اساتذہ کرام سے مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا۔ اسی روز جامع مسجد ریاض الجنۃ شکارپور میں چار ماہ کے کورس سے مولانا شجاع آبادی کا خطاب ہوا، انتظام مولانا ظفر اللہ سندھی نے کیا۔ مولانا محمد یوسف مدظلہ چار ماہ کا کورس کرا رہے ہیں جس میں ایک سو سے زائد تعلیم یافتہ حضرات شریک ہیں۔

۱۳/ دسمبر ۲۰۲۲ء مولانا نذیر احمد عثمانی کی دعوت پر دارالعلوم سکھر کے طلبہ اور اساتذہ سے مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا۔ بعد نماز عصر جامع مسجد الفاروق چوک گھنٹہ گھر، بعد نماز عشاء مدنی مسجد آدم شاہ کالونی سکھر میں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے بیانات ہوئے۔

۱۴/ دسمبر جامعہ اشرفیہ سکھر میں مولانا محمد حسین ناصر اور مولانا شجاع آبادی کے بیانات ہوئے۔

۱۵/دسمبر۲۰۲۲ء جامع مسجد فاروقیہ لطیف آباد نمبر۷ حیدرآباد جناب محمد قاسم ربانی کی یاد میں منعقدہ تعزیتی جلسہ سے مولانا محمد ابرار، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا خطاب ہوا۔ بعد نماز عشاء جامع مسجد لطیف آباد نمبر۱۰ میں حضرت امیر مرکزیہ دامت برکاتہم کا ولولہ انگیز خطاب اور مجلس ذکر ومراقبہ ہوئی۔

۱۶/دسمبر۲۰۲۲ء مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے جامع مسجد فاروق اعظمؓ تلک چاڑی میں خطبہ جمعہ اور بعد نماز عصر جامع مسجد برکتی چٹل چاڑی میں بیان کیا۔ مدرسہ ریاض الاسلام لیاقت کالونی حیدرآباد حضرت امیر مرکزیہ دامت برکاتہم اور آپ کے خلیفہ جناب سید امین الدین پاشا کا خطاب ہوا۔

جامع مسجد چھوٹی گٹی میں مولانا قاری عبدالرشید مدظلہ کی دعوت پر تقریباً ایک گھنٹہ مولانا شجاع آبادی کا خطاب اور سلسلہ قادریہ راشدیہ کے طریقہ کے مطابق ذکر کرایا۔

۱۷/دسمبر۲۰۲۲ء جامعہ عائشہ للبنات لطیف آباد نمبر۶ کی طالبات اور خواتین سے مولانا محمد اسماعیل کا صبح ۱۰ بجے سے ۱۱ بجے تک اور جامعہ مفتاح العلوم میں مقامی امیر مولانا ڈاکٹر عبدالسلام قریشی مدظلہ کی صدارت میں ساڑھے گیارہ بجے طلبہ اور اساتذہ کرام سے خطاب ہوا۔ بعد نماز ظہر جامعہ ابی بن کعبؓ رشی گھاٹ میں مولانا آفاق احمد کی دعوت پر خطاب۔ بعد نماز مغرب جامع مسجد بلال غوثیہ کالونی کوٹری ضلع جامشورو میں مولانا محمد ابرار اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا جلسہ سے خطاب۔ نماز عشاء کے بعد مولانا محمد عاصم جلال پوری کی صدارت میں جامع مسجد خدیجۃ الکبریٰ میں کانفرنس منعقد ہوئی، جس سے مولانا محمد ابرار اور مولانا شجاع آبادی نے خطاب کیا۔ کانفرنس کا اہتمام مولانا شہزاد احمد اور مسجد کی انتظامیہ نے کیا۔

۱۸ دسمبر کو صبح ۹ بجے تا نماز ظہر لال رانگڑ میر پور خاص میں کانفرنس سے مولانا احمد علی سومرو، مولانا محمد عبداللہ میر پور خاص، مولانا مختار احمد اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی سمیت دیگر علماء کرام نے بیانات کئے۔ مدرسہ کے طلبہ کرام کی دستار بندی بھی کی گئی۔ بعد نماز مغرب دولت لغاری میر پور خاص میں کانفرنس منعقد ہوئی، صدارت مولانا محمد عثمان نے کی۔ مولانا مختار احمد اور مولانا شجاع آبادی نے بیانات کئے۔

۱۹ دسمبر بخاری مسجد کنری میں جلسہ سے مولانا محمد اسماعیل اور مولانا مختار احمد نے خطاب کیا۔

۲۰ دسمبر۲۰۲۲ء کو باندھی ضلع نواب شاہ میں بعد نماز مغرب ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ صدارت مولانا عبدالرحیم مینگل نے کی۔ کانفرنس سے مولانا غلام یاسین جیہ، مولانا اسداللہ شاہ، مولانا ثناء اللہ مگسی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور مولانا تجمل حسین نے خطاب کیا۔ مدرسہ انوار الہدیٰ سے حفظ قرآن کی تکمیل کرنے والوں کی دستار بندی بھی کی گئی۔

ختم نبوت کورس باغبانپورہ لاہور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے زیراہتمام ۱۳،۱۴دسمبر۲۰۲۲ء بعد نماز عشاء جامع مسجد امن ۲۸۵ جی ٹی روڈ باغبانپورہ لاہور میں ختم نبوت کورس منعقد ہوا۔ جس میں مذہبی اسکالر مولانا زاہد الراشدی، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا قاری علیم الدین شاکر، میاں رضوان نفیس، مولانا قاری جمیل الرحمٰن اختر، مولانا قاری عبدالعزیز، مولانا عبدالنعیم، قاری عبداللہ نفیس و دیگر نے لیکچرز دیئے۔

ختم نبوت کانفرنس رینالہ خورد

۱۵/دسمبر۲۰۲۲ء تحصیل رینالہ خورد جامعہ محمودیہ میں ختم نبوت کانفرنس قاری رمضان کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ جس میں تلاوت قاری عاصم عبدالودود جب کہ نعتیہ کلام حافظ ابوبکر اعوان، مولانا آصف رشیدی نے پیش کیا۔ نقابت مولانا سید امان اللہ شاہ، بیان مولانا اختر ندیم اور مولانا عبدالرزاق نے کیا۔ مولانا سید اکرام اللہ شاہ نے مہمانوں کی تواضع کی۔

ختم نبوت کانفرنس دیپالپور ضلع اوکاڑہ

۱۶/دسمبر۲۰۲۲ء کو تاراگڑھ دارالعلوم رحیمیہ تعلیم القرآن میں شیخ الحدیث مولانا عبداللہ کی صدارت میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں تلاوت قاری عبدالحسیب جب کہ مولانا آصف رشیدی اور مولانا بنیامین برادران نے نعتیہ کلام پیش کیا۔ ضلعی مبلغ مولانا عبدالرزاق اور مرکزی مبلغ مولانا عزیز الرحمٰن ثانی کے بیانات ہوئے۔ آخر میں مجلس کا لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔

ختم نبوت کانفرنس تیمرگرہ لوئر دیر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام عظیم الشان سالانہ ختم نبوت کانفرنس ۱۸ دسمبر۲۰۲۲ء کو ریسٹ ہاؤس گراؤنڈ دیر لوئر تیمرگرہ میں منعقد ہوئی۔ جس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے صوبائی امیر مفکر ختم نبوت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی، مرکزی رہنما مولانا قاضی احسان احمد کراچی، ضلع مردان کے امیر مولانا قاری اکرام الحق، صوبائی مبلغ مولانا عابد کمال کے خصوصی بیانات ہوئے۔ مقررین نے کہا کہ یہ عہد کرکے جائیں کہ قادیانیوں کی مصنوعات کا مکمل طور بائیکاٹ کریں گے انہوں نے نوجوانوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دست و بازو بن کر عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کا فریضہ انجام دیں۔

کانفرنس میں ضلعی سرپرستان مولانا فضل وہاب المعروف سوات مولوی صاحب، شیخ الحدیث مولانا ضیاء الحق المعروف باڈی مولوی، تنگی باباجی مولانا غلام نبی، ضلعی امیر مولانا قاری عمران، ضلعی ناظم عمومی

مولانا سمیع شارجہ مسجد، مولانا قاری قاسم خان، جناب انوارالدین صدر انجمن تاجران تیمر گرہ، مولانا سمیع اللہ تحصیل میدان مولانا محمد زیب خال، مفتی کفایت اللہ، مولانا حاجی محمد، مولانا رشید خان، مولانا عمر حسین، مولانا شمشیر، تحصیل چیئر مین تیمر گرہ مفتی عرفان نے خطاب کیا۔ کانفرنس میں تمام مکاتب فکر کے علماء کرام، تاجران، ڈاکٹروں، وکلاء برادری نے بھرشرکت کرتے ہوئے ہر قسم کی تعاون کی یقین دہانی کروائی اوراسی طرح یہ فقیدالمثال کانفرنس مفتی شہاب الدین پوپلزئی کے رقت آمیز دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔

تحفظ ختم نبوت ملٹی میڈیا پروجیکٹر کورسز شیخوپورہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت شیخوپورہ کے زیراہتمام چار مختلف مقامات پر تحفظ ختم نبوت کے عنوان پرایک روزہ تربیتی کورسز منعقد ہوئے۔ جن کی اِجمالی رپورٹ حسب ذیل ہے:

پہلا کورس: ۱۹دسمبر ۲۲۰۲ء کو جامع مسجد مرکزی عیدگاہ مین بازار میں ہوا، جس کی نگرانی مولانا ضیاء الرحمٰن سیال اور سرپرستی عالمی مجلس شیخوپورہ کے جنرل سیکرٹری مولانا خرم شہزاد نے کی۔ دوسرا کورس: ۲۰ دسمبر کو زیرنگرانی مولانا بشیر احمد امام وخطیب جامع مسجد صدیق اکبرؓ، کوٹ حسین گوجرانوالا روڈ میں منعقد ہوا۔ تیسرا کورس ۲۱ دسمبر کو جامع مسجد نبی الرحمت لونا پارک گوجرانوالا روڈ میں ہوا، جس کی نگرانی مولانا گلزار احمد خطیب مسجد ہذا نے جبکہ سرپرستی شیخوپورہ کے نائب امیر مولانا عبدالوحید وقاص نے کی۔ یہاں قرآن کریم پڑھنے والے بچوں کو اِنعامات میں جماعت کالٹریچر اور میڈلز بھی دیئے گئے۔ چوتھا کورس: ۲۲ دسمبر کو جامع مسجد بلالؓ مرید کے روڈ گاؤں چیچو کی ملیاں میں بکاوش رانا محمد فیصل ونگرانی قاری طالب الرحمٰن منعقد ہوا۔

تمام کورسز کے اسباق عالمی مجلس شیخوپورہ کے مبلغ مولانا فضل الرحمٰن منگلا نے پڑھائے اور جماعت کالٹریچر فری تقسیم کیا۔ الحمدللہ کثیر تعداد میں مسلمان مستفید ہوئے۔

تحفظ ختم نبوت انعام گھر لاہور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت وادارۃ الفرقان شادی پورہ بند روڈ کے زیراہتمام ۲۰ دسمبر ۲۰۲۲ء کو تحفظ ختم نبوت انعام گھر مقامی شادی ہال پاکستان منٹ جی ٹی روڈ لاہور میں منعقد ہوا۔ ختم نبوت انعام گھر کے مہمان خصوصی جامعہ امدادیہ فیصل آباد کے استاذ الحدیث مولانا مفتی محمد اعجاز، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولاعزیز الرحمٰن ثانی، معروف مصنف محمد متین خالد، مجلس شادی پورہ کے امیر قاری ظہور الحق، قاری ضیاء الحق، مولانا علیم الدین شاکر، پیر رضوان نفیس، قاری محمد حنیف کمبوہ، مولانا خالد محمود، مولانا سعید وقار، مبلغ ختم نبوت مولانا عبدالنعیم، مولانا محمد قاسم گجر، مولانا محمد عابد حنیف کمبوہ، مولانا پیر غلام مصطفیٰ، مولانا عبدالواجد،

مولانا محمد آصف، مولانا مدثر گجر، مولانا محمد ارشاد، قاری محمد صدیق توحیدی، مولانا سبحان، مولانا اخلاق احمد سمیت کثیر تعداد میں علماء، قراء، سٹوڈنٹس اور عوام الناس نے شرکت کی۔ شرکاء سے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت، حیات اور نزول عیسیٰؑ، ظہور امام مہدی اور مرزا قادیانی کے کذب، دجل اور فریب کے متعلق سوالات کئے گئے اور صحیح جواب دینے والوں کو قیمتی انعامات دیے گئے۔ کوئز پروگرام میں کالجز، یونیورسٹیز، اکیڈمیز، سکولز اور دینی مدارس کے طلباء کرام نے سینکڑوں کی تعداد میں شرکت کی۔ ختم نبوت انعام گھر میں خصوصی انعام موٹر سائیکل تھی جو کہ قرعہ اندازی کے ذریعے موقع پر دی گئی۔

درس ختم نبوت پنوں عاقل

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۲۲؍دسمبر ۲۰۲۲ء کو مرکز ختم نبوت پنوں عاقل میں عمومی درس ختم نبوت اور بعد نماز عشاء اسی مرکز ختم نبوت ائمہ کرام ومعززین شہر کا پروگرام درس ختم نبوت کے عنوان پر منعقد ہوا۔ تلاوت حافظ عبدالغفار شیخ نے کی۔ مولانا محمد حسین ناصر مبلغ سکھر اور مولانا عبدالحکیم نعمانی مبلغ جھنگ کے بیانات ہوئے۔ مولانا توصیف احمد جالندھری نے نقابت کی۔ احباب نے بھرپور محنت وشرکت کی۔

ختم نبوت کورس دھوبی گھاٹ لاہور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۲۳، ۲۴؍دسمبر ۲۲۰۲ء کو جامع مسجد رحیمیہ حنفیہ کریم پارک پرانا دھوبی گھاٹ چاہ میراں والا لاہور میں مولانا قاری ظہور الحق کی زیر سرپرستی دو روزہ کورس منعقد ہوا۔ جس میں مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا خالد محمود، مولانا قاری عبدالعزیز، مولانا عبدالنعیم، مولانا عبدالوحید قریشی، مولانا محمد ارشاد ساقی، مولانا اخلاق احمد نے لیکچرز دیئے۔

خطبات جمعہ گھوٹکی وختم نبوت کانفرنس ڈہرکی

۲۳؍دسمبر ۲۰۲۲ء کو مولانا عبدالحکیم نعمانی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جھنگ نے اقصیٰ مسجد غلہ منڈی اور جامع مسجد قاسم العلوم میں، مولانا توصیف احمد جالندھری گھوٹکی نے اسلام آباد بستی کی جامع مسجد میں، حافظ عبدالغفار شیخ نے گھوٹکی شہر کی مرکزی مسجد میں اور مولانا محمد حسین ناصر نے عادل پور کی جامع مسجد میں خطبات جمعہ کے اجتماعات سے خطابات کئے۔ بعد نماز مغرب ڈہرکی گلشن حنیف مسجد میں ختم نبوت کانفرنس زیر صدارت سائیں میر نور محمد شاہ زیر نگرانی مفتی گل محمد سمیجو منعقد ہوئی۔ جس میں حافظ عبدالغفار شیخ مولانا محمد حسین ناصر، مولانا عبدالحکیم نعمانی، مولانا محمد اسحاق لغاری، مولانا عبدالقیوم ہالیجوی کے بیانات ہوئے۔ مفتی گل محمد سمیجو نے نقابت کی۔ پنوعاقل کی جماعت نے بھرپور معاونت کی۔

الحمدللہ! قرآن مجید کی فہم اور تفہیم کی طرف
ایک انوکھا، منفرد اور انقلابی اقدام

اپنے وقتِ نزول سے تا قیامت کل عالم کے ہمہ جہتی تقاضوں ضروری ہدایات (اعتقادات سے لے کر جملہ معاملات کی اصلاح تک) کامل و اکمل نظامِ حیات و دستور العمل، نیز عالمی و آفاقی جامع تعلیمات الٰہیہ کی مصدقہ (لاریب فیہ) اور محفوظ ترین آخری کتاب اللہ ’’قرآن کریم‘‘ کا مطالعہ اس اسلوب بیان سے جو ہر کا دور نظریہ ضرورت ہے اور چیلنج بھی۔

تلخیصُ البیان
فی فہم القرآن

- امام الاولیاء و شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوری نوراللہ مرقدہٗ کا مکمل ترجمہ قرآن عزیز اس کا جزوِ خاص ہے۔
- وقت کے اہم تقاضوں پر چشم کشا حقائق کی نشاندہی کرتا فکر آمیز مقدمہ۔
- آیات نمبر کے مطابق خلاصہ مفہوم آیات کا نیا اسلوب (مختصر ترین الفاظ میں مفہومِ کلامِ الٰہی کو بیان کرنے کی اہم کاوش)۔
- اہم وضاحتی مقامات کے ذیل میں 110 (ایک سو دس) ایسے مضامین قرآن کا انتخاب جن کا مطالعہ طالبانِ علم کیلئے از حد ضروری ہے۔
- 450 سے زائد اہم مضامین قرآن کی نشاندہی (بحوالہ آیات نمبر، پارہ، سورۃ)۔
- آخر میں چند اہم نوعیت کے علمی مضامین جن میں تحقیق محمود از افادات محمودؒ، امام الحکمۃ حضرت شاہ ولی اللہؒ کا فہم دین کے حوالے سے خصوصی نقطۂ نظر اور فکر محمودؒ، بالخصوص خلاصہ مضامین قرآن جیسے اہم عنوانات شامل ہیں۔
- مدارس کے مدرسین، علماء و طلباء (مع عالمات و طالبات)، خطباء اور مساجد میں درس قرآن دینے والے حضرات سمیت جملہ اہم علم کیلئے وقیع علمی و معلوماتی خزانہ۔
- عصر حاضر کے اکابر و علماء کا پسند فرمودہ۔

مرتب

مولانا محمد زاہد انور جامعہ عثمانیہ شورکوٹ شہر

’’ہم عصرِ حاضر کے چیلنجز کا جواب قرآن مقدس کی راہنمائی سے دینا چاہتے ہیں یا کتاب اللہ کے مضامین کا مطالعہ (دنیا کے تمام تر باطل نظاموں کے مقابلے میں) عالمی آئین الٰہی کی حیثیت سے کرنا چاہتے ہیں تو ’’تلخیص البیان فی فہم القرآن‘‘ اس اہم ضرورت کو پورا کرنے کیلئے (اسلوبِ جدید میں) بحمد اللہ ایک عظیم معلوماتی تحفہ ہے۔ ایک بار ضرور مطالعہ کیجئے!‘‘

انتہائی دلکش طباعت اور عمدہ کاغذ کے ساتھ مناسب قیمت پر۔

اہم مضامین کے اضافہ کے ساتھ تیسرا ایڈیشن دو جلدوں میں دستیاب ہے۔

شورکوٹ سٹی جامعہ عثمانیہ 0332-7236793
مولانا عبدالرحیم، محمد شاہد 0333-6769616

لاہور مکتبہ سید احمد شہید الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور 0301 3668272
لاہور جامعہ فتحیہ اچھرہ مولانا قاری محمد قاسم 0300 4037315

کراچی مکتبہ احمد جامعۃ الرشید کراچی 0323-2000775
0303-2796880

اسلام زندہ باد
فرما گئے یہ ہادی لانبی بعدی
تاجدار ختم نبوت زندہ باد
خواجہ خان محمد صاحب
شاہ محمد فاروق صاحب
سید نفیس الحسینی شاہ صاحب
عظیم الشان
ختم نبوت کانفرنس
دوسری سالانہ
تلاوت قرآن مجید
قاری ظہور الحق صاحب
بڑے تزک و احتشام کے ساتھ منعقد ہو رہی ہے
بہتمام
ادارۃ الفرقان شادی پورہ لاہور
4 فروری 2023
بروز ہفتہ بعد نماز مغرب
پیر طریقت رہبر شریعت فرزند ارجمند جانشین شفیق الامت
حضرت اقدس الحاج شاہ عبدالمعید صاحب مدظلہ
شاہ حاجی محمد فاروق نور اللہ مرقدہ
عشرت علی قیصر
حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب مدظلہ
شاہین ختم نبوت
حضرت مولانا مفتی محمد اعجاز صاحب مدظلہ
جامعہ اسلامیہ امدادیہ فیصل آباد
حضرت مولانا عزیز الرحمٰن ثانی صاحب مدظلہ
مرکزی رہنما
قاری جمیل الرحمٰن اختر
رضوان نفیس صاحب
نفیس الحسینی شاہ
قاری علیم الدین شاکر صاحب
حافظ محمد اشرف گجر
مولانا عبدالنعیم صاحب
نعت رسول مقبول
مولانا محمد قاسم گجر
لاہور
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت و ادارۃ الفرقان لاہور
0300-4304277
0321-4320253
0307-4141526

MONTHLY LAULAK MULTAN REGD. Number M-108

بمقام

مدرسہ عربیہ ختم نبوت چناب نگر ضلع چنیوٹ

سالانہ 30 واں

ختم نبوت کورس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دار المبلغین کے زیر اہتمام

کورس میں شرکت کے خواہشمند حضرات کیلئے کم ازکم درجہ سادسہ یا بی اے پاس ہونا ضروری ہے ✱ شرکاء کو کاغذ قلم، رہائش خوراک، نقد وظیفہ، منتخب کتب کا سیٹ دیا جائے گا، جس کی قیمت تقریباً پانچ ہزار ہوگی ✱ کورس کے اختتام پر امتحان ہوگا کامیاب ہونے والوں کو اسناد دی جائیں گی نیز پوزیشن حاصل کرنے والوں کو اضافی کتب دی جائیں گی داخلہ کے خواہشمند سادہ کاغذ پر درخواست ارسال کریں جس میں نام، ولدیت، مکمل پتہ اور تعلیمی تفصیل لکھی ہو۔ ✱ موسم کے مطابق بستر ہمراہ لانا انتہائی ضروری ہے

زیر سرپرستی

پیر طریقت رہبر شریعت حضرۃ مولانا حافظ محمد ناصر الدین خان خاکوانی ولی کامل حفظہ اللہ نقشبندی مجددی صاحب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

بتاریخ

25 فروری 2023ء تا 19 مارچ 2023ء

درخواستوں کیلئے پتہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چناب نگر ضلع چنیوٹ

برائے رابطہ

مولانا عزیز الرحمن ثانی
0300-4304277

مولانا غلام رسول دین پوری
0300-6733670

قیمت فی شمارہ -/25 روپے

قیمت سالانہ -/300 روپے